Presented by: Rana Jabir Abbas

میدانِ کربلا سے لے کر برصغیر پاک و ہند تک کی تاریخ سے مرتب کی گئی ایک حقیقت

# داستان

# بیبیاں پاک دامن

# کون تھیں؟ اور

# کہاں سے تشریف لائیں

jabir.abbas@yahoo.com

مرتبہ و مؤلفہ

حضرت علی شاہ قلندر

حمید بک ڈپو قذافی مارکیٹ اردو بازار لاہور

قیمت: 80

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نَادِ عَلِيًّا مَظْهَرَ الْعَجَائِبِ

تَجِدْهُ عَوْنًا لَكَ فِي النَّوَائِبِ

كُلُّ هَمٍّ وَغَمٍّ سَيَنْجَلِي

بِوِلَايَتِكَ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

# فہرست

عنوان | صفحہ نمبر


| عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|
| ۱۔ تعارف ازواج و اولاد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ | ۵ |
| ۲۔ تعارف بیبیاں پاک دامن پہلی تحقیق | ۶ |
| ۳۔ دوسری تحقیق۔ | ۱۲ |
| ۴۔ تیسری تحقیق | ۱۵ |
| ۵۔ اولیائے لاہور کے دیباچہ سے اخذ اقتباس | ۱۸ |
| ۶۔ تحقیقات چشتی کی روائت | ۲۱ |
| ۷۔ تحقیقات چشتی کی روائت پر حاشیہ | ۲۸ |
| ۸۔ تحقیق از تاریخ جلیلہ۔ | ۲۹ |
| ۹۔ ایک اور روائت | ۳۲ |
| ۱۰۔ مزارات بی بی پاک دامناں کا حال | ۳۴ |
| ۱۱۔ عون و محمد کی قربانی | ۳۸ |
| ۱۲۔ حضرت عباس رضؓ علمدار کی شہادت | ۵۰ |
| ۱۳۔ حضرت قاسم رضؓ کی شہادت | ۶۰ |
| ۱۴۔ شہزادہ علی اکبر رضؓ کی شہادت | ۶۸ |
| ۱۵۔ کربلا کے شیر خوار اصغر رضؓ کی شہادت۔ | ۸۲ |


jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas


۱۶- بی بی صغرا کا قاصد ۹۲
۱۷- حضرت فاطمہؓ کے لال کی شہادت ۱۰۰
۱۸- لٹا ہوا قافلہ ۱۲۲
۱۹- آل نبی صلی اللہ علیہ وسلم اولاد علیؓ کے مزارات کا تعارف ۱۳۲
۲۰- پاک مزارات کی وضاحت ۱۳۶
۲۱- حضرت رقیہ بنت علیؓ ۱۳۸
۲۲- عبداللہ بن مسلمؑ بن عقیلؑ ۱۳۹
۲۳- حضرت عقیل ابن ابی طالب اور انکی اولاد ۱۴۱
۲۴- واقعہ حرّا ۱۴۵
۲۵- حضرت داتا صاحبؒ کی خانقاہ بی بی پاکدامناں پر حاضری ۱۵۲
۲۶- خانقاہ بی بی پاکدامناں کی تعمیر ۱۵۳
۲۷- ذکر مسجد بابا خاکی لاہور ۱۵۴
۲۸- آواز خلق ۱۵۵
۲۹- مناجات عون بدرگاہ جناب بی بی پاکدامناں ۱۵۸
۳۰- مدد یا باب الحوائج یا حضرت عباس ۱۶۰


jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# تعارف بیبیاں پاک دامن

## پہلی تحقیق

بیبیاں پاک دامن کے متعلق یوں تو بہت سی روایات اور داستانیں مشہور ہیں مگر ادارہ نے بہت محنت کرکے اس کے متعلق حقائق کو مختلف تاریخی کتب و رسائل سے تحقیق کرکے قارئین کرام کی دلچسپی کیلئے کتابی شکل میں لانے کی سعی کی ہے۔

بیبیاں پاک دامناں کے مزارات لاہور کی تاریخی عمارتوں اور مقبروں میں قدیم ترین حیثیت کے حامل ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہاں حضرت علی علیہ السلام کی بیٹی اور حضرت عباس علمدار علیہ السلام کی بہن جناب رقیہ سلام اللہ علیہا زوجۂ حضرت مسلم ابن عقیل کا روضۂ اقدس ہے اور ان معصومہ کے ساتھ حضرت عقیل ابن ابی طالب علیہ السلام کی پانچ بیٹیاں بھی یہیں دفن ہیں دیگر مزارات کے بارے میں بتایا جاتا ہے کہ وہ اُن پاک دامن بیبیوں کے چار محافظوں اور ایک کنیز (مائی تنوری) کے مزار ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان مزاروں کا قدیم ترین مجاور عبداللہ عرف بابا خاکی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



# حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ازواج و اولاد کا اختصار کیساتھ تعارف

## ازواج

۱۔ حضرت فاطمہؑ سیدۃ النساء العالمین۔

(۲) خولہ دختر جعفر بن قیس حنفیہ

(۳) اُمّ حبیبہ بنت ربیعہ

(۴) ام البنین دختر حزام بن خالد بن درام کلابی

(۵) لیلیٰ دختر مسعود دارمی۔

(٦) اسماء بنت عمیس۔

(۷) اُمّ سعید دختر عروہ بن مسعود ثقفی

## اولاد

تین بیٹے: امام حسنؑ امام حسینؑ اور محسن جن کا انتقال قبلِ ولادت ہوگیا۔ دو بیٹیاں: جناب زینب کبریٰ اور جناب زینب صغریٰ جن کی کنیت اُمّ کلثوم تھی۔

ان سے صرف ایک بیٹے محمد بن حنفیہ تھے۔ ان سے ایک بیٹا عمر اور ایک بیٹی رقیہ ہوئیں۔

چار بیٹے: حضرت عباس علمدار جعفر، عثمان اور عبداللہ یہ چاروں کربلا میں شہید ہوئے۔ دو بیٹے محمد اصغر اور عبداللہ ایک بیٹے یحیٰی (اور بعض مورخین نے دوسرے بیٹے کا نام عون یا محمد بھی لکھا ہے) دو بیٹیاں: ام الحسن۔ رملہ۔

ان کے علاوہ بھی کچھ بیبیاں تھیں جن سے نفیسہ۔ زینب صغریٰ رقیہ صغریٰ اُمّ ہانی۔ اُمّ الکرام۔ جمانتہ۔ امامہ۔ اُمّ سلمہ۔ میمونہ۔ خدیجہ اور فاطمہ ہوئیں اس طرح حضرت کے ۱۲ (بارہ) بیٹے اور ۱٦ (سولہ) بیٹیاں ہوئیں۔ انکے علاوہ امامہ بنت ابی العاص بھی حضرت کی زوجہ تھیں جن سے محمد اوسط پیدا ہوئے (ارشاد ص ۱۹۹)

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



تھا۔ اس کی قبر بھی وہیں ہے۔ باقی قبروں کا اضافہ بعد میں بسبب عقیدت عوام ہوتا گیا اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ یہ جگہ قبرستان بیبیاں صاحب کہلائے لگی۔

حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ اور حضرت عقیلؒ ابنِ ابی طالبؑ کی اولاد سر زمینِ عرب سے لاہور کی سرزمین تک کیسے پہنچی؟

اس سوال کے جواب میں لاہور کی تاریخوں اور تذکروں میں جو روایت درج ہے وہ برصغیر پاک و ہند میں مسلمانوں کی آمد سے بتیس (۳۲) سال پہلے کا ایک واقعہ ہے جو تاریخی اعتبار سے ۶۸۱ء کے زمانہ سے تعلق رکھتا ہے۔ جب کہ ہندوستان کے طول و عرض میں بُت پرست ہندو راجاؤں کی حکومت تھی۔ سندھ کے راستہ سے مسلمانوں کی آمد ۷۱۲ء میں شروع ہوئی جبکہ محمد بن قاسم نے سندھ کو فتح کیا اور اس مفتوحہ علاقہ کو عرب سلطنت میں شامل کیا۔

اس کا تذکرہ کچھ یوں بیان کیا جاتا ہے کہ لاہور میں جہاں آج کل بیبیاں پاکدامناں کا روضہ ہے وہاں ۶۸۰ء میں ایک ٹیلہ تھا جس کے گرد نواح میں جنگل تھا اور یہ جنگل دریائے راوی کے کنارے تک چلا گیا تھا اسی جنگل کے قریب لاہور کی قدیم ترین آبادی تھی جو ایک چھوٹی سی بستی کی صورت میں تھی اور اسی بستی پر ایک ہندو راجہ حکومت کرتا تھا جس کا نام برمانتری

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



یا مہابرن تھا اس کے بیٹے (راج کمار) کا نام کنور بکرما سہائے تھا۔ یہ راجہ اور اس کی تمام رعایا بُت پرست تھی۔ بستی میں مندر تھے جہاں بتوں اور مورتیوں کی پُوجا اُسی طرح ہوتی تھی جیسی کہ آج کل بھی ہندوؤں کے مندروں میں ہوتی ہے۔ پُوجا کرانے والے برہمن تھے اور حکمران راجپوت کھتری تھے۔ تجارت کرنے والے ویش اور محنت کش مزدور شُدر کہلاتے تھے۔ جن کو اچھوت سمجھا جاتا تھا برہمن سب سے اونچی ذات کے لوگ تھے ان کے بعد کھتری سب سے برتر سمجھے جاتے تھے۔ ویشوں کا درجہ تیسرا تھا اور وہ عوام میں شامل تھے۔ شُدر سب سے گھٹیا ذات تھی اونچی ذات والے شدروں کو اچھوت سمجھتے تھے انھیں مندروں میں جانے کی بھی اجازت نہیں تھی اور یہ غریب لوگ اُونچی ذات والوں کی کسی چیز کو بھی ہاتھ نہیں لگا سکتے تھے۔

یہ بات اسی طرح مشہور ہے۔ کہ ایک دن اچانک مندروں میں رکھی ہوئی تمام مورتیاں اور بُت اپنی جگہ سے گر پڑے حالانکہ پتھر کے بنے ہُوئے یہ بُت پختہ چبوتروں پر مدتوں سے نصب چلے آرہے تھے اور انھیں ہلانے یا خود ان کے متحرک ہو جانے کا کوئی امکان نہیں تھا۔ اسی کے ساتھ بعض مندروں جلائی جاتے والی آگ جو ہمیشہ روشن رکھی جاتی تھی خود بخود بجھ گئی۔

ہندو قوم ہمیشہ سے اوہام پرست چلی آئی ہے۔ اس نے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



یہ علامتیں دیکھیں تو بستی میں کہرام مچ گیا راجہ مہابرن نے اپنے تمام منتریوں کو بلاکر اُن سے اس واقعہ کی تحقیقات کا حکم دیا۔ جوتشیوں کو بلاکر اُن سے اس واقعہ کے اسباب کی بابت پوچھا گیا۔ اس تحقیقات کے نتیجے میں یہ معلوم ہوا کہ کچھ پردیسی لوگ کہیں سے آئے ہیں اور اُن کا قیام جنگل کے درمیان ایک ٹیلے پر ہے اُن کی وجہ سے یہ سب کچھ ہُوا ہے۔

راجہ برمانتری نے حکم دیا کہ اُن پردیسیوں (دوسرے ملک سے آنے والوں) کو پکڑ کر دربار میں پیش کیا جائے۔ راجہ کے سپاہی انھیں پکڑنے گئے تو دیکھا کہ چند عورتیں ہیں جو چادروں سے مُنہ چھپائے ہیں اور ان کے ساتھ چار محافظ ہیں جو ٹیلے پر پڑاؤ ڈالے ہوئے ہیں راجہ کے آدمیوں نے اُن کو گھیر لیا لیکن اُنھیں اپنے ساتھ نہیں لے جاسکے کیوں کہ محافظ جان دے کر بھی اُن بیبیوں کی حفاظت کرنے پر تیار تھے۔ اُن کی زبان بھی یہاں کے لوگوں کے لئے اجنبی تھی اور نہ پردیسی لوگ ہی یہاں والوں کی زبان سمجھتے تھے۔ یہ صورتِ حال دیکھ کر راجہ کے کچھ آدمی وہیں ٹھہرے اور کچھ واپس راجہ کی خدمت میں گئے تاکہ اطلاع پہنچاکر تازہ حکم حاصل کریں اس کے بعد کوئی کارروائی کریں۔ راجہ نے اپنے بیٹے راج کمار (کنور) بکرما سہائے کو بھیجا اور حکم دیا کہ پردیسیوں کو گرفتار کرکے دربار میں پیش کرے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas



راجہ برمانتری کے اپنے بیٹے راج کمار بکرماسہائے کی بیبیوں میں سے ایک بی بی نے جو باقی سب بیبیوں کی سردار معلوم ہوتی تھی بکرماسہائے سے اُسی کی زبان میں گفتگو کی اور یہ بتایا کہ "ہم لوگ خدا کے بندے ہیں خدا کے رسولؐ کی آل پاک سے ہمارا تعلق ہے۔ کربلا میں رسولؐ اللہ کا نواسہ شہید ہوگیا اور رسولؐ اللہ کی آل پاک کو قید کیا گیا۔ ہم لوگ اپنے وطن مدینہ میں بھی نہیں رہ سکے اور بے وطن ہوکر ہجرت کرکے یہاں پہنچے ہیں ہم کسی کو ستانے کے لئے نہیں آئے بلکہ پناہ لینے آئے ہیں ہمیں یہیں پڑا رہنے دو اور اگر تمہیں یہ منظور نہ ہو تو ہم کہیں اور چلے جائیں گے"۔

بی بی صاحب کو اپنی زبان میں بات کرتے سُن کر راج کمار بہت حیران ہوا اور اُن کی گفتگو کا بھی اُس پر بہت اثر ہوا۔ اس نے مزید استفسار حال کیا تو پتہ چلا کہ بڑی بی بی کا نام حضرت رقیہ بنت علیؓ ہے اور اُن کے ساتھ عقیلؓ ابن ابی طالب کی پانچ بیٹیاں جو بڑی بی بی کی نندیں یعنی ان کے شوہر کی بہنیں ہیں۔ اُن کے ساتھ ایک اور بی بی جو ہے وہ اُن کی کنیز حلیمہ ہے جو تنور میں اُن کے لئے روٹیاں لگاتی ہے۔ اُن کے ساتھ صرف چار محافظ ہیں۔ جن کے نام ابوالفتح، ابوالفضل ابوالمکام اور عبداللہ ہیں۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas



گیارہ افراد پر مشتمل یہ چھوٹا سا قافلہ تھا جس کو گرفتار کرنے کی مہم پہ راج کمار آیا تھا۔ راج کمار اپنے باپ کے حکم سے مجبور تھا چنانچہ اس نے کہا کہ وہ راجہ کے دربار میں انھیں لے جانے کے لئے آیا ہے اور لے جائے بغیر واپس نہیں جائے گا۔ اگر پردیسی لوگ راضی خوشی نہیں چلیں گے تو زبردستی گرفتار کر کے لے جایا جائے گا۔ کیونکہ یہ اس کی مجبوری ہے اور حکم کا پابند ہے۔

جب راج کمار نے یہ کہا تو بڑی بی بی صاحبہ نے غصّہ کی نظر سے اُسے دیکھا جس کی تاب نہ لاکر راج کمار بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ راج کمار کے گرتے ہی راجہ کے سپاہیوں نے جو گھیرا ڈالے ہوئے تھے حملہ کر کے سب کو گرفتار کرنا چاہا اُس وقت بی بی صاحبہ نے اللہ تعالیٰ کے حضور دُعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور اس سے پہلے کہ راجہ کے سپاہی اُن تک پہنچتے اور انھیں گرفتار کرتے زمین اچانک پھٹ گئی اور وہ پاک دامن بیبیاں اور اُن کے محافظ خدّام سب زمین میں سما گئے۔ یہ دیکھ کر راجہ کے آدمی حیران ہو گئے اور خوفزدہ ہو کر پیچھے ہٹ گئے اور راج کمار جو بے ہوش تھا اُسے ہوش میں لائے۔ راج کمار نے یہ کرامات دیکھی تو اُس نے اپنے باپ کے پاس واپس جانے کے بجائے وہیں اُن پردیسی بیبیوں کے زمین

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



میں سما جانے کی جگہ کی مجاوری اختیار کر لی اور اس نے اپنا آبائی دین یعنی بُت پرستی چھوڑ کر اسلام قبول کر لیا۔ راج کمار کے ساتھ چند اور لوگ بھی اسلام لے آئے تھے اور راج کمار کے ہمدرد ساتھی بن گئے تھے

راجہ جھابرن نے اپنے بیٹے کو بہت سمجھایا لیکن راج کمار وہاں سے نہیں گیا۔ راجہ نے محبت پدری سے مجبور ہو کر پھر اُسے تنگ نہیں کیا اور اس کے گزارے کے لئے کچھ زمین بھی دے دی۔

راج کمار کرما سہائے اس ویران جگہ پہ بیٹھا رہتا اور جہاں بیبیاں زمین میں سماگئی تھیں اس مقام پر جھاڑو دیتا اور خدا کی عبادت کیا کرتا تھا۔ اس نے بیبیوں کی قبروں کے نشانات بنائے اور کہا جاتا ہے کہ بڑی بی بی صاحبہ اُس سے گفتگو کیا کرتی تھیں اور زمین میں سے راج کمار کو اُن کی آواز آجاتی تھی اور جو بات وہ پوچھتا تھا اُس کا جواب بھی مل جاتا تھا۔

(بی بی پاک دامن اور پروفیسر خاکی)

## دوسری تحقیق

اس سلسلہ میں ایک دوسری تحقیق یہ بھی ہے کہ بلہیم جاٹوں کا ایک قبیلہ اس نواح میں آکر ٹھہرا۔ یہ لوگ مذہباً بُت پرست تھے اُن کے سردار کا نام بالو تھا۔ اس کی ایک لڑکی تھی جو خوبصورت اور جوان ہوتے کے ساتھ لُولی تھی یعنی اُس کے ہاتھ اس

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



طرح گھبنائے ہوئے تھے کہ وہ ہاتھوں سے اپاہج ہو گئی تھی اور اس کی شادی نہیں ہو سکتی تھی۔ راج کمار بکرما سہائے اور ستی (پاک) بیبیوں کی شہرت دُور دُور تک پھیل چکی تھی بالوجاٹ بھی راج کمار کی خدمت میں آیا تاکہ اپنی بیٹی کے لیئے اُس سے دُعا کرائے (اس روایت میں راج کمار کا نام محمد جمال بتایا گیا ہے جو مسلمان ہونے کے بعد اس نے اختیار کر لیا تھا)

بالوجاٹ نے راج کمار کی پاکیزہ زندگی کو دیکھا تو بہت متاثر ہوا اور اُس نے چاہا کہ راج کمار اس کی بیٹی کو اُپنے چرنوں (قدموں) میں پڑا رہنے دے۔ راج کمار نے کہا کہ میں کوئی کام بی بی پاک دامن کے حکم کے بغیر نہیں کرتا اُن سے پُوچھ لوں پھر جواب دوں گا۔ چنانچہ اُس نے اپنے طریقے کے مطابق بی بی پاک دامن کے مزار پر جا کر عرض کیا وہاں سے ہدایت ہوئی کہ اپاہج لڑکی کو مسلمان کر کے اس سے نکاح کرے۔ راج کمار تو حکم کا پابند تھا اس نے بالوجاٹ سے کہہ دیا کہ اگر اس کی بیٹی مسلمان ہو جائے تو وہ اس کے ساتھ شادی کرنے کو تیار ہے۔

بالوجاٹ تو ویسے ہی اپنی اپاہج بیٹی کو راج کمار کے قدموں میں ڈال دینا چاہتا تھا۔ شادی کی تجویز پر بہت خوش

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



ہوا اور راج کمار کی شرط کے مطابق اس اپاہج لڑکی کے مسلمان ہو جائے اور راج کمار کے نکاح میں آجانے کو قبول کر لیا۔

اب بی بی پاک کی کرامت اور خدا کی قدرت کا ظہور اس طرح ہوا کہ راج کمار نے اپاہج لڑکی سے نکاح کرنے کے بعد اُسے بی بی پاکدامن کے مزار پر لا کر بٹھا دیا اور کہا کہ لیجئے بی بی پاک میں نے آپ کے حکم کی تعمیل کر دی۔ رات کے اندھیرے میں خدا نے اُس لڑکی کا مقدر روشن کر دیا اور صبح کو راج کمار نے اپنی دلہن کو دیکھا تو اس کا حُسن پہلے سے زیادہ ہو گیا تھا اور اس کے دونوں ہاتھ بھی بالکل ٹھیک ہو گئے تھے بلکہ ویسے خوبصورت ہاتھ کسی کے بھی نہیں تھے صبح کو بلیہم جاٹوں کا سردار یعنی لڑکی کا باپ اپنی بیٹی سے ملنے آیا تو اُسے دیکھ کر حیران رہ گیا اور اُس کی تندرستی کو دیکھ اتنا متاثر ہوا کہ اپنے پورے قبیلے کے ساتھ اس نے بی بی پاکدامن کا دین اختیار کر لیا۔

راج کمار بکرما سہائے جس کا اسلامی نام عبداللہ یا محمد جمال تھا اپنی بیوی کے ساتھ بی بی پاک دامن کے مزار کی خدمت میں مصروف رہا۔ اس کی اولاد بھی ہوئی۔ یہی راج کمار بابا خاکی کہلایا اور اس کی اولاد صدیوں تک بی بی پاک دامن کے روضہ کی مجاوری کرتی رہی۔ صدیوں کے اس طویل زمانہ میں ان

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



پاک دامن بیبیوں کے ناموں کے ساتھ عرفیت بھی شامل ہوگئی اور حضرت رقیہؑ کو بی بی حاج کہا جانے لگا اور حضرت عقیلؑ کی بیٹیوں کے نام حضرت بی بی تاج، حضرت بی بی حور، حضرت بی بی نور، حضرت بی بی گوہر، حضرت بی بی شہباز مشہور ہوگئے حالانکہ ان کے اصلی نام جو کتابوں میں درج ہیں وہ اُمِ ہانی، اُمِ لقمان، اسماء، رملہ اور زینب ہیں۔

ناموں کی اس تبدیلی اور عرفیت کی شہرت کے سبب بعض مورخین اور تذکرہ نویسوں نے یہ نتیجہ نکالا کہ یہ مخدرات عصمت حضرت علیؑ اور حضرت عقیل کی بیٹیاں نہیں ہیں۔ سیرت و تاریخ کی قدیم کتابوں میں بھی اُن کے عرب سے ہجرت کر کے ہندوستان میں آنے کا کوئی واقعہ نہیں ملتا۔ (بیبیاں پاک دامن۔ از پروفیسر خاکی)

## تیسری تحقیق از تاریخ جلیلہ

غلام دستگیر نامی نے تاریخ جلیلہ میں یہ روایت پیش کی کہ یہ پاک دامن بیبیاں جن کے نام بی بی حاج، بی بی تاج، بی بی حور، بی بی گوہر، بی بی نور، اور بی بی شہباز ہیں ایک بزرگ سیّد محمد نوختہ کی بیٹیاں تھیں جو بہت عبادت گزار عابدہ اور زاہدہ تھیں۔ جب چنگیز خان نے ایران کے شہزادہ جلال الدین

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



خوارزم شاہ کو شکست دی اور وہ ہندوستان میں بھاگ کر آگیا تو اس کے تعاقب میں منگول فوج پنجاب میں داخل ہوگئی شہر لاہور کے لوگوں نے دو مہینے تک منگولوں کا مقابلہ کیا لیکن شکست کھائی اور ہزاروں قتل ہوئے اس وقت یہ بیبیاں یعنی دختران سیّد محمد توختہ اپنے باپ کی خانقاہ میں موجود تھیں۔ جب منگول فوج انھیں قتل کرنے یا گرفتار کرنے کے لئے آئی تو انھوں نے خدا سے دُعا کی اور اُن کی دُعا قبول ہوئی زمین شق ہوگئی اور بیبیاں زمین میں سما گئیں صرف ان کے پلو زمین کے باہر رہ گئے جن کو دیکھ کر بہت سے لوگ مسلمان ہوگئے اور اُن نشانات کی مدد سے وہاں اُن کے مزارات بنا دیئے اور اس مزار کی مجاوری اختیار کر لی۔

یہ روایت تاریخی شواہد کے لحاظ سے بہت ہی کمزور ہے کیونکہ چنگیز خان نے خوارزم شاہ کا پیچھا دریائے سندھ تک کیا تھا جب جلال الدین خوارزم شاہ نے ایک پہاڑ کی بلندی سے گھوڑے پر بیٹھ کر دریا میں چھلانگ لگا دی اور دیکھتے دیکھتے دریا عبور کر گیا تو چنگیز خاں اس کی بہادری اور جرأت اور حوصلہ سے اتنا متاثر ہوا کہ اس کے تعاقب سے ہاتھ اٹھا لیا اور واپس ہوگیا۔

کوئی تاریخ یہ نہیں بتاتی کہ منگولوں کی کسی فوج نے چنگیز خاں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



کی قیادت میں لاہور پر حملہ کیا تھا لاہور پر منگولوں کا حملہ ۱۲۴۲ء میں ہوا تھا اور یہ زمانہ بہرام شاہ کا تھا جو التمش کا تیسرا بیٹا تھا اور سلطانہ رضیہ کی گرفتاری کے بعد ترک اُمراء کی مدد سے تخت نشین ہوا تھا۔ تاریخوں سے یہ پتہ نہیں چلتا کہ لاہور پر منگولوں نے قبضہ کر کے لاہور میں قتل عام کیا تھا اور اس کے نتیجے میں بیبیاں پاک دامناں کی زیارت گاہ وجود میں آئی تھی۔

یہ زمانہ مسلمان بادشاہوں کا زمانہ تھا اور برصغیر کے طول و عرض میں ہونے والے ہر واقعہ کی تفصیل وقائع نگاروں نے اپنی کتابوں میں لکھی ہے۔ پھر یہ واقعہ کیوں کسی نے درج نہیں کیا اور یہ بات صرف ایک موٴرخ کے خانگی اور خاندانی مخطوطات ہی تک محدود رہی۔ چنانچہ یہاں یہ بات بھی کہی جا سکتی ہے کہ آلِ محمدؐ اور اولادِ علیؑ کی عظمت کو کم کرنے کے لئے صدیوں پہلے بھی روایت سازی ہوا کرتی تھی اور اب بھی یہ سلسلہ بند نہیں ہوا ہے۔

اور یہ بات بھی بعید از قیاس نہیں ہے کہ سیّد محمد نوختہ کی بیٹیوں نے بیبیاں پاک دامناں کے روضہ پر پناہ لی ہو اور جب نامحرموں کے حملے سے بچاؤ کی کوئی صورت نہ رہی ہو تو یہ دُعا مانگی ہو کہ وہ بھی حضرت عقیل کی بیٹیوں کی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



طرح حضرت رقیہ کی خدمت میں زیرِ زمین چلی جائیں اور وہی واقعہ جو ۶۸۱ھ میں زمین کے شق ہونے کا پیش آیا ہو ۱۲۴۲ھ میں دوبارہ پیش آگیا ہو۔

(بیبیاں پاک دامن از پروفیسر خاکی)

## اولیائے لاہور کے دیباچہ سے اخذ کیا گیا ایک اقتباس

(مرتبہ محمد لطیف ملک ایم۔اے)

مدینۃ الاولیاء لاہور کے قدیم تذکروں میں تحقیقاتِ چشتی کو ایک خاص مقام حاصل ہے یہ کتاب مصنّف کی وفات کے بعد پہلی بار ۱۲۸۶ھ میں منظرِ عام پر آئی اور اس کا دوسرا ایڈیشن ۱۳۲۴ھ میں طبع ہوا اس کے مصنّف مولوی نور احمد چشتی (المتوفی ۱۲۸۴ھ) گذشتہ صدی میں لاہور کے ایک نامور اہلِ قلم اور مورّخ گزرے ہیں۔ انھوں نے لاہور کی قدیم تاریخ، عمارات و باغات و مساجد وغیرہ اور یہاں کے بزرگانِ طریقت اور اُن کے مقابر و مزارات پر تحقیقاتِ چشتی کے نام سے ایک ضخیم کتاب تالیف کی جو لاہور کی قدیم مقامی تاریخ کی حیثیت سے بنیادی اہمیّت کی حامل ہے اور اس کا شمار تاریخ لاہور کے قدیم مآخذ میں ہوتا ہے مصنّف نے اس کتاب کی تیاری میں جن تالیفات سے مدد لی آج اُن میں سے بعض نایاب ہو چکی ہیں۔ نیز انھوں نے اکثر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



حالات بچشمِ خود دیدہ اور متذکرہ مقامات کے مجاوروں اور سجادہ نشینوں کی زبانی نقل کئے ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ اس کدوکاوش کے باوجود مصنّف نے مواد کی ترتیب و تہذیب کی طرف کوئی توجہ نہیں دی اور رطب و یابس کو بہت عجلت سے قلمبند کر دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اُن کے بعض بیانات محلِ نظر ہیں۔

انقلاب زمانہ سے آج اس کتاب کا وہ مواد جو اہلِ ہنود اور غیر مسلم اقوام کے مراسم اور معابد و مقامات سے تعلق رکھتا ہے فرسودہ اور از کار رفتہ ہو چکا ہے اور اب اِن مقامات کی حیثیت محض تاریخی عجائبات سے زیادہ نہیں۔ لہٰذا راقم الحروف (محمد لطیف ملک) کو خیال پیدا ہوا کہ خُذْ مَا صَفَا دَعْ مَا کَدَرَ اس کتاب کے اُن اجزاء کو ایک کتابی شکل میں مرتّب کر دیا جائے جو لاہور کے بزرگانِ کرام کے احوال و کرامات پر مشتمل ہیں تو وقت کی ایک اہم ضرورت پوری ہو جائے گی۔

"اولیائے لاہور" میں لاہور کے ممتاز اولیائے کرام کے صرف ذاتی حالات و کرامات جمع کئے گئے ہیں اور ان کے مزارات و مقابر کی تفصیل سجادہ نشینوں کے طویل شجروں اور ان کے باہمی تنازعات کو جو "تحقیقاتِ چشتی" کے اکثر صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں قلم انداز کر دیا گیا ہے کیونکہ اہلِ دل کے نزدیک جن کو اولیاء

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas



بھی ہمرکاب تھیں۔ نہم محرم الحرام کو حضرت امام حسینؑ نے حسبِ ایمائے باطنی جناب مرتضوی ان چھ بیبیوں کو ارشاد فرمایا کہ تم یہاں سے چلی جاؤ۔ انھوں نے عرض کی کہ یا اخی ہم تم کو ایسے حال پُر اختلال میں چھوڑ کر کہاں جائیں۔ اگر ایسا کریں تو بروزِ قیامت جناب بی بی فاطمہ کو کیا مُنہ دکھلائیں گی۔ آپ نے فرمایا کہ اے نورِ چشماں میں مجبور ہوں حکم مرتضوی ایسا ہی ہے۔ مراقبہ کر کے دیکھ لو۔ ناچار بیبیوں نے عرض کی کہ اچھا ہم تابع ہیں جہاں حکم ہو چلی جائیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم کو ہند جانے کا ارشاد ہوتا ہے۔ پھر انھوں نے عرض کی کہ ہمارے دونوں فرزند آپ کے پاس رہیں تاکہ آپ کے قدموں پر شہادت پائیں۔

آخر بعد ردّو کد حضرت نے قبول فرمایا اور بیبیاں وہاں سے روانۂ ہند ہوئیں۔ دوسرے روز واقعۂ ہائلہ جانگداز از جناب سیّد مظلوم کی شہادت کا سُنا تو بہت گھبرائیں مگر تعمیل حکم کے خیال سے چلی آئیں حتیٰ کہ لاہور آپہنچیں۔

(راوی کہتا ہے کہ جب یہ بی بی صاحبان تشریف لائی تھیں تو اس وقت سات سو چار آدمی ولی اللہ حافظِ قرآن بزرگ اُن کے ہمراہ تھے۔

(لاہور میں جہاں آج کل بی بی پاک دامناں کا روضہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



حالات بچشمِ خود دیدہ اور متذکرہ مقامات کے مجاوروں اور سجادہ نشینوں کی زبانی نقل کیے ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ اس کدو کاوش کے باوجود مصنّف نے مواد کی ترتیب و تہذیب کی طرف کوئی توجہ نہیں دی اور رطب و یابس کو بہت عجلت سے قلمبند کر دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اُن کے بعض بیانات محلِ نظر ہیں۔

انقلاب زمانہ سے آج اس کتاب کا وہ مواد جو اہل ہنُود اور غیر مسلم اقوام کے مراسم اور معابد و مقامات سے تعلق رکھتا ہے فرسودہ اور از کار رفتہ ہو چکا ہے اور اب اِن مقامات کی حیثیت محض تاریخی عجائبات سے زیادہ نہیں۔ لہٰذا راقم الحروف (محمد لطیف ملک) کو خیال پیدا ہوا کہ خُذ مَا صَفَا دَعْ مَاکَدِرَ اس کتاب کے اُن اجزاء کو ایک کتابی شکل میں مرتّب کر دیا جائے جو لاہور کے بزرگانِ کرام کے احوال و کرامات پر مشتمل ہیں تو وقت کی ایک اہم ضرورت پوری ہو جائے گی۔

"اولیائے لاہور" میں لاہور کے ممتاز اولیائے کرام کے صرف ذاتی حالات و کرامات جمع کئے گئے ہیں اور ان کے مزارات و مقابر کی تفصیل سجادہ نشینوں کے طویل شجروں اور ان کے باہمی تنازعات کو جو "تحقیقاتِ چشتی" کے اکثر صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں قلم انداز کر دیا گیا ہے کیونکہ اہلِ دل کے نزدیک جن کو اولیاء

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



اللہ کے احوال کی جستجو رہتی ہے یہ چیزیں کچھ اہمیت نہیں رکھتیں۔

اصل کتاب کے متن کی تہذیب و تنقیح کے ساتھ ساتھ حواشی میں دیگر مستند و قدیم تذکروں کی مدد سے ضروری تصریحات کا اضافہ کر دیا گیا ہے اس طرح ایک تو اصل کتاب کا متن محفوظ ہو گیا ہے اور اس کا دل کش اسلوب نکھر کر سامنے آگیا ہے دوسرے یہ کہ دیگر اہم تذکروں سے جو ایک عام قاری کی دسترس سے باہر ہوتے ہیں ضروری مواد فراہم ہو گیا ہے......

توضیحات و حواشی کی تحریر میں مفتی غلام سرور لاہوری محاصر مصنّف "تحقیقات چشتی" کی تصنیفات "خزینۃ الاصفیا" (فارسی) اور حدیقتہ الاولیاء (اُردو) سے خاص طور پر مدد لی گئی ہے ان کے علاوہ منشی محمد الدین فوق کی کتاب "یادِ رفتگان" جو خاص کر لاہور کے صوفیائے کرام کے حالات پر مشتمل ہے اور اسی مصنّف کی ایک اور تالیف "مآثر لاہور"، (جو ماہنامہ نقوش کے "لاہور" نمبر میں شائع ہوئی ہے) اور دیگر کتب سیر و تراجم مثلاً سفینتہ الاولیاء دارا شکوہ، تاریخ جلیلہ غلام دستگیر نامی، تحفتہ الابرار وغیرہ سے استفادہ کیا ہے۔

لاہور کے چند مشاہیر صوفیا ایسے بھی ہیں جن کا تذکرہ "تحقیقاتِ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas



چشتی،، میں نہیں کیا گیا۔ ان میں سے سید مٹھا لاہوری، پیرزکی شہید، پیر بلخی، شاہ عنایت قادری اور مستان شاہ مجذوب لاہوری رحمۃ اللہ علیہم کے حالات خزینۃ الاصفیا اور دیگر تذکروں سے اخذ کر کے شامل کر دیئے گئے ہیں ..........

## تحقیقاتِ چشتی کی روایت

(تحقیقات چشتی کے مصنف مولوی نور احمد چشتی تھے جن کا انتقال سنہ ۱۲۸۴ھ میں ہوا۔ انکی یہ تصنیف انکی وفات کے ۲ سال بعد سنہ ۱۲۸۶ھ میں طبع ہوئی۔)

(ماخوذ از اولیائے لاہور مرتبہ محمد لطیف ملک)

حال ان کا یہ ہے کہ یہ چھ بیبیاں، ایک حضرت علی المرتضٰی کرم اللہ وجہ، کی صاحبزادی، ہمشیرہ جناب حضرت عباس رضی اللہ عنہ، موسوم بہ اسم رقیہ المشہور بی بی حاج اور پانچ صاحبزادیاں حضرت عقیلؑ برادرِ حضرت علی المرتضٰی علیہ السّلام کی ہیں جن کے نام یہ ہیں۔ حضرت بی بی تاج۔ حضرت بی بی حور۔ حضرت بی بی نور۔ حضرت بی بی گوہر۔ حضرت بی بی شہباز۔ حضرت مسلمؓ۔ حضرت بی بی رقیہ المشہور بی بی حاج صاحبہ منکوحہ جناب مسلمؓ تھیں۔ کہتے ہیں کہ جب شاہِ کربلا حضرت امام حسینؑ حسب الطلب کوفیاں مدینہ منورہ سے کوفہ روانہ ہوئے تو یہ بیبیاں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



بھی ہمرکاب تھیں۔ نہم محرم الحرام کو حضرت امام حسینؑ نے
حسب ایمائے باطنی جناب مرتضوی ان چھ بیبیوں کو ارشاد
فرمایا کہ تم یہاں سے چلی جاؤ۔ انھوں نے عرض کی کہ یا اخی ہم تم کو
ایسے حال پُر اختلال میں چھوڑ کر کہاں جائیں۔ اگر ایسا کریں تو
بروزِ قیامت جناب بی بی فاطمہ کو کیا مُنہ دکھلائیں گی۔ آپ
نے فرمایا کہ اے نورِ چشماں میں مجبور ہوں حکمِ مرتضوی
ایسا ہی ہے۔ مراقبہ کر کے دیکھ لو۔ ناچار بیبیوں نے
عرض کی کہ اچھا ہم تابع ہیں جہاں حکم ہو چلی جائیں۔ آپ
نے فرمایا کہ تم کو ہند جانے کا ارشاد ہوتا ہے۔ پھر انہوں
نے عرض کی کہ ہمارے دونوں فرزند آپ کے پاس
رہیں تاکہ آپ کے قدموں پر شہادت پائیں۔

آخر بعد ردّ و کد حضرت نے قبول فرمایا اور بیبیاں وہاں
سے روانۂ ہند ہوئیں۔ دوسرے روز واقعۂ ہائلہ جانگداز
از جناب سیّد مظلوم کی شہادت کا سُنا تو بہت گھبرائیں
مگر تعمیل حکم کے خیال سے چلی آئیں حتیٰ کہ لاہور آ پہنچیں۔

(راوی کہتا ہے کہ جب یہ بی بی صاحبان تشریف لائی
تھیں تو اس وقت سات سو چار آدمی ولی اللہ حافظ قرآن
بزرگ اُن کے ہمراہ تھے۔

(لاہور میں جہاں آج کل بی بی پاک دامناں کا روضہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



ہے) یہاں بمقام خانقاہ اس وقت ایک ٹیلہ تھا اس پر آ ٹھہریں۔ اُس زمانہ میں اس مقام کے گردونواح میں کوئی کھنڈی یعنی راجوں کی بستی تھی۔ جب یہ بیبیاں یہاں پہنچیں تو بمجرد قدوم میمنت لزوم حضرات اہل بیت رسولؐ ان راجوں کے آتش کدے سرد ہو گئے اور بتوں میں فتور اور خلل پڑ گیا۔ اُنھوں نے جوتشیوں سے اس تہلکہ کا باعث پوچھا۔ سب نے سوچ بچار کے کہا کہ یہاں کوئی عرب ترک اولادِ رسولؐ اللہ سے آئے ہیں یہ اُن کی برکت کا اثر ہے۔

یہاں اس بات کا اعتراف ہوا ہے کہ حضرات پاک دامناں یہاں تشریف لائیں تو آپ کا یہ معمول تھا کہ آپ پردہ میں بیٹھ کر تدریس فرمایا کرتی تھیں اور جناب بی بی رقیہ المشہور بی بی حاج کا یہ ملکہ تھا کہ وہ ملکۂ دوجہاں ہر قسم کا علم رکھتی تھیں۔ کوئی ایسا علم نہ تھا جس کو آپ پڑھا نہ سکتی ہوں اس باعث سے ہزارہا حافظ و ولی اُن کے شاگرد ہوئے تحقیقاتِ چشتی) انھوں نے (یعنی راجوں نے) بعد دریافت حال اُن کی طلب کے واسطے ملازم بھیجے تاکہ اُن کو بلا لائیں۔ اس امر سے یہ بیبیاں حیران ہوئیں کہ یا الٰہی ہم ستم رسیدہ ہیں اوّل جدائی برادران اور واقعۂ کربلا ہوا اور پھر ملک بیگانہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



حتیٰ کہ کوئی ہماری بولی بھی نہیں سمجھتا۔ اس سے آپ اُن کے پاس تشریف نہ لے گئیں۔ جب یہ خبر راجوں کو پہنچی کہ وہ تشریف نہیں لائیں تو اُن کے سردار نے ولی عہد کو بھیجا اور کہا کہ یا تو ان کو اپنے ہمراہ لانا یا اپنی قلمرو سے نکال آنا۔ اس راجہ کا نام برمانتری اور بعضوں کے نزدیک جہابرن اور اس کے بیٹے کا نام بکرما سہلئے تھا۔ جب وہ کنور حضرت کے پاس آیا اور راجہ کا حکم سُنایا تو آپ نے پہلے بمنت وسماجت فرمایا کہ بابا ہم غریب ہیں مسافر ستم رسیدہ اور بے خانماں ظلم کشیدہ ہیں اور از حد بیکس ہیں برائے خدا ہم کو تکلیف نہ دو۔ اگر تم ہمارے یہاں رہنے سے ناراض ہو تو ہم چلی جاتی ہیں اور ماسوا اس کے ہمارے مذہب میں ستر داری کا حکم نہایت تاکید جاری ہے اس واسطے ہم راجہ تک نہیں جا سکتیں۔ اُس نے کہا میں مجبور ہوں اور راجہ صاحب کی طرف سے آپ کو لے جانے پر مامور ہوں۔

آخر بی بی صاحبہ کلاں نے راجہ کے لڑکے کو اپنے پاس طلب کیا اور ایک نظر توجہ سے اس کی طرف دیکھا۔ دیکھتے ہی وہ بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑا جب ہوش میں آیا تو رویا اور حضرت کے قدم مبارک پر گر کر تعلیم و تلقین دین اسلام کی درخواست کی اور صدقِ دل سے مسلمان ہوا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



جب یہ خبر راجہ کو پہنچی تو وہ نہایت متردّد ہُوا۔ تمام ہندوؤں نے بلوا کر کے شور مچا دیا۔ اس سے بی بی صاحبان بہت خائف ہوئیں اور جناب الٰہی میں عرض کی کہ یا اللہ ابھی خوفِ حادثۂ کربلا ہمارے دلوں سے نہیں گیا کہ یہ دوسرا حادثۂ عظیم برپا ہُوا ہے ہم چاہتی ہیں کہ ہم پس پردہ ہو جائیں۔ یا الٰہی زمین کو حکم دے کہ ہم کو امان دے اُن کی یہ دُعا قبول ہوئی اور اسی وقت زمین میں شگاف ہو گیا اور تمام بیبیاں اس میں سما گئیں۔ پوشیدہ ہونے سے پہلے بہت اشخاص ہمراہیاں کو آپ نے رخصت عنایت کی اور فرمایا کہ اپنے وطن کو چلے جاؤ چنانچہ وہ یہ اتباعِ حکم چلے گئے اور صرف چار حافظ جن کے نام یہ ہیں ابوالفتح، ابوالفضل، ابوالمکارم اور عبداللہ حضرات کی خدمت میں باقی رہے۔ اُن کی قبریں اسی احاطہ میں موجود ہیں اور وہ بھی آپ کے ساتھ ہی زمین میں سما گئے جب اس کنور نے اُن کی یہ کرامت دیکھی تو صدق دل سے فقیر ہو گیا اور یہاں مجاور ہو بیٹھا۔ اُس وقت حضرات بیبیوں کے دوپٹوں کے پلّے براوے زمین نظر آتے تھے اس نے انہی نشانوں پر قبور بنائیں۔ چند روز وہ پلّے نظر آتے رہے پھر وہ پلو بھی ناپید ہو گئے۔ جب کفّار نے یہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



کرامت دیکھی تو دم بخود ہو گئے اور گئی ایک ایمان لے آ۔
مشہور ہے کہ جب وہ کنور مسلمان ہو گیا تو بی بی صاحبان نے اُس کا نام عبداللہ رکھا اور بعد چندے وہ عبداللہ بابا خاکی کے نام سے مشہور ہو گیا (بابا خاکی کا مقبرہ خانقاہ کی ڈیوڑھی کے اندر ہے یہ شخص سب پہلے مسلمان ہوا اور اپنے باپ راجہ کی جگہ چھوڑ کر تادم حیات جاروب کشی میں حاضر رہا اور ۱۰۱۱ھ میں فوت ہوا) اور بعض کہتے ہیں کہ اس کا نام محمد جمال رکھا گیا تھا۔ الغرض اُس کی اولاد اب تک (مراد ہے زمانہ تحریر تحقیقات چشتی) مجاور خانقاہِ عالی جاہ ہے اور راجپوت کہلاتی ہے اور وہ راجہ اپنے فرزند سے بہ سبب مسلمان ہونے کے محبت نہ کرتا تھا مگر بلحاظِ آتشِ فرزندی اُس کو کچھ زمین دیدی۔
چند عرصہ کے بعد ہندو بلیہم جاٹ لوگ اُس طرف آئے اُن میں سے ایک شخص مسمّی بالو نام کی دختر لولی تھی وہ محمد جمال کا خواہشمند ہوا کہ اُس سے شادی کر لے اُس نے انکار کیا جب تمام بلیہم نے اصرار کیا تو اُس نے کہا کہ میں اپنی سرکار میں عرض کر لوں اگر حکم ہو گیا تو قبول کر لوں گا۔ یہ کہہ کر مزار گوہر بار پر حاضر ہوا اور عرض کی وہاں سے الہام ہوا کہ بے شک نکاح کر لے چنانچہ محمد جمال

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



نے اس دخترِ بے جمال سے نکاح کر لیا اور اس کو حضرات کے مزار پر لے آیا اور عرض کی کہ یا حضرت اب یہ کنیز آپ کی ہوگئی ہے۔ اگر اس کے ہاتھ پاؤں اچھے ہو جائیں تو از دل و جان خدمت میں مصروف ہو۔ فی الحال (یعنی اسی وقت) اس کے دست و پا اچھے ہوگئے اور اس کا حُسن ایسا چمکا کہ غیرت دہ ماہِ چہار دہم ہوگئی (یعنی چودھویں رات کے چاند سے زیادہ حُسن اس میں پیدا ہوگیا) جب ان بلیہم جاٹوں نے حضرت کی یہ کرامت دیکھی تو سب کے سب کہ چھ سات ہزار آدمی تھے مُسلمان ہوگئے اور وہ تمام ایک ہی قبیلہ کے تھے۔

حضرات بیبیاں کے ناپید ہونے کے چار سو سال بعد تک راجہ ہائے ہنود مالک الملک رہے اور اِن ایّام میں ان راجوں کا دارالحکومت شہر منوہر پور علاقہ دہلی تھا اس کے بعد سلطان محمود غزنوی نے یہاں آکر حضرات کا ذکر سُنا اور ارادتِ قلبی سے چار دیواری پختہ اور خانقاہ میں چند دالان تعمیر کرائے۔ بعد ازاں بعہد اکبر بادشاہ یہاں بہت عمارات تیار ہوئیں اور قبرستان بھی منفرد رہا۔

اس طرح قبرستان میں بی بی حلیمہ المشہور بیوی تنوری کی قبر بھی ہے۔ یہ بی بی حضرت مسعود قریشی کی صاحبزادی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



ہے جو حضرت اسماعیلؑ ذبیح اللہ کی اولاد میں سے ہیں یہ بی بی ولی کاملہ تھیں اور حضرت موصوفہ بی بی صاحباں کی روٹیاں پکایا کرتی تھیں اور حضرت بیبیاں کے پار کاب یہاں آئی تھیں۔ اُن کی وفات سنہ ۶۱ھ میں ہوئی۔ اب تک تمام نان پز (تنور پر روٹیاں پکانے والے) ان بی بی صاحبہ کو اپنا پیشوا اور پیر سمجھتے ہیں۔ زبانی مجاوران معلوم ہوا کہ بیوی تنوری صاحبہ کے خاوند کا نام سانڈل ولی تھا۔

(بیبیاں پاک دامن از پروفیسر خاکی)

## تحقیقاتِ چشتی کی روایت پر حاشیہ

(ماخوذ از اولیائے لاہور مرتبہ محمد لطیف ملک

بسلسلۂ تاریخ جلیلہ از غلام دستگیر)

صاحب حدیقۃ الاولیا بی بی پاک دامناں کا یہی قصہ (جو تحقیقات چشتی کے حوالے سے لکھا گیا ہے) مختصراً درج کرکے لکھتے ہیں کہ "یہ عام روایت لوگوں کی زبانی ہے" اور کتاب تحفۃ الواصلین میں بھی یہی مضمون لکھا دیکھا ہے مگر قیاس نہیں چاہتا کہ واقعۂ کربلا کے وقت یہ عرب سے ہند میں آئی ہوں مگر ان حضرات کی بزرگی میں اور

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



پرُ فیض ہونے میں شک نہیں کہ مکان نہایت متبرک ہے۔

اور کتاب تذکرۂ حمیدیہ میں جو مضمون مؤلّف کی نظر میں گزرا ہے اس کا لکھنا بھی لطف سے خالی نہیں اگرچہ کتاب خزینۃ الاصفیاء مولّفہ بندہ میں درج نہیں ہے۔ وہ یہ ہے۔

(بیبیاں پاک دامن از پرفیسر خاکی)

## تحقیق از تاریخ جلیلہ مؤلفہ غلام دستگیر

سیّد محمّد تو ختہ ترمذی جو لاہور کے بزرگوں میں سے قطب یگانہ وغوث زمانہ تھے ان کی پانچ لڑکیاں بی بی حاج و بی بی تاج و بی بی حور و بی بی گوہر و بی بی شہباز تھیں اور پانچوں عابد و زاہد اور صاحب عبادت و ریاضت تھیں۔ جب چنگیز خاں سے مغل شہزادہ جلال الدین خوارزمی نے شکست کھائی اور ہند میں بھاگ آیا تو چنگیز خاں کی فوج اس کے تعاقب میں پنجاب میں داخل ہوئی۔ انھوں نے تمام مُلک پنجاب غارت کر لیا، شہر لاہور کے لوگ دو مہینے تک ان کے ساتھ لڑتے رہے۔ جب شہر فتح ہوا تو افسر فوج نے حکم دیا کہ شہر کے لوگ سب کے سب قتل ہوں بلکہ کوئی ذی جان حیوان بھی جانبر نہ ہو۔ چنانچہ ہزاروں انسان و حیوان قتل ہوئے۔ اس وقت یہ پانچوں بیبیاں شہر کے باہر اپنے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



صومعہ (عبادت گاہ یا خانقاہ) جہاں اُن کا باپ رہتا تھا موجود تھیں۔ جب مخالفین نے ان کو قتل و غارت کرنا چاہا تو انھوں نے دُعا کی کہ الٰہی ہم کو پیوندِ زمین کر لے اور نامحرم مردوں کی صورتیں نہ دکھلا۔ چنانچہ دُعا قبول ہوئی اور زمین نے اُن کو اپنے آپ میں چھپا لیا۔

جب مخالفین دیوار توڑ کر مکان میں گھُسے۔ تو کوئی ذی جان موجود نہ پایا۔ البتہ زنانہ کپڑوں کے کنارے زمین کے باہر نظر آئے چند آدمی یہ کرامت دیکھ کر مشرف بہ اسلام ہوئے اور اُنھوں نے اس مزار گوہر بار کی مجاوری اختیار کر لی۔ یہ تقریر جو مشہور نہیں ہے شاید کوئی اس پر یقین نہ کرے گا مگر عجب بھی نہیں ہے کہ ایسا ہوا ہو اور واقعۂ قتل و غارت لاہور ۶۱۴ھ میں وقوع آیا تھا اور سیّد احمد توختہؒ کی وفات ۶۰۲ھ میں ہوئی تھی۔ پیر غلام دستگیر نامی اپنی کتاب "تاریخ جلیلہ" میں لکھتے ہیں کہ "جب تک ہماری خاندانی کتب کا مورخین نے مطالعہ نہیں کیا تھا وہ اپنی تالیفات میں یہی افواہ درج کرتے رہے کہ بیبیاں پاکدامن جن کا جلہ خانہ توختہ کے مزار محلّہ چلّہ بیبیاں اندرون اکبری دروازہ) کے سامنے جانب ہے اور جن کے مزار قلعہ گوجر سنگھ کے متصل ایمپریس روڈ پر واقع ہیں حضرت علیؓ یا اُن کے بھائی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



عقیلؓ کی بیٹیاں تھیں جو واقعۂ کربلا کے موقع پر بھاگ کر لاہور آگئیں اور کافروں کے خوف سے دُعا کر کے زندہ در گور ہو گئیں۔ مگر جب مورخین کو یہ حقیقت معلوم ہوئی کہ واقعۂ کربلا کے وقت جب لاہور میں کوئی مسلمان نہ تھا۔ تو وہ کفر گڑھ میں کیوں آئیں اور نہ اُن کو کوفیوں شامیوں سے خطرہ تھا۔ اگر تھا بھی تو حرمین شریفین جا کر زیادہ محفوظ رہ سکتی تھیں جیسا کہ دیگر اہلِ بیت مظلوم ہوئے۔ نیز بیبیوں کے نام تاج، حاج، حور، نور، گوہر، شہباز ظاہر کرتے ہیں کہ وہ خالص عربی نہیں۔ نہ ایسے نام اس وقت عرب میں مروّج تھے اور نہ حضرت علیؑ یا حضرت عقیلؓ کی صاحبزادیوں کے نام یہ تھے تو انھیں مورخین مثلاً مفتی غلام سرور اور محمد دین فوق نے تسلیم کر لیا کہ یہ حضرت سیّد احمد توختہ ہی کی بیٹیاں تھیں جو چنگیز خانیوں کی غارت گری لاہور کے سال یعنی ۶۴۱ھ میں پیوندِ زمین ہو گئیں۔

رائے بہادر کنہیا لال "تاریخ لاہور" میں یہ تسلیم کر کے کہ بیبیاں پاک دامن حضرت توختہؒ ہی کی صاحبزادیاں تھیں لکھتے ہیں کہ سیّد احمد توختہ کی وفات کے بعد یہ بیبیاں لاہور کے حصار کے باہر جا کر قیام پذیر ہوئیں اور لوگوں سے الگ عبادتِ حق میں مصروف رہیں۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



آخر جب ۶۱۵ھ میں کفّار مغل نے بہ تعاقب سلطان جلال الدّین خوارزمی پنجاب پر لشکر کشی کی اور لاہور کی رعایا بہ جرم مقابلہ و مجاولہ قتل ہوئی تو یہ بیبیاں اور بھی کہ مستورہ و مخدّرہ تھیں نہایت گھبرائیں کہ اب نامحرم لوگ آکر ہم کو بے پردہ کریں گے اور سب سب نے مل کر دستِ دُعا خُدا کے حضور اٹھائے کہ یا الٰہی ہم کو زمین کا پیوند کر دے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ زمین جا بجا سے پھٹ گئی اور چھیئوں بیبیاں مع خادمہ عورتوں بی بی تنوری وغیرہ کے زمین میں سما گئیں اور ان کے پلّے ذرا ذرا سے باہر رہ گئے جن پر بعدِ امن و امان لوگوں نے قبریں بنا دیں (بحوالہ تاریخ جلیلہ مؤلفہ غلام دستگیر نامی)

## ایک اور روایت

اقتباس از "لاہور۔ اس کی تاریخ عمارتی کھنڈرات اور آثارِ قدیمہ" بزبانِ انگریزی مؤلّفہ شمس العلما خان بہادر سیّد محمد لطیف ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج مطبوعہ ۱۸۹۲ء ثانیاً مطبوعہ ۵۷-۱۹۵۶ء ترجمہ صفحہ ۲۱۳

گورنمنٹ ہاؤس سے آگے اصل سڑک سے تقریباً تین سو گز کے فاصلہ پر بی بی پاک دامن کا مقبرہ ہے جو لاہور اور اس کے نواح کی سب سے زیادہ قدیمی اور مشہور عمارت ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



اس خاتون کا نام رقیہ المعروف بی بی حاج تھا۔ کہا جاتا ہے کہ وہ حضرت علیؑ داماد پیغمبر محمد مصطفیٰؐ اور اسلام کے چوتھے خلیفہ کی قریبی عزیزہ ہیں۔ یہ مخدومہ پانچ دیگر خواتین کے ساتھ (جیسا کہ خیال کیا جاتا ہے) واقعۂ کربلا کے بعد جب امام حسینؑ شہید ہو چکے تو ہجرت کر کے وارد ہندوستان ہوئیں اور نوے سال کی عمر میں سنہ ۱۱۰ھ مطابق ۷۲۸ء میں اُن کا انتقال ہوا کہا جاتا ہے کہ ایک ہندو راجہ نے جس کی اس زمانہ میں لاہور پر حکومت تھی اُن کے آنے کی خبر سُن کر انھیں طلب کیا لیکن چونکہ وہ خواتین اس کے سامنے نہیں جانا چاہتی تھیں اس لئے انھوں نے خدا سے موت کی دُعا مانگی۔ اس کے بعد زمین پھٹ گئی اور وہ اس میں سما گئیں۔

راجہ کا ولی عہد جو کہ انھیں لے جانے کے لئے آیا تھا یہ معجزہ دیکھ کر مسلمان ہو گیا اور وہی اُس خانقاہ کا پہلا مجاور قرار پایا جو کہ اُن کی قبروں پر بعد ازاں تعمیر کر دی گئی تھی۔ یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ موجودہ مجاور اُسی کی اولاد میں سے ہیں۔

مقبرے کے ارد گرد خوبصورت کمرے اور حجرے سلطان محمود غزنوی اور اس کے جانشینوں نے بنوائے تھے۔

(بیبیاں پاک دامن۔ از پروفیسر خاکی)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



# مزارات بی بی پاک دامناں کا حال

(ماخوذ از تاریخ لاہور از تو الیف عجیبہ حضور لامع النور رائے بہادر کنہیالال صاحب ایگزیکٹو انجینیر، لاہور ڈویژن جو مطبع وکٹوریہ پریس لاہور باہتمام اہلکارانِ مطبع چھپی طبع اوّل ۱۸۸۴ء

(۳۵۰ جلد ۲ ص

"لاہور کے مزارات و مقابر اہل اسلام سے یہ مزارات نہایت قدیم اور متبرک مشہور ہیں اگرچہ ان کی قدامت کا ہر کوئی قائل ہے مگر یہ امر کسی طرح سے ثابت نہیں ہوا کہ یہ بیبیاں لاہور میں کب آئیں اور کس ملک سے آئیں ؟ زبانی مجاوروں کے تو (۳۰۸ ص ۱

ایسی بات پائی گئی ہے کہ جس کو عقل مانتی ہی نہیں ؟ یعنی وہ کہتے ہیں کہ یہ چھ لڑکیاں (جناب) عقیلؓ کی تھیں جو علی المرتضیٰؑ (پیغمبرؐ صاحب کے دامادِ) کا بھائی تھا۔ اور جب واقعۂ کربلا امام حسینؑ پر وقوع میں آیا تو یہ اُس مصیبت کے وقت میں مکہ سے نکل کر ہند کو آگئیں اور لاہور پہنچ کر قیام پذیر ہوئیں اور یہاں ہی فوت ہو کر مدفون ہوئیں۔ مگر جو مصنف "حدیقتہ الاولیا" بہ حوالۂ "تذکرۂ حاکمیہ" لکھتا ہے وہ بات البتہ قرینِ قیاس ہے کہ چھٹی صدی ہجری میں کرمان سے ایک

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



شخص خدا پرست، عابد، زاہد، ولی اللہ سید احمد تختہ
تام، لاہور میں آکر قیام پذیر ہُوا۔ اُس کے گھر چھ لڑکیاں
بی بی حاج، بی بی تاج، بی بی نور۔ بی بی حُور، بی بی گوہر، بی بی
شہباز، تھیں اور وہ چھئوں تارک الدنیا، مجرّدہ، عابدہ،
زاہدہ تھیں سنہ ۶۰۲ھ میں سیّد احمد مرگیا اور لاہور کے
اندر محلّہ چہل بیبیاں میں مدفون ہوا اور اب تک اس
کی قبر موجود ہے۔ پہلے اُس کی قبر پر ایک بڑا مقبرہ تھا۔
سنگِ مرمر اس کا مہاراجہ رنجیت سنگھ نے اُتروالیا
تو مقبرہ گر گیا اور اس کے گردونواح کے قبرستان کو
مسمار کر کے غلام محی الدین شاہ پیرزادہ رئیتا نے اپنی
حویلی بنالی اور وہ قبر اب ایک طویلے کے اندر پختہ بنی
ہوئی موجود ہے۔ اُس کے مرنے کے بعد اُس کی لڑکیاں
لاہور کے حصار سے باہر جاکر قیام پذیر ہوئیں اور لوگوں سے
الگ یہ عبادتِ حق میں مصروف رہیں۔ آخر جب سنہ ۶۱۵ھ
میں کفّار مغل نے بہ تعاقب سلطان جلال الدین خوارزمی
کے پنجاب پر لشکر کشی کی اور لاہور کی رعایا بہ جرمِ مقابلہ
ومجادلہ کے قتل ہوئی تو یہ بیبیاں بھی کہ مستورہ و مخدّرہ تھیں
نہایت گھبرائیں کہ اب نامحرم لوگ آکر ہم کو بے پردہ کریں
گے۔ اور سب نے مل کر دستِ دُعا خدا کے حضور میں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



اٹھائے اور کہا کہ یا الٰہی ہم کو زمین کا پیوند کر لے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ زمین جا بجا سے پھٹ گئی اور وہ (صفحہ ۳۰۹ اشاعت اوّل ۱۸۸۴ء) چھیوں بیبیاں مع اپنی خادمہ عورتوں بی بی تنوری وغیرہ کے زمین میں سما گئیں اور اُن کی اوڑھنیوں کے پلّے ذرا ذرا سے زمین سے باہر رہ گئے جس پر بعد امن چین کے لوگوں نے قبریں بنا دیں۔

یہ متبرک مزارات لاہور سے بہ فاصلۂ دو میل بہ جانب گوشۂ گلتی واقع ہیں۔ عمارات اس گورستان کے متعلق بہت ہیں۔ بہت سی عمارتیں بہ سبب عدم خبرگیری کے گر بھی گئیں ہیں۔ دروازہ آمد و رفت اس کا مغرب کی سمت ہے۔ جب اس سے آگے بڑھیں تو بطور کوچے کے راستہ طے کر کے ایک اور دروازہ آتا ہے۔ اس میں سے بہ جانب شمال جائیں تو بہ مقام مزارات پہنچ جاتے ہیں۔ یہ مزارات تین احاطے (کذا) میں ہیں۔ ایک احاطہ بیرونی، اس میں بی بی صاحبان کی خداموں (کذا) کی قبریں ہیں اور ایک پختہ مسجد گنبد دار نور ایمان والے کی بنائی ہوئی ہے۔ دوسرے احاطہ کلاں میں قبریں بی بی حاج و بی بی تاج و بی بی نور کی اور تیسرے احاطہ میں قبریں بی بی حور و بی بی گوہر و بی بی شہباز کی پختہ چونہ گچ بنی ہیں۔ اور

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



ہر ایک احاطہ نہایت عمدہ، مقطع، پختہ چونہ گچ بنا ہوا ہے
اور بڑے احاطے کے گوشے میں جو ایک مقبرہ پختہ گنبد دار
ہے اور اندر سے اس کے دروازہ ہے وہ سنہ ۱۰۱۶ ہجری
میں بنا تھا اور سیّد جلال الدین حیدر بخاری، میراں
محمد شاہ موج دریا بخاری کا بھائی اس میں مدفون ہے۔
اس مکان کو تمام اہل اسلام متبرک جانتے ہیں اور بہ دل
و جان خدمت کرتے ہیں۔

(بیبیاں پاک دامن۔ از پروفیسر خاکی)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

# عونؓ و محمدؓ کی قربانی

حضرت وہبؓ کی شہادت کے بعد حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ خیمے میں واپس آئے۔ بی بی شہر بانو اپنی چادر کے دامن سے علی اصغر کو ہوا دے رہی تھیں کہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے لال نے اپنی ہمشیرہ سیّدہ زینبؓ سے فرمایا! بہن زینبؓ اُٹھو اور بھائی حسنؓ کی کمان دو! نانے مصطفےٰ علیہ السّلام کی دستار دو اور بابا علیؓ کی تلوار دو اور جی بھر کے اپنے بھائی کی صورت دیکھ لو پھر نظر نہیں آئے گی۔۔۔ بہن روتی ہوئی اُٹھی اور بھائی کے پاؤں میں گر پڑی اور ہاتھ جوڑ کر عرض کی کہ اَے میرے پیارے بھائی، بھائی حسینؓ! اس نازک گھڑی اور شدید امتحان کے وقت جبکہ ہماری مظلومی وبیکسی پر آسمان والے بھی رو رہے ہیں بہن اپنے بھائی کے آگے ایک درخواست پیش کرتی ہے اور مجھے اُمید ہے کہ اللہ کے شیر علیؓ کا لاڈلا اور سخی ماں کا جایا اپنی بہن کی یہ درخواست قبول کرے گا۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



نواسۂ رسولؐ نے فرمایا زینبؑ! کہو کیا کہنا چاہتی ہو۔ بی بی سیدہ نے عرض کی یا سید! ہمارے نانا مصطفٰے علیہ السلام کی حدیث پاک ہے کہ اَلصَّدَقَۃُ رَدُّ الْبَلَاءِ کہ مصیبت کے وقت کوئی صدقہ دیا جائے تو خدا اس مصیبت کو ٹال دیتا ہے اور اس سے بڑھ کر اور مصیبت کیا آئیگی کہ دشمنوں نے ہم پر پانی بھی بند کر دیا ہے اور ہمارے خون کے بھی پیاسے ہیں۔ اس لئے بہتر ہے کہ کسی چیز کا صدقہ دیا جائے۔ امام عالی مقام کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور فرمایا میری بہن! نانا پاک کی یہ حدیث تو صحیح ہے مگر اس مظلومی و غریب الوطنی میں میرے پاس کوئی ایسی چیز نہیں ہے۔ جس کا میں صدقہ دوں ہمارے پاس تو اس وقت پانی کی بوند بھی نہیں ہے پھر صدقہ کس چیز کا دوں۔

بہن زینبؑ نے التجا کی بھائی حسینؑ! آج صدقہ کیلئے پانی کے مشکیزوں کی ضرورت نہیں ہے۔ آج صدقہ دینے کیلئے میرے دونوں بچے عونؑ و محمدؑ جو حاضر ہیں اور یہ دیکھو یہ دونوں ناموسِ اسلام کی خاطر قربان ہونے کیلئے بیقرار ہیں۔ اور میں جدھر جاتی ہوں میرے پیچھے پیچھے پھرتے ہیں اور کہتے ہیں اماں جان! ہمیں ماموں جان سے میدان میں جانے کی اجازت لے دو۔

شہزادہ کونین کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں اور فرمایا بہن! کس منہ سے تیرے بچوں کو اجازت دوں! میں اپنی خاطر اپنی بہن

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



کو بے اولاد نہیں کر سکتا۔ سیّدہ زینبؓ نے پھر دامن پھیلا دیا اور عرض کی آقا! وہ بہن کتنی خوش نصیب ہے جس کی اولاد اپنے بھائی پر نثار ہو جائے۔ اور مجھے تو افسوس ہے کہ میرے دو ہی بچے ہیں اگر ہزار بھی ہوتے تو آج نانا پاک کی شریعت کی لاج رکھنے کی خاطر قربان کر کے فخر محسوس کرتی۔ یا حسینؓ! بہن کے سوال کو رد نہ کرو! وہ دیکھو دونوں شوقِ شہادت میں کتنے بیتاب ہیں یا سیّد آج اگر باپ ہوتا تو سفارش کرتا، ماں ہوتی تو حمائیت کرتی اور بھائی ہوتا تو مدد کرتا۔ مگر نہ باپ ہے نہ ماں، نہ بھائی ہے اور نہ نانا۔ پھر کس کی سفارش لاؤں کس کی حمایت حاصل کروں اور کس کی مدد تلاش کروں۔ ماں فاطمہؓ کی چادر پاک کا صدقہ میرے بچوں کو میدان میں جانے کی اجازت دیجیے۔

مظلومِ کربلا نے ایک بار پھر اپنی بہن کو سمجھایا کہ زینبؓ اپنے اس ارادے سے باز آجاؤ اور اپنے بچوں سے لے کر وہ خیمے میں جاکر آرام کریں۔ آج ماموں کے پاس موت کے سوا اور کچھ نہیں ہے اور میں اپنی بہن کی عمر بھر کی کمائی کو لٹانا نہیں چاہتا۔

بہن حضرت زینبؓ نے پھر پاؤں پکڑ لئے اور پھر دستِ سوال بڑھا دیا کہ بھائی حسینؓ! سخی باپ کے بیٹے ہو، سخی ماں کے لختِ جگر ہو اور سخی نانا کے نواسے ہو۔ بہن کے کاسۂ گدائی میں بھی خیرات ڈال دو۔ ورنہ میں قیامت کے دن نانا مصطفٰے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



کو کیا جواب دُوں گی ، باپ علیؑ کو کونسا مُنہ دکھاؤں گی اور ماں فاطمہؑ کے پاس کس طرح جاؤں گی۔ اور یا امام ! آپ فکر نہ کریں انشاء اللہ میرے بچے اگرچہ نو دس سال کے ہیں مگر علیؑ کی شجاعت پر حرف نہیں آنے دیں گے۔ اور میری کمائی آج اگر نیک کام کیلئے اور نیک مقصد کی خاطر لگنی ہے تو لگنے دو۔ اور پھر سیّدہ نے اپنے بچوں کو اشارہ کیا تو عونؑ و محمدؑ نے ماموں جان کے پاؤں چُومے اور پھر التجا کی ، ماموں جان ! آپ ہماری کمسنی پر نہ جائیے ہماری رگوں میں بھی شیرِ خدا کا خون ہے اور ان شاء اللہ ہم اپنے چھوٹے چھوٹے تیروں اور چھوٹی چھوٹی تلواروں سے دشمن کی صفیں اُلٹ دیں گے۔

امام عالی مقام کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور بچوں کی اس دلیرانہ گفتگو سے خوش ہو کر فرمایا بہن زینبؑ میری طرف سے اجازت ہے۔ جاؤ اور بچوں کو تیار کرو۔ سیّدہ زینبؑ نے پھر کہا کہ ماموں جان کے قدموں میں گر کر شکریہ ادا کرو کہ تمہاری قربانی قبول کر لی۔ دونوں بچے پھر ماموں جان کے قدموں میں گر گئے۔

سیّدہ پاک دونوں بچوں کو خیمے میں لے آئی ، اپنے ہاتھوں سے کپڑے بدلے آنکھوں میں سُرمہ لگایا ، زُلفیں سنواریں اور مٹی سے تیمّم کروایا۔ بی بی شہر بانو نے پوچھا ! زینبؑ کیا کر رہی ہے ؟ جواب دیا بچوں کو دُولہا بنا رہی ہوں۔ یہ ارمان تھا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabirabbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

jabir.abbas@yahoo.com



Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



کے لئے سروں کو جھکایا تو اُس وقت خدا ہی جانتا ہے کہ سیّدہ زینبؓ کے دل پر کیا گذری ہوگی۔ اور پھر بیٹوں کو یہ کہتے ہوئے رخصت کیا کہ، دنیا کی مائیں تو بچوں کو رخصت کرتے وقت دعائیں دیتی ہیں کہ زندہ جاؤ اور زندہ آؤ مگر تمہاری ماں یہ دُعا کرتی ہے کہ زندہ جاؤ اور شہید ہو کے آؤ۔ اور سر لے کے جاؤ اور سر کٹوا کے آؤ۔ اور پھر یہ کہہ کر دواع کر دیا کہ:۔

حضرت ہاجرہ نے بھی اپنے بیٹے اسمٰعیل کو قربان ہونے کیلئے رخصت کیا تھا۔ مگر وہ انجام سے بے خبر تھیں۔ لیکن واہ رے سیّدہ زینبؓ تیرے حوصلے پر قربان، تیرے صبر پر فدا، تیرے عزم پر نثار اور تیرے مضبوط دل پر صدقے۔ کہ بچوں کی موت سامنے نظر آرہی ہے۔ بیس ہزار تلواریں دیکھ رہی ہے اور اپنے بیٹوں کے انجام کو بھی جانتی ہے کہ بچے اب زندہ واپس نہیں آئیں گے۔ مگر پھر بھی تیرے دل پر کوئی ملال نہیں آیا اور نہ تو نے حوصلہ نہیں ہارا۔ اور اپنے ہاتھوں سے صبر و رضا کا دامن نہیں چھوڑا۔ اور پھر دو چھوٹی چھوٹی تلواریں فضائے کربلا میں چمکیں اور دو چھوٹے چھوٹے نیزے ہوا میں لہرائے۔ فرشتوں نے کہا مرحبا۔ حُوریں بولیں آفرین ہے اور رُوحِ فطرت جھوم اُٹھی۔ عُمرِ سعد دیکھتے ہی پکارا۔ کہ میں یہ تو جانتا ہوں کہ تم زینبؓ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



کے بیٹے اور حسینؓ کے بھانجے ہو مگر خدا معلوم تمہاری بھولی بھالی صورتیں دیکھ کر مجھے رحم کیوں آگیا ہے آؤ! اب بھی میری طرف آجاؤ تو تمہیں پانی کے مشکیزے بھی مل سکتے ہیں اور دُنیا کی ہر نعمت بھی مل سکتی ہے۔

عُمرو سعد کی اس گستاخی سے عونؑ و محمدؑ تڑپے اور جواب دیا کہ او ظالم! جھوٹ نہ بک۔ ہم ہرگز بی بی زینبؓ کے بیٹے نہیں ہیں اور نہ ہی حضرت امام حسینؓ کے بھانجے ہیں۔ ہم تو امام حسینؓ کے غلام ہیں اور ہماری ماں تو فاطمہؓ کی کنیز ہے اور علیؓ کی خادمہ ہے اور اے ملعون! جب تجھے نواسۂ رسولؐ اور جگر گوشۂ بتولؓ پر رحم نہیں آیا تو ہم پر کیا رحم آئے گا۔ اور ہم تیرے پانی کے مشکیزوں کے محتاج نہیں ہیں۔ ہم تو حوض کوثر کے مالک ہیں اور ہماری ماں نے ہمیں زندہ واپس جانے کیلئے نہیں بھیجا۔ ہم تو اللہ کی راہ میں قربان ہونے کیلئے آئے ہیں۔ یہ دیکھ کفنی ہمارے سروں پر ہیں اور کفنیاں ہمارے گلوں میں ہیں ۔ اور ہمیں پانی کے مشکیزوں اور دنیا کی نعمتوں کا لالچ دیکر باطل کی طرف بلانے والے کمینے! باطل پرستی کو چھوڑ کر اور یزید کی غیر اسلامی حکومت کے جال سے نکل کر تُو ہماری طرف آجا تو ہم تیری شفاعت کریں گے، تجھے جنّت دیں گے اور آپ کوثر کے جام پلائیں گے۔

پھر عونؑ و محمدؑ کے نعروں سے زمین کربلا ہل گئی۔ عون دائیں جانب

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



سے اور محمدؓ کے بائیں طرف سے حملہ کیا۔ چھوٹی چھوٹی دو تلواریں لشکر یزید پر چمکیں اور ہلکے پھلکے نیزے ہوا میں لہرائے اور نو دس سال کے بچوں نے میدان جنگ کا نقشہ بدل دیا جدھر کو منہ کرتے دشمن گاجر مولی کی طرح کٹ کٹ کر گرتے۔ کسی کا سر نہیں اور کسی کا بازو نہیں کسی کی لاش تڑپتی ہے اور کوئی بھاگ رہا ہے۔ اور ایسا کرتے بھی کیوں نہ۔ نواسے رسولؐ کے تھے اور بھانجے حسینؑ کے۔ دودھ زینبؑ کا تھا اور خون علیؑ کا

عمر وسعد نے عونؓ و محمدؓ کے اس انداز کو دیکھا تو پکار اٹھا کہ او ساتھیو! اگرچہ یہ نو دس سال کے بچے ہیں لیکن ان کی رگوں میں بھی شیر خدا کا خون ہے۔ اور اگر تم ان کو اس طرح قتل نہیں کر سکتے تو سب مل کر حملہ کر دو۔ یہ کیا بزدلی ہے کہ تین دن کے بھوکوں اور پیاسوں کو بھی تم ابھی تک ختم نہیں کر سکتے۔

اس بدبخت کی ابھی یہ گفتگو ختم نہیں ہوئی تھی کہ خود ہی دونوں لشکر میں چلے گئے اور دشمنوں کو تہہ تیغ کرتے ہوئے عمر وسعد کے سر پر پہنچ گئے اور بولے کہ ہم نے اپنی ماں سے جو وعدہ کیا تھا وہ پورا کر دیا۔ قریب تھا کہ وار کر کے اس کا خاتمہ کر دیتے کہ تیروں اور تلواروں کی بوچھاڑ نے زخمی کر دیا۔ چھوٹے کے سینے پر تیر لگا۔ وہ بیہوش ہو گئے اور گر پڑے۔ بڑا اس کے سینے سے تیر نکالنے کیلئے جھکا۔ دشمن نے تلوار ماری اور دونوں بھائی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



اکٹھے تڑپنے لگے۔

عمرو سعد نے آواز دی حسینؑ! اپنے بھانجوں کی لاشیں بھی لے جاؤ۔

سیدہ زینبؑ نے آواز سنی تو سجدے میں گر گئیں اور بارگاہِ رب العزت میں عرض کی یا اللہ تیرا شکر ہے کہ تو نے میرے بچوں کی قربانی قبول کر لی۔ ادھر سیدہ نے سجدے سے سر اٹھایا، اور ادھر امام پاک نے عونؑ و محمدؑ کی لاشوں کو بہن کی جھولی میں ڈال دیا اور فرمایا زینبؑ تیرے بچے قربان ہو گئے۔

حضرتِ سیدہ زینبؑ نے بچوں کی لاشوں کو دیکھا، خون میں تر بتر تھیں۔ سنہری زلفوں پر گرد و غبار صاف کیا، آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور کہا اے خالقِ کائنات! یہ ہے میری کمائی جو تیری راہ میں لٹا دی۔ یہ ہے میرا سہارا جو تیرے دین کی خاطر چھن گیا۔ یہ ہے میری دولت جو تیرے محبوبؐ کی شریعت پر فدا کر دی۔ اے ربِ دو جہاں! یہ دیکھ کہ جن کو میں اپنی آغوش میں لیکر قرآن کی لوریاں سنایا کرتی تھی اور جن کو اپنی گود میں لیکر دنیا کی ہر نعمت کو بھول جایا کرتی تھی آج اُن کی لاشیں میری جھولی میں ہیں۔ آج اُن کے خون سے میری آغوش رنگین ہو گئی ہے آج اُن کے لہو سے میرا دامن سُرخ ہو گیا ہے۔ اے پروردگارِ دو عالم! میں نے اپنی عمر بھر کی کمائی تیری راہ میں لٹا دی۔ میں نے اپنا چین تیرے دین کی آن پر قربان کر دیا۔ اور میں نے ناتے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



مصطفےٰ علیہ السلام کی شریعت پر اپنے بچوں کو نثار کر دیا۔ اب میری فریاد سُن میری التجا قبول کر اور میری درخواست منظور فرما کہ میرے ان بچوں کے خون کا صدقہ قیامت کے دن میرے نانا مصطفےٰ کی گنہگار اُمت کو بخش دینا۔

اور پھر سیدہ اپنے بچوں کی لاشوں سے لپٹ گئی اور زار زار رونے لگی اور کہا اے میرے بیٹو! تم میرے دل کا چین تھے۔ میرے سینے کا قرار تھے۔ اور میری آنکھوں کا نور تھے۔۔ عون و محمد! خوش قسمت ہو کہ اللہ کی راہ میں قربان ہو گئے ہو۔ دین کی خاطر جان دے گئے ہو، اور حق کیلئے شہادت پا گئے ہو اور میں بھی خوش نصیب ہوں کہ تم جیسے نیک، بہادر اور جانثار بچے میرے پیٹ سے پیدا ہوئے اور آج میں خوش ہوں کہ تم نے مجھے دونوں جہاں سرخرو کر دیا ہے۔

مگر یہ افسوس بھی ہے کہ مدینے پاک کی مقدس گلیوں میں کھیلنے والو! نانا پاک کے روضۂ اطہر کی جالی چومنے والو اور باغ مدینہ کی پُرکیف بہاروں میں بلبلوں کی طرح پھولوں کی شاخوں پر چہکنے والو! آج میں تمہیں بے گور و کفن کوفہ کے ریگستانوں کے حوالے کر رہی ہوں۔ اور کربلا کی تپتی ہوئی ریت میں دفن کر رہی ہوں اُٹھو میرے بچو! ۔ ماں کے کلیجے سے لگ جاؤ۔ اُٹھو میرے لال! ماں کا سینہ ٹھنڈا کرو۔ اُٹھو میرے بیٹو! ماں کے دل کی آگ بجھاؤ۔ اُٹھو میرے فرزندو۔ اپنی ماں سے کوئی بات کرو۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



آنکھیں کھولو اور دیکھو میں تمہاری ماں زینب تمہیں بُلا رہی ہوں تم بولتے کیوں نہیں۔

اور پھر حضرتِ امام حسینؑ اور حضرتِ عباسؑ نے دونوں بچوں کی لاشوں کو اٹھایا نہ غسل تھا اور نہ کفن۔ نہ کوئی چار پائی تھی اور نہ کوئی ساتھ جانے والا۔ عون کو عباسؑ نے اور محمدؑ کو نواسۂ محمدؐ نے ہاتھوں پر اُٹھایا اور اُنہیں خون میں لتھڑے لتھڑے ہوئے کپڑوں میں لپیٹ کر دفن کرنے کیلئے لے چلے۔ خیموں میں ایک کہرام مچ گیا۔ تمام کی چیخیں نکل گئیں۔ سیّدہ نے عرض کی یا حسینؑ! ذرا ٹھہر جاؤ۔ میں ایک بار پھر اپنے جگر گوشوں کی صورت دیکھ لوں مُنہ سے خون آلود کپڑے اٹھائے اور لاشوں سے لپٹ گئیں۔ زُلفوں کو چُوما۔ لہو کے قطرے اپنی چادر پر مَلے اور ایک پُرسوز آہ بھری اور کہا۔ میرے عون و محمدؑ! ماں کو اکیلے چھوڑ کر کہاں جا رہے ہو۔ ماں کی آغوش کو بے اولاد کر کے کہاں چلے ہو۔ میں کس کو آواز دُوں گی۔ کہاں جاؤں اور تمہارا نام لیکر کس کو پُکاروں گی میری زندگی اب روتے گذرے گی۔ تمہارا نام لے لیکر آنسو بہاؤں گی۔ سیّدہ زینبؑ کے ساتھ تمام بیبیاں رو رہی تھیں اور کائنات کا ذرّہ ذرّہ رو رہا تھا۔ امام عالی مقام نے بہن کے سر پہ ہاتھ رکھا اور فرمایا بہن جو ہونا تھا ہو چکا اب صبر کرو۔ تم خوش قسمت ہو کہ تمہارے لال علیؑ کی شجاعت دکھا گئے۔ فاطمہؑ کی آن بچا گئے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



نانا کی شان بنا گئے اور تمہارے دودھ کی لاج رکھ گئے اور اتنی بہادری سے لڑے ہیں کہ اپنے تو اپنے دشمن بھی عش عش کر رہے ہیں چھوڑو اور بچوں کو رخصت کر دو۔ وہ دیکھو نا! نانا جان حوض کوثر کا پیالہ لئے کھڑے ہیں۔ وہ دیکھو شبیر خدا انتظار کر رہے ہیں اور وہ دیکھو حضرتِ فاطمہ رض دامن پھیلائے کھڑی ہیں۔

سیّدہ زینب رض نے بیٹوں کو یہ کہتے ہوئے رخصت کر دیا کہ :۔

عون و محمدؑ جاؤ نانا تا مصطفےٰ علیہ السّلام کو باپ شیر خدا کو اور ماں حضرتِ فاطمہ رض کو میرا اسلام بھی کہہ دینا۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

# حضرتِ عباس علمدار کی شہادت

سیدہ حضرتِ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دونوں بچوں کو دفن کرتے کے بعد حضرتِ امام حسین رضؓ اور حضرتِ عباس رضؓ واپس خیموں میں آئے تو پیاس کی شدّت سے بچے بلک رہے تھے - اور توّت کا گھرانہ تڑپ رہا تھا۔ ایک دردناک منظر اور پُر سوز سماں تھا کہ حشر کی گرمی میں گنہگاروں کو حوضِ کوثر کے جام پلانے والے سیّد اپنے نانے کا کلمہ پڑھنے والی اُمّت کے ہاتھوں پانی کی ایک بُوند کو ترس رہے ہیں۔ اور قیامت کے دن جنّت کی نہر تسنیم سے عاصیوں کی پیاس بُجھانے والی آلِ رسُولؐ آج کربلا کے میدان میں نہر فرات کے کنارے پیاس سے تڑپ رہی ہے۔

بی بی سکینہ حضرتِ عباس رضؓ کے قدموں میں گر پڑی۔ حضرتِ عباس نے فرمایا بیٹی سکینہ کیوں ؟ عرض کی چچا جان میں نے سُنا ہے کہ ہم حوض کوثر کے مالک ہیں۔ مگر یہ کیا ظلم ہے کہ آج ہمارے لئے نہر فرات کا پانی بھی بند ہے - اور چچا جان کیا ہم اسی طرح پیاس سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جائیں گے۔ میں اب زیادہ دیر تک تشنگی برداشت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



نہیں کر سکتی۔ ذرا دیکھو تو سہی میرے حلق کو کس طرح خشک ہو چکا ہے خدا کیلئے کہیں سے دو گھونٹ پانی پلا دو۔

جناب عباسؓ علمدار نے بی بی سکینہ کے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا بیٹی گھبراؤ نہیں میں ابھی پانی لاتا ہوں۔ حضرتِ عباسؓ اُٹھے تلوار ہاتھ میں لی، سر پر خود پہنا، مشکیزہ کندھوں پر رکھا اور گھوڑے کی زین پر سوار ہونے ہی والے تھے کہ حضرتِ امام حسینؓ نے راہ روک لی اور فرمایا بھائی عباس کہاں جا رہے ہو؟ عرض کی آقا اب بچوں کی حالت دیکھی نہیں جاتی اور سکینہ کی بیقراری برداشت نہیں ہو سکتی۔ نہر فرات پر پانی لینے جاتا ہوں۔ مظلوم کربلا نے فرمایا عباس! مجھ پر رحم کرو۔ تم میری اس چھوٹی سی جماعت کے علمدار ہو۔ اور تمہارے بعد یہ علم کون اُٹھائیگا۔ تمہارے ہوتے ہوئے مجھے کسی شے کا خوف نہیں ہے اور تمہارا ہونا میرے لئے حوصلے کا باعث ہے۔ اس لئے اپنے بھائی پر ترس کھاؤ اور نہ جاؤ۔ دشمن نے نہر فرات پر پہرہ لگایا ہوا ہے اور اب وہاں موت کے سوا کچھ نہیں ہے۔

جناب عباسؓ نے نواسۂ رسولؐ کے قدم چومے اور کہا۔ یا حسینؓ! میں بھی جانتا ہوں کہ اس میدان میں ہمارے لئے موت کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔ مگر وہ موت جو اللہ کی راہ میں آئے وہ موت نہیں زندگی ہے! فنا نہیں بقا ہے! اور مٹنا نہیں زندہ ہونا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



ہے۔ اور ایسی موت پر ہزاروں زندگیاں قربان اور آپ فکر نہ کریں جب تک عباسؓ کے جسم میں جان ہے حق و صداقت کے اس علم کو گرنے نہیں دُوں گا۔ اور میرے مرنے کے بعد بھی اسلام کا یہ علم قیامت تک بلند ہی رہے گا۔ یا امام! وہ دیکھو شیرِ خدا اشارے کر رہے ہیں کہ بیٹا عباسؓ! آج اگر تُو نے جان بچالی تو کل قیامت کے دن میرے قریب نہ آنا۔

امامِ مظلوم کی آنکھیں اشکبار ہوگئیں اور فرمایا! اچھا عباسؓ جاؤ۔ اور پہلے دشمنوں سے پانی طلب کرنا، شاید کسی اولاد والے کے دل میں رحم آجائے تو تھوڑا سا پانی دیدیں اور بچوں کی جانیں بچ جائیں۔ اجازت ملتے ہی حضرت عباسؓ علمدار مرکب تیز رفتار پر سوار ہوئے۔ پشت پر مکی ڈھال لٹکائی۔ سر پر رُومی خود پہنا۔ ہاتھ میں مصری تلوار پکڑی اور کندھوں پر مدنی مشکیزہ اُٹھایا۔ گھوڑے کو ایڑی لگائی اور ایک آن میں لشکرِ اعداء کے سامنے آگیا۔

کس شبیر کی آمد ہے کہ رَن کانپ رہا ہے۔
رَن ایک طرف چرخِ کہن کانپ رہا ہے۔

ہاشمی خاندان کے اس بہادر جوان کے گھوڑے کی ٹاپوں سے کربلا کی زمین ہل گئی۔ تلوار کی چمک سے آنکھیں خیرہ ہوتی تھیں نیزے کی جنبش سے دشمنوں کے دل کانپ رہے تھے اور شمشیر حیدری کی آب و تاب سے لشکرِ یزید کے سینے دھڑک رہے تھے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



عمرو سعد نے حضرت عباسؓ کا یہ رُعب و دَبدبہ اور جاہ و جلال دیکھا تو پکار اُٹھا سا تھیو!

آتا ہے خبردار، اب عباسؓ علمدار۔ ہوشیار! خبردار! خبردار!

خبردار: ہاشمی شہزادے نے یزیدی لشکر کے سامنے کھڑے ہو کر فرمایا کہ اَے باطل پرستو! تم جس نبیؐ کا کلمہ پڑھتے ہو اسی نبیؐ کی اولاد سے برسرِ پیکار ہو۔ اور تم جس رسولؐ کی شفاعت کے اُمید وار ہو۔ اسی رسولؐ کے نواسوں کے خون کے پیاسے ہو۔ اور جس گھرانے سے تم حوضِ کوثر کے جام پینے کی تمنّا رکھتے ہو اسی گھرانے پر پانی بند کر کے ان کے بچوں کو تڑپا رہے ہو اور جس آلِ محمدؐ پر تم نماز میں درُود پڑھ کر اپنی نماز قبول کرواتے اسی آلِ محمدؐ کو وضو کے لئے پانی بھی نہیں دیتے۔

میں تم سے ڈر کر نہیں اور اپنی جان بچانے کی خاطر نہیں بلکہ اتمامِ حجّت کیلئے تم سے درخواست کرتا ہوں کہ ہمارے بچوں پر رحم کرو، اور ان کیلئے تھوڑا سا پانی دیدو اور میں وعدہ کرتا ہوں کہ تمہاری اس خدا ترسی کے بدلے میں میدان حشر کی گرمی میں تمہیں آبِ کوثر کے پیالے پلاؤں گا۔ حضرتِ عباس کی اس ایمان افروز تقریر کے بعد بھی پتھر دل انسانوں کے دل پر کوئی اثر نہ ہُوا۔ اور حرلبیہ بن زید کو عمرو سعد نے حکم دیا کہ تم جواب دو۔ حرلبیہ بن زید لشکر سے نکلا اور بولا ــــ اَے عباسؓ! جو کچھ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



بھی تم نے کہا ٹھیک ہے مگر آج پانی ملنے کی ایک ہی صورت ہے کہ یزید کی بیعت کا اقرار کر لو۔

حویسہ بن زید کی اس بے حیائی سے ہاشمی خون جوش میں آگیا۔ اور فرمایا اے لعین! اگر ہم نے یزید جیسے فاسق وفاجر کی اور دین کے باغی کی بیعت کرنی ہوتی تو ہم نانا مصطفےٰ علیہ السّلام کا روضہ چھوڑ کر کوفہ کے اس ریگستان میں نہ آتے اور مدینہ پاک کی حسین گلیاں چھوڑ کر کربلا کے میدان میں ڈیرے نہ لگاتے۔ اور تم نے یہ کیسے سمجھ لیا ہے کہ پانی کے چند قطروں کے لالچ میں ہاشمی شہزادوں کی گردنیں باطل کے آگے جھک جائیں گی اور بچوں کی پیاس کو دیکھ کر فاطمہؓ کی اولاد کے جوانوں کے نیزے سرنگوں ہو جائیں گے۔ یاد رکھو کہ ہم اپنی گردنیں حق کی خاطر کٹوا تو سکتے ہیں مگر باطل کے آگے جھکا نہیں سکتے۔ اور اپنی جانیں دین کی خاطر قربان تو کر سکتے ہیں مگر ایک بے دین کی بیعت نہیں کر سکتے۔ ظالمو! ہم تو اپنے خون سے دین کی شمع جلانے کیلئے آئے ہیں۔ اپنے لہو سے گلشنِ اسلام کی آبیاری کرنے کیلئے آئے ہیں۔ اور قرآن کے دشمنوں کو نیزے پر چڑھ کر قرآن سنانے کیلئے آئے ہیں۔ جاؤ۔ پانی دو یا نہ دو مگر ہم سے یزید کی بیعت کی توقع نہ رکھو۔

حضرتِ عباسؓ علمدار کی اس حقیقت افروز تقریر سے لشکرِ یزید میں ایک سناٹا چھا گیا کسی میں جواب دینے کی جرأت نہ رہی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



کر شمر بولا۔ اے ہمارے سردار! آپ فکر نہ کریں میں جاتا ہوں اور ابھی عباسؓ کو ساتھ لاتا ہوں۔ اس لئے کہ عباسؓ میرا بھائی ہے (وہ اس طرح کہ ام البنین بنتِ حزام جو حضرتِ علیؓ کے نکاح میں تھیں شمر کی حقیقی پھوپھی تھیں اور حضرتِ عباسؓ انہیں کے بطن سے پیدا ہوئے)۔

اتنا کہہ کر شمر آگے بڑھا اور حضرتِ عباسؓ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا۔ اے عباسؓ! میں عمر و سعد کی طرف سے ایلچی بن کر تمہارے پاس آیا ہوں۔ تم میرے بھائی ہو۔ اس لئے میں نے تمہارے لئے امان لے لی ہے۔ ادھر آ جاؤ۔ اور اپنی جان بچا لو۔ تمہیں پانی بھی مل سکتا ہے اور لعل و جواہرات کے خزانے بھی۔ شمر کی اس بیہودگی سے حضرت عباس کی آنکھوں میں خون اتر آیا اور فرمایا۔ شمر! یہ ٹھیک ہے کہ تم میرے بھائی ہو مگر دین و شریعت اور حق و صداقت کے مقابلے میں ایک بھائی کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ اور پانی کا لالچ دیکر اور لعل و جواہرات کی ہوس دلا کر مجھے ضلالت و گمراہی کی طرف بلانے والے تو ہماری طرف آ جا۔! ہم تمہیں دین و ایمان کی دولت سے مالا مال کر دیں گے اور نہر فرات کی بجائے حوض کوثر تیرے سپرد کر دیں گے۔ اور حضرتِ مسلمؓ بھی تو ایلچی بن کر کوفہ گئے تھے مگر تم نے ان کے اور ان کے یتیم بچوں کے ساتھ جو ظلم کیا قیامت تک کے مسلمان تم پر لعنت برساتے رہیں گے۔ اور اگر اسلام میں کسی ایلچی کو قتل

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



کرنا جائز ہوتا تو آج تمہاری لاش بھی اسی خاک پر تڑپتی ہوتی۔ اتنا کہہ کر حضرت عباسؓ نے اپنے نیزے کو ذرا سی جنبش دی تو شمر کتے کی طرح بھاگ نکلا۔۔۔ اس اتمام حجت کے بعد حضرت عباسؓ علمدار نے اپنے مرکب تیز رفتار کو اشارہ دیا۔ وہ چاروں قدم اٹھا اور ہوا ہوگیا اور حضرت عباسؓ دشمن کی صفوں کو چیرتے ہوئے اور ہر طرف قتل عام کرتے ہوئے نہر فرات کے کنارے پہنچ گئے۔ پیاس سے نڈھال ہو چکے تھے۔ پانی کا چلو بھرا۔۔ پینے لگے تو سکینہ کی پیاس یاد آگئی۔ پانی پھینک دیا۔ کہ بچے تو پیاس سے تڑپیں اور میں پانی پی لوں۔ گھوڑے کا منہ پانی میں کیا۔ اور حکم دیا کہ پی لے۔ مگر اس نے بھی نہ پیا۔ اور زبان حال سے عرض کی حضور! اگرچہ میں حیوان ہوں مگر اہل بیت کی صحبت کے اثر سے اتنی پہچان رکھتا ہوں کہ آل مصطفےٰ علیہ السّلام کے مقابلے میں میری پیاس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ پھر آپ نے مشکیزہ بھرا کندھوں پر رکھا اور خیموں کی طرف دوڑے پہرہ داروں نے حضرت عباسؓ کا راستہ روکا مگر اس اللہ کے شیر نے جدھر رخ کیا دشمن کی صفیں الٹ دیں۔ اپنے برق رفتار گھوڑے کو لگام دی وہ پہلی ہی جست میں خیموں کے قریب پہنچ گیا۔ مگر عمرو سعد چلّا اٹھا کہ او نبی امیہّ کے بہادرو تمہاری بہادری آج کہاں غارت ہوگئی۔ خبردار! اگر پانی کا یہ مشکیزہ فاطمہؓ کے خیموں میں پہنچ گیا تو لڑائی قیامت تک ختم نہیں ہوگی اور بہت ممکن ہے کہ اولادِ فاطمہؓ کے یہ چند سپاہی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



دنیا سے ہمارا نام و نشان تک مٹا دیں گے۔ ہمّت کرو۔ اور آگے بڑھو اور تم میں سے کون ہے جو عباسؓ کو قتل کرے اور سونے اور چاندی کے خزانوں سے مالا مال ہو جائے۔

عُمرو سعد کے اس لالچ دینے پر حربیہ بن زید اندھا ہو گیا اور اس نے گھوڑے کو ایڑی لگائی اور حضرت عباسؓ کا راستہ روک کر تلوار ماری۔ مگر تلوار اس ہاشمی جوان کی ڈھال سے ٹکرا کر دو ٹکڑے ہو گئی اور حربیہ کا ہاتھ اس ہاشمی جوان کے ہاتھ میں تھا۔ آپ نے جھٹکا دیا اور حربیہ گھوڑے سے گرنے ہی والا تھا کہ پیچھے سے ایک ظالم نے برچھے کا وار کر دیا۔ ہاشمی شہزادے نے پلٹ کر ایسی تلوار ماری کر اس یزیدی کے دو ٹکڑے ہو گئے اور راستہ پھر صاف ہو گیا اور آپ للکارتے ہوئے پھر خیموں کی طرف دوڑے۔

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے علاقائی بھائی کا جنگ دیکھ کر خیمے سے باہر کھڑے داد دے رہے تھے۔ سیّدہ زینبؓ پردے کے پیچھے کھڑی ہاشمی تلوار کی کاٹ کے نظارے کر رہی تھیں اور بچی سکینہ انتظار کر رہی تھی کہ چچا عباس اب بھی پانی لیکر آئے۔ اور جب حضرت عباسؓ دشمنوں کے نرغے سے نکل کر خیموں کی طرف دوڑے تو سکینہ خوشی سے اُچھل پڑی کہ وہ دیکھو میرے چچا جان پانی کا مشکیزہ لے آئے مگر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



بی بی سکینہ کی یہ خوشی فوراً ہی ختم ہوگئی جبکہ ایک شقی نے آگے بڑھ کر عباس علمدار کے تلوار ماری جس سے آپکا دایاں بازو کٹ گیا۔ آپ نے مشکیزہ بائیں بازو میں تھاما اور نکلنے کی کوشش کی مگر ایک اور ظالم نے وار کیا جس سے بایاں بازو بھی قلم ہوگیا آپ نے مشکیزے کا تسمہ دانتوں میں پکڑ لیا اور دوڑے کہ کسی طرح پانی کا یہ مشکیزہ خیموں میں پہنچ جائے۔ مگر نوشتہ تقدیر اور منشاء الہٰی یہی تھا کہ حوض کوثر کے مالک آج پیاسے ہی شہید ہوں عمر و سعد نے پھر آواز دی کہ ساتھیو! مشکیزے کو چھلنی کر دو۔ چنانچہ تیروں کی بارش ہونے لگی، اور عمرو بن الحجاج کی مسلسل تیر اندازی سے مشکیزہ پھٹ گیا اور سارا پانی بہہ گیا۔ اُدھر سیّد عباس رضؓ علمدار اپنے بازو کٹوا چکے تھے۔

ظالموں نے پھر چاروں طرف سے ہاشمی شہزادے کو گھیر لیا اور تلواروں، تیروں اور نیزوں کے وار پر وار کرنے لگے۔ علی رضؓ کا لال زخموں سے چُور چُور ہو کر گھوڑے کی زین سے گرا اور آواز دی، یا حسین! مجھے سنبھالنا۔ امام عالی مقام دوڑ کر گئے اور عباس رضؓ کو جھولی میں اُٹھایا۔ ابھی کچھ سانس باقی تھے۔ فرمایا عباس رضؓ! کوئی بات کرو۔ عباس رضؓ نے آنکھیں کھولیں، عرض کی، یا سیّد! بیٹی سکینہ سے کہہ دینا کہ مجھے معاف کر دے۔ میں اس کا وعدہ پورا نہیں کر سکا۔ اور پھر امام پاک کی جھولی میں جان دے دی۔

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْن ۰

مظلوم کربلا میدانِ کربلا سے حضرت عباسؑ علمدار کی لاش بھی اپنے کندھوں پر اُٹھا کر خیموں میں لائے اور بچی سکینہ کے آگے رکھدی اور فرمایا بیٹی! یہ ہے تمہارا بہشتی جو تمہارے لئے پانی کا مشکیزہ لینے گیا تھا لیکن لا نہیں سکا۔ بیٹی اسے معاف کر دو۔

خیموں میں ایک حشر برپا ہو گیا اور عباسؑ علمدار کی موت نے امامِ عرش مقام کی کمر توڑ دی۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# حضرتِ قاسمؑ کی شہادت

حضرت عباسؑ علمدار کی لاش کو دفن کرنے کے بعد امام مظلوم واپس خیموں میں تشریف لائے جنگ کی تیاری کی اور اپنے جسم پر ہتھیار لگا ہی رہے تھے کہ حسنؑ کا لال شہزادہ قاسم دست بستہ سامنے کھڑا ہو گیا اور عرض کی چچا جان! کیا میں اہلِ بیت میں سے نہیں ہوں فرمایا! بیٹا! کیوں نہیں۔ ابن حسنؑ نے پھر کہا تو پھر مجھے شہادت کا مرتبہ حاصل کرنے سے کیوں محروم کیا جا رہا ہے؟ میں ابھی تک اس انتظار میں رہا کہ آپ خود مجھے میدان میں جانے کا حکم فرمائیں گے۔ مگر شاید مجھے بیگانہ سمجھ کر دین پر قربان ہونیکی سعادت سے مایوس کیا جا رہا ہے۔ آج میرا بھی باپ ہوتا تو آپ ایسا نہ کرتے۔ وہ ضرور اجازت دے دیتے مگر کیا کروں، کس طرف جاؤں اور کس سے کہوں۔ پھوپھی زینبؑ سے کہتا ہوں تو وہ منہ پھیر لیتی ہیں۔ چچی جان سے درخواست کرتا ہوں تو وہ خاموش ہو جاتی ہیں۔ بھائی اکبر سے التجا کرتا ہوں تو وہ جواب نہیں دیتے اور آپ نے ابھی تک کوئی خیال نہیں کیا۔ چچا جان مجھے بھی میدانِ جنگ میں جانے کی اجازت دیکر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



اپنے سخی ہونے کا ثبوت دیں۔ جگر گوشۂ رسولؐ نے حسنؑ کے لال کو سینے سے لگالیا۔ آنکھیں اشکبار ہوگئیں اور فرمایا بیٹا! تمہیں دیکھ لیتا ہوں تو بھائی حسنؑ کی صورت سامنے آجاتی ہے۔ تم میرے بھائی کی نشانی ہو! تمہارے باپ نے آخری وقت تمہارے حق میں مجھے وصیّت کی تھی کہ حسین! یہ میرا بیٹا قاسم تمہارے پاس میری امانت ہے اس کا خیال رکھنا۔ تو بیٹا قاسم میں تمہیں اجازت دیکیا اپنے بھائی کی امانت میں خیانت کیسے کرسکتا ہوں۔ جاؤ بیٹا آرام کرو اور اپنے چچا جان پر رحم کرو۔

نورِ نگاہِ حسنؑ نے عرض کی قبلہ! یہ تو ٹھیک ہے لیکن آج اگر میں اپنی جان بچا گیا تو کل قیامت کے دن میں اپنے باپ کو اپنی صورت نہ دکھا سکوں گا۔ اور اُس وقت میں دادی فاطمہؑ کو کیا جواب دونگا۔ جب اُنہوں نے پوچھا کہ قاسم میدانِ کربلا میں جب میرا پیارا حسینؑ مصیبت میں مبتلا تھا تو اُس وقت تم نے میرے بیٹے قاسم کی کیا مدد کی تھی۔ اور پھر جب نانا مصطفےٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ حسنؑ کے بیٹے قاسم کو لاؤ جو حق و باطل کے معرکے میں اپنی جان بچا گیا تو دربارِ مصطفےٰ میں میں کونسا منہ لیکر جاؤں گا۔

یا امام! دیکھو عون و محمدؑ نثار ہو گئے۔ عباسؑ جان دے گئے اور حُر اور وہبؑ جو بیگانے تھے وہ قربان ہو گئے مگر میں ابھی تک مُنہ دیکھ رہا ہوں۔ چلو مجھے اپنا سمجھ کے نہ سہی بیگانہ جان

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas



کے ہی اجازت دیدو۔ سیدہ زینبؓ پاس ہی کھڑی تھیں۔ قاسم کی اس گفتگو سے تڑپ گئیں اور فرمایا۔ قاسم! تمہارے باپ نے آخری وقت ایک تعویذ تمہارے گلے میں ڈالا تھا اور فرمایا تھا کہ اس کو کسی مصیبت کے وقت کھولنا۔ اور اس سے بڑھ کر اور کیا مصیبت آئے گی کہ بچے گرمی کی شدت میں پیاس سے تڑپ رہے ہیں اور دشمن اہلِ بیت کے خون کے پیاسے ہیں۔ آؤ میں اس تعویذ کو کھولوں سیدہ نے قاسم کے گلے سے تعویذ کھولا اور پڑھا۔ اس میں ایک خط تھا جو حضرت امام حسینؓ کے نام تھا۔ لکھا تھا کہ بھائی حسینؓ! میدان کربلا کے حق و باطل کے معرکے میں میرے بیٹے قاسم کو بھی شہید ہونیکی اجازت دے دینا تاکہ دین و ایمان کی حفاظت کی خاطر میرا خون بھی شامل ہو جائے۔

بی بی زینبؓ حضرتِ قاسم کو دوبارہ امام پاک کی خدمت میں لے آئیں اور عرض کی بھائی جان! آپ تو قاسم کو اجازت دینی ہی پڑے گی۔ علیؓ کے لاڈلے نے فرمایا کیوں؟ سیدہ نے حسنؓ کا خط پیش کر دیا۔ خط پڑھ کر حضرتِ حسینؓ زار زار رونے لگے اور قاسم کو فرمایا بیٹا جاؤ تمہیں اجازت ہے مگر ذرا میرے سامنے کھڑے ہو جاؤ تاکہ میں آخری بار اپنے بھائی حسنؓ کی نشانی کو جی بھر کے دیکھ لوں۔

حضرتِ قاسم نے پھوپھی زینبؓ کا شکریہ ادا کیا اور امام پاک کے پاؤں چومے، ہتھیار پہنے اور آخری بار سب کو سلام کے نعرے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



لگاتے ہوئے میدان میں جا پہنچے اور فرمایا۔ اے ظالمو! عونؑ و محمدؑ نے تمہیں آخری دم تک بھی نہ بتایا تھا کہ ہم کون ہیں۔ مگر آؤ میں تمہیں بتا دوں کہ میں کون ہوں۔

پھر آپ نے یزیدی لشکر کو مقابلے کی دعوت دے۔ عمرو سعد نے دیکھا تو بول اُٹھا۔ بہادرو خبردار! یہ علیؑ کا پوتا اور حسنؑ کا بیٹا قاسم ہے ایک ایک ہو کر اس کے مقابلے میں نہ جانا۔

آپ نے تین بار للکارا۔ مگر کسی کو مقابلہ میں آنے کی جُراءت نہ ہوئی۔ لیکن آپ خود ہی میسرہ کے لشکر پر حملہ آور ہو گئے اور ایسی شانِ حیدری دکھائی کہ فرشتے بھی مرحبا پکار اُٹھے۔ اور پھر میمنہ پر بجلی کی طرح گرے اور دشمن کی صفیں اُلٹ دیں۔ حسنؑ کے لال کی تلوار تھی کہ بجلی کوند رہی تھی۔ جس طرف گرتی کوفیوں کو خاکستر کرتی چلی جاتی۔ میمنہ سے رُخ موڑا تو قلب لشکر میں جا پہنچے اور لاشوں کے ڈھیر لگا دیئے پیاس نے نڈھال کر دیا تھا اور لڑتے لڑتے تھک چکے تھے۔ تازہ دم ہونے کیلئے دشمن کی صفوں سے باہر نکل آئے آسمان کی طرف نگاہ اُٹھائی اور بارگاہِ ربّ العزّت میں التجا کی کہ اے ذبیح اللہ کیلئے مکہ کی پتھریلی زمین سے آبِ زم زم کا چشمہ جاری کر دینے والے خدا اور اے میدانِ بدر میں توحید و رسالت کے پرستاروں کیلئے آسمان سے پانی برسا دینے والے مالک اگر نہر فرات کا پانی ہماری قسمت میں نہیں ہے تو نہ سہی آسمان سے ہی پانی کے دو قطرے آج میرے حلق میں ڈال

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



دے۔ اور پھر میں تیری دنیا کو بتا جاؤں کہ حق کی تلوار جب میان سے نکلتی ہے تو پھر اُس وقت تک واپس نہیں آتی جب تک کہ کفر و باطل کو ہمیشہ کیلئے ختم نہ کر دے۔ مگر ہاشمی شہزادے کی یہ التجا قبول نہ ہو سکی اور پردہ غیب سے یہ آواز آئی کہ اے امام حسنؓ کے لال! میں بھی اگر چاہوں تو خاک کربلا سے ہی چشمے اُبال سکتا ہوں اور کوفہ کے اسی ریگستان سے ہی آبِ حیات پیدا کر سکتا ہوں۔ مگر یہ تو نوشتۂ تقدیر ہے جسے آج تم ادا کر رہے ہو۔ اور یہ تو منشائے الٰہی ہے جسے تم پورا کر کے باطل پرستی کی دیواریں ہلا رہے ہو۔ اور اگر پیاس بجھانے کی تمنّا ہے تو حوضِ کوثر پر آؤ۔

عمرو سعد نے امام حسنؓ کے لال کا یہ اندازِ جنگ دیکھا تو گھبرا کر چلایا کہ اے شام و عراق کے بہادرو! آج تمہاری جرأت کہاں غارت ہو گئی۔ تم میں سے کوئی اُٹھے اور قاسم کو قتل کرے اس کے اندازِ جنگ اور اس کی جرأت و شہسواری سے پتہ چلتا ہے کہ اگر یہ تین دن کا بھوکا اور پیاسا نہ ہوتا تو اس کی تلوار ہم سب کا خاتمہ کر دیتی۔

اور پھر ازرق سے کہا کہ اس لشکرِ یزید میں تم سب سے زیادہ بہادر اور تجربہ کار ہو اس لئے قاسم کے مقابلے میں تم جاؤ۔ ازرق نے جواب دیا کہ اس چھوٹے سے لڑکے کے مقابلے میں جانا میری

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



توہین ہے۔
عمرو سعد نے کہا کہ اس کے لڑکپن کو نہ دیکھو۔ یہ دیکھو کہ یہ حسن المجتبیٰ کا بیٹا ہے۔ شیر خدا کا پوتا ہے۔ اس کے ہاتھوں میں شمشیر حیدری ہے اور اس کی رگوں میں بھی علیؑ کا خون ہے ازرق نے جواب دیا کہ اچھا اگر اس کا قتل میرے ہی ذمہ ہے تو پہلے میں اس لڑکے کے مقابلے میں اپنے لڑکے کو بھیجتا ہوں وہ بھی بڑا شہسوار ہے۔

الغرض ازرق کا لڑکا بڑے ہی تکبر و غرور سے نیزہ ہوا میں لہراتا ہوا میدان میں آیا اور حضرت قاسم کو آواز دی کہ ہمت ہے تو میرے سامنے آ۔ اور پھر یکایک حق و باطل کی دو تلواروں کی جھنکار سے فضائے کربلا گونج اٹھی۔ حضرت قاسم نے نیزہ مارا جو اس کی ٹانگ پر لگا۔ وہ لڑکھڑاتا ہوا گھوڑے سے گر پڑا۔ جناب قاسم فوراً گھوڑے سے اترے اور اس کے لمبے لمبے بالوں کو اپنے ہاتھوں میں لپیٹ کر اور گھما کر اس زور سے زمین پر مارا کہ اس کی ہڈیاں اور پسلیاں ٹوٹ گئیں اور اس کی قیمتی تلوار کو پکڑ لیا۔ پھر ازرق کا دوسرا لڑکا مقابلے میں آیا اور وہ بھی جناب قاسم کے ہاتھوں واصل جہنم ہو گیا۔ پھر تیسرا آیا اور ہاشمی جوان کا نیزہ اس کے سینے سے بھی پار ہو گیا۔ پھر چوتھا آیا اور حضرت قاسم کی تلوار نے اس کے بھی دو ٹکڑے کر دیئے۔ اور پھر ازرق کی آتش غضب بھڑک اٹھی اور ایک تیز رفتار گھوڑے پر سوار ہو کر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



فولادی تلوار ہوا میں لہراتا ہوا مقابلے میں آیا۔ اور آتے ہی ہاشمی شہزادے کو نیزہ مارا۔ علیؑ کے بہادر پوتے نے وار بچا لیا۔ ہاشمی جوان نے تلوار ماری۔ ارزق نے روک لی۔ ارزق نے پٹہ گھمایا، قاسمؑ نے داؤ بچایا۔ قاسمؑ نے بانک ماری ارزق نے ڈھال پر اُتاری۔ ارزق نے زنجیرے گرہ دی۔ قاسمؑ نے کھول دی۔ قاسمؑ نے بند باندھا۔ ارزق نے توڑ دیا۔

اور پھر ایک دوسرے پر تلواروں کے وار ہونے لگے۔ ہاشمی جوان نے تلوار اُٹھائی تو ارزق دیکھ کر کہتا کہ قاسم! یہ تلوار تو میری ہے تمہارے ہاتھ کہاں سے آگئی۔ حضرت قاسمؑ نے فرمایا تمہارا پہلا بہادر بیٹا دے گیا ہے۔ پھر حضرتِ قاسمؑ نے ارزق سے فرمایا کہ تم تو بڑے بہادر اور شہسوار ہو۔ اور تمہاری بہادری و شہسواری کی دُھوم تو شام و عراق میں ہے۔ مگر اتنے بیوقوف ہو کہ گھوڑے کے تنگ کا بھی ہوش نہیں ہے۔ ارزق دھوکہ کھا گیا اور شرمندہ ہو کر گھوڑے کے تنگ کو دیکھنے کیلئے نیچے کو جُھکا تو حسنؑ کے لال نے فوراً تلوار اُٹھائی اور ارزق کی گردن پر ماری اور وہ تن سے جدا ہو کر زمین پر گر پڑی۔

اَے قاسم! تیری شجاعت پر قربان۔ تیری ہمّت پر فدا۔ تیرے حوصلے پر نثار اور تیرے اندازِ جنگ پر صدقے۔ کاش! کہ ہمیں کہیں سے پانی کے دو قطرے مل جاتے اور تیری شمشیرِ حیدری سے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



شکست خوردہ باطل پھر قیامت تک نہ اُٹھ سکتا۔ ہاشمی شہزادہ لشکرِ یزید کے میسرہ پر بھی عقاب کی طرح جھپٹا۔ میمنہ پر بھی بجلی کی مانند چمکا۔ قلب لشکر میں بھی شبیر کی طرح پنجہ زن ہوا۔ ازرق کے چاروں بہادر لڑکوں کو بھی قتل کیا اور پھر ازرق کو بھی واصلِ جہنّم کیا مگر ابھی تک حضرتِ قاسم کے جسم پر ایک خراش تک بھی نہ آئی تھی اور پھر لشکرِ یزید کی طرف دیکھا تو سامنے عُمرو سعد بیٹھا ہوا نظر آیا۔ اس کو قتل کرنے کے ارادے سے پھر لشکر میں پھنس گئے لیکن چاروں طرف سے دشمنوں میں گھِر گئے اور تلواروں اور برچھیوں کی بوچھاڑ سے ۲۷ زخم آپ کے جسم پر آئے۔ اور پھر شیث بن سعد نے آپ کے سینے پاک میں نیزہ مارا جو پار ہوگیا اور آپ اسپ تازی سے فرشِ زمین پر گر پڑے۔ اور پکارا — یا امام مجھے سنبھالنا امام عالی مقام نے قاسمؑ کی آواز سُنی تو بیتابانہ دَوڑ کر پہنچے۔ دیکھا تو شہزادہ خاک و خون میں تڑپ رہا ہے۔

لاش کو کندھوں پر اُٹھایا۔ خیموں میں لے آئے اور اپنی جھولی میں رکھ کر زار و قطار رونے لگے اور پاک بیبیاں بھی دھاڑیں مار مار کر روئیں۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۵

# شہزادہ علی اکبرؓ کی شہادت

حضرت امام حسنؓ کی امانت حضرت قاسمؓ کو خاکِ کربلا کے سپرد کرکے امام پاک خیموں میں واپس آئے تو دیکھا کہ اپنا لختِ جگر ہتھیار لگائے میدان میں جانے کیلئے تیار کھڑا ہے۔ آپ نے فرمایا بیٹا علی اکبرؓ اپنے بوڑھے باپ کو چھوڑ کر کہاں جا رہے ہو؟

شہزادے نے عرض کی ابا جان! جہاں عون و محمدؓ گئے اور قاسمؓ و عباسؓ گئے قبلہ اجازت فرمایئے۔

مظلوم کربلا نے ایک پُرسوز آہ بھری اور فرمایا! بیٹا تم شبیہہ مصطفےٰ ہو۔ تمہیں دیکھ لیتا ہوں تو نانا پاک کی صورتِ پاک سامنے آجاتی ہے۔ میں اس مقدس نشانی کو ضائع نہیں کرنا چاہتا۔

شہزادہ علی اکبر نے جواب دیا۔ ابا حضور! جس نانا پاک کا میں ہم شکل ہوں انہوں نے بھی تو میدانِ اُحد میں دین و حق کی سربلندی کیلئے اپنے دانت مبارک شہید کروائے تھے۔ تو پھر آج ہم شکل مصطفےٰ علیہ السلام کو اپنے نانا پاک کی سُنت ادا کیوں نہیں کرنے دیتے! اور یہ ہے وہ پاک چادر جس سے دادی فاطمہؓ نے نانا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



پاکؐ کے خون کو صاف کیا تھا۔ کیا ہوا جو آج دادی جان نہیں ہیں۔ پھوپھی زینبؓ بھی تو انہیں کی بیٹی ہیں۔ اُس وقت دادی جان نے اپنے باپ کا خون دھویا تھا اور آج ہم شکلِ مصطفےٰ کا خون ان کی بیٹی زینبؓ دھوئے گی۔

نواسہء رسولؐ اپنے لختِ جگر کی یہ معنی خیز گفتگو سُن کر حیران رہ گئے اور فرمایا بیٹا! تمہارے ان نیک ارادوں پر قربان۔ مگر میں اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے جوان بیٹے کی لاش تڑپتی نہیں دیکھ سکتا۔ بیٹا! پہلے مجھے جانے دو۔

شہزادہ علی اکبرؓ نے عرض کی ابّا جان! اگر آپ کی آنکھیں جوان بیٹے کی لاش کو نہیں دیکھ سکتیں تو اٹھارہ سال کا جوان بیٹا بھی اپنے بوڑھے باپ کے سر کو نیزے پر نہیں دیکھ سکتا۔

ابّا حضور! اجازت فرمایئے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ قیامت کے روز نانا جان اپنے دربار سے دھکا دیکر نکال دیں۔ دادی فاطمہؓ مجھے دیکھ کر مُنہ نہ چھپالیں اور شیرِ خدا بُزدلی کا طعنہ دیں۔ اور آج اگر آپ نے مجھے حق و صداقت کی خاطر شہید ہونے کی اجازت نہ دی تو بہت ممکن ہے کہ کل آئندہ آنیوالی نسلیں آپ پر یہ الزام لگائیں کہ حسینؓ نے اپنی بہن کے بچوں کو شہید کروادیا اور بھائی حسنؓ کے بیٹے کی قربانی تو دیدی مگر جب اپنے لختِ جگر کی باری آئی تو گھبرا گئے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



سیّدہ کے لال کی آنکھیں پُرنم ہوگئیں اور فرمایا بیٹا! تمہیں اجازت دینے کا حق مجھے نہیں ہے تمہاری پھوپھی زینبؑ کو ہے جس نے اپنے دنوں کا چین اور راتوں کی نیند حرام کر کے تمہیں پالا ہے۔

علی اکبر آگے بڑھے اور پھوپھی زینبؑ کے پاؤں پکڑ لئے اور عرض کی پھوپھی جان! میں جانتا ہوں کہ آپ نے مجھے بڑی محنت سے پالا ہے مگر آپ نے اپنے بچوں کو خوشی سے قربان کروا لیا اور اُن کیلئے آپ نے اجازت بھی لے لی مگر میرا کیا قصور ہے کہ مجھے اس مرتبۂ شہادت سے محروم رکھا جا رہا ہے۔ خدا کیلئے میری بھی سفارش کر دیجئے۔ سیّدہ نے کلیجہ تھام لیا اور فرمایا، علی اکبر! میں نے آج تک ایک لمحہ کیلئے بھی اپنی آنکھوں سے تمہیں دُور نہ کیا مگر آج میں ہمیشہ کیلئے تمہیں اپنی آنکھوں سے اوجھل کس طرح کر دُوں۔ اتنا کہا اور ایک آہ بھری اور زہراؑ کی جائی بیہوش ہو گئیں۔ حضرت شہر بانو پاس کھڑی تھیں اور بار بار اپنے دامن سے آنسو پونچھ رہی تھیں۔ فرمایا بیٹا! پھوپھی جان کے مُنہ پر اپنا مُنہ رکھ دو۔ تمہاری خوشبو سے ہوش میں آجائیں گی۔

عرض کی امّاں جان! علی اکبر کا منہ اس قابل نہیں ہے کہ سیّدہ پاک کے مُنہ پر رکھوں! اور پھر شہزادے نے اپنا سر پھوپھی کے قدموں میں رکھ دیا۔ سیّدہ نے آنکھیں کھولیں اور فرمایا علی اکبر جاؤ! مگر باطل کو حق پرستی کے معنے سمجھ میں آجائیں۔ اور لشکر یزید پر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



علیؑ کی شجاعت کا راز کھل جائے۔ شہر بانو نے لباس بدلا۔ لباس کیا تھا بھائی حسنؑ کا پٹکا تھا، نانا مصطفےٰ علیہ السلام کا عمامہ تھا اور حضرت زہرہؑ کی چادر تھی۔ امام عالی مقام نے ہتھیار لگائے۔ ہتھیار کیا تھے! امیر حمزہ کا نیزہ تھا۔ حضرت جعفر کی کمان تھی اور بابا علیؑ کی تلوار

یہ ہاشمی شہزادہ جب اپنے جسم پر ہتھیار لگا کر اپنے بھائی زین العابدین کو آخری بار ملنے کیلئے خیمے میں گیا تو ایک حشر برپا ہو گیا۔ پاکدامن بیبیوں کی چیخیں نکل گئیں۔ شہر بانو بیہوش ہو گئیں، امام پاک تڑپ گئے اور خیمے کے بانس ہلنے لگے۔

حضرت عابدؑ فرش پر لیٹے ہوئے تھے اور شیر خوار اصغر ایک ٹوٹے ہوئے جھولے میں پڑا ہوا اپنی سوکھی زبان نکال نکال کر پانی کی ایک ایک بوند کیلئے فریاد کر رہا تھا۔

علی اکبرؑ بھائی عابدؑ کے پاس گئے۔ عابدؑ نے اُٹھ کر گلے لگنے کی بہت کوشش کی مگر نقاہت کے سبب نہ اُٹھ سکے۔ اُٹھتے اور گر پڑتے ایک تو بیمار تھے اور دوسرے تین دن کے پیاسے۔ بولے بھائی جان معاف کرنا میں اُٹھ نہیں سکتا۔ علی اکبر کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں اور خود ہی عابد کے اوپر لیٹ گئے۔ دونوں بھائی دل کھول کر روئے دونوں کا دل چاہتا تھا کہ قیامت تک اسی طرح ہی آپس میں رہیں کہ:۔

عمر و سعد پکارا۔ حسینؑ! اہل بیت کی غیرت کہاں گئی؟ نواسئہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



رسولؐ نے علی اکبر کو اُٹھایا اور فرمایا۔ بیٹا جاؤ۔ یزیدی لشکر ہماری غیرت کو للکار رہا ہے۔

عرض کی ابّا جان! جواب دیدو کہ آلِ محمدؐ کی غیرت ابھی زندہ ہے علی اکبر حضرت عابد کو چھوڑ کر اُٹھے اور معصوم اصغر کے پاس گئے جھولے کو جھلایا اور پھر اصغر کو گود میں اُٹھایا اور پھر سینے سے لگا کر رونے لگے۔ شیر خوار بچّے نے اپنی سُوکھی ہوئی زبان نکال کر دکھائی۔ علیؑ کے نے پُشت پر ہاتھ رکھا۔ علی اکبر کی طبیعت سنبھل گئی۔ باپ نے اپنے اٹھارہ سال کے جوان بیٹے کو شہادت گاہ کی طرف بھیجنے کیلئے اپنے زانو کا سہارا دیکر گھوڑے پر سوار کرایا۔ علی اکبر اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر مدینے پاک کی طرف مُنہ کر کے رونے لگے فرمایا بیٹا! موت کے ڈر سے رو رہے ہو۔ کہا ابّا جان نہیں۔ بہن صُغریٰ یاد آتی ہے۔ میں اس سے وعدہ کرکے آیا تھا کہ ایک مہینے کے بعد تجھے لے جاؤنگا مگر افسوس کہ میں وہ وعدہ پورا نہیں کر سکا۔ وہ میرا راستہ دیکھتی ہوگی، میرا راستہ تکتی ہوگی، میرا انتظار کرتی ہوگی وہ کہتی ہوگی کہ میرا بھائی مجھے لینے کیلئے ضرور آئے گا۔ اسے ابھی تک مجھے ملنے کی اُمید ہوگی۔ وہ لوگوں سے میرا پتہ پُوچھتی ہوگی۔ مگر اسے کیا خبر کہ دشمنوں نے مُہلت نہیں دی اور صغریٰ کو لے آنے کا وعدہ کرنیوالا بھائی اکبر آج ہمیشہ کیلئے جا رہا ہے اور اب وہ قیامت تک میرے فراق میں روتی رہے گی۔ اور پھر مدینے کی طرف مُنہ کر کے فرمایا۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



بہن صغریٰ مجھے معاف کر دینا کہ میں اپنا وعدہ پورا نہیں کر سکا اور اب حشر کے میدان میں نانا مصطفٰےؐ کے پہلو رہوں گا۔

ہاشمی شہزادہ گھوڑے کو چلنے کا حکم دینے ہی والا تھا کہ بہن سکینہ دوڑتی ہوئی آئی اور گھوڑے کی لگام پکڑ لی۔ علی اکبر نے پوچھا بہن سکینہ کیوں؟ جواب دیا بھائی جان! بھائی جب دولہا بن کر گھوڑے پر سوار ہوتا ہے تو بہنیں واگ پکڑتی ہیں اور بھائی بہنوں کو انعام دیتے ہیں۔ بھیّا تم بھی آج دولہا بن کر گھوڑے پر سوار ہوئے ہو کچھ انعام دے جاؤ۔

علی اکبر کی آنکھوں سے آنسوؤں کے چند قطرے بہن سکینہ کے دامن میں گرے۔ پوچھا بھائی جان یہ کیا؟ فرمایا یہ تمہارا انعام ہے ہاشمی شہزادے کو میدانِ جنگ میں جانے کیلئے تیار کھڑا دیکھ کر ایک حشر برپا ہو گیا۔

ابھی یہ دردناک منظر ختم نہیں ہوا تھا کہ لشکرِ یزید سے پھر آواز آئی حسینؑ! موت سے ڈر گئے ہو؟

پھر ہاشمی شہزادے کی صدائے نعرۂ تکبیر سے فضائے کربلا گونج اٹھی، چہرے کی تجلّی سے میدان کربلا چمک اٹھا۔ زلفہائے عنبریں سے کوفہ کا میدان مہک گیا۔ رُخِ پُر نور کی ضیا سے خاکِ کربلا کے ذرّے دمک اٹھے۔ حسنِ مرتضٰی کی تصویر کے آگے فسق و فجور کی مورتیں تھرّا گئیں اور جمالِ مصطفٰےؐ کی تنویر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

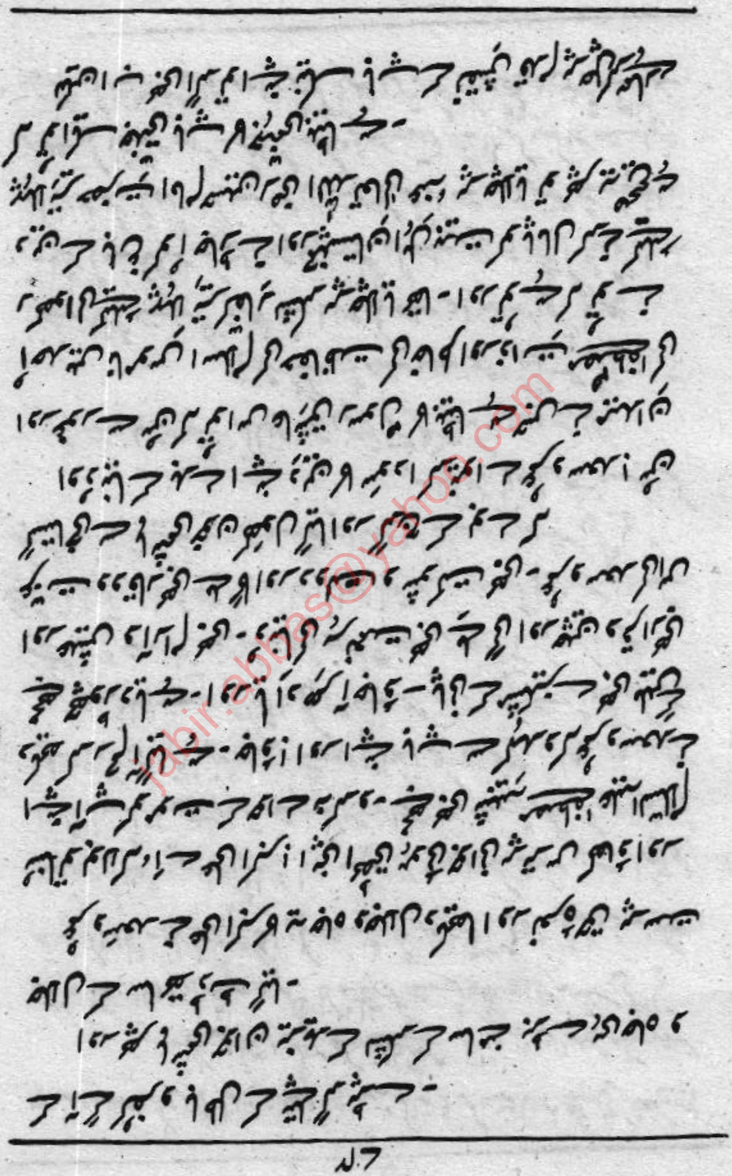

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



دامن کو تھام لے تو تیری یہ غلطی معاف ہو سکتی ہے۔ اور ہوش کر اور حق و باطل کی پہچان کر۔ اسلام و کفر کے فرق کو سمجھ اور حسینؑ و یزید میں امتیاز کر۔ اور اگر تیرا خیال ہے کہ ہماری چمکتی ہوئی تلواریں دیکھ کر ہاشمی شہزادے کا سر باطل کے آگے جھک جائے گا تو یہ غلط ہے اور اگر تیرا گمان ہے کہ پانی کے چند قطروں کی خاطر حیدرِ کرّار کا پوتا یزید کی بیعت کر لے گا تو یہ بکواس ہے۔ اور اے عمرُ سعد! یاد رکھ کہ تُو دنیا کے ساز و سامان کے عوض میری دولتِ دین و ایمان نہیں چھین سکتا! اور موت کا خوف دلا کر تُو مجھے راہِ حق سے نہیں ہٹا سکتا۔ اور اے کُوفہ کے دغا باز انسانو! اس جہانِ فانی کی چند روزہ شان و شوکت کی خاطر آخرت کی پُر لطف زندگی کا سودا نہ کرو۔ اور یزید کے دربار سے عارضی عزّت و دولت کی خواہش میں حسینؑ کے مقدّس دامن کو نہ چھوڑو۔ اور سُنو میں تمہارے پاس پانی کی بھیک مانگنے کو نہیں آیا۔ رحم کی درخواست لیکر نہیں آیا۔ بلکہ دین و ایمان کی حفاظت کی خاطر لڑنے کو آیا ہُوں اور حق و صداقت کی رکھوالی کیلئے مرنے کو آیا ہوں اور اپنے خون سے حق و اسلام کی پاک چادر سے کُفر و باطل کے سیاہ داغ دھونے کو آیا ہوں۔ اور اَب بھی سمجھ جاؤ۔ اَب بھی وقت ہے آؤ! اور فسق و فجُور کے اندھیروں سے نکل کر حق و ہدایت کی روشنی میں آجاؤ اور وحشت و بربریّت کے گڑھوں سے نکل کر انسانیّت و آدمیّت کے دامن کو تھام لو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



اور کفر و باطل کے سمندر سے نکل کر حق و اسلام کے ساحل پر آجاؤ اور یزیدیت کے طوفان سے نکل کر حسینیت رضؓ کے دامن میں پناہ لے لو۔ آؤ۔ اور اب بھی اپنے گناہوں سے توبہ کر لو۔ خدا تمہیں معاف کر دے گا۔ اور اس کے بعد بھی اگر تم اپنے ظلم و ستم سے باز نہیں آئے تو پھر آؤ اور ہاشمی تلوار کے جوہر دیکھو۔

شہزادے علی اکبر کی اس ایمان افروز تقریر نے کوفیوں کے دل ہلا دیئے اور حیرت سے ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے۔ اور عمرو سعد خود بھی گھبرا گیا۔ کسی کو سامنے آنے کی ہمت نہ ہوئی۔ اور جب کوئی بھی مقابلے میں آنے کی جرأت نہ کر سکا تو شہزادہ علی اکبر خود ہی لشکر یزید پر حملہ آور ہو گئے اور ایک وار سے کئی کئی یزیدی قتل کرنے لگے۔ کبھی میسرہ کی طرف شیروں کی طرح لپکتے تو لاشوں کے ڈھیر لگا دیتے۔ کبھی میمنہ کی جانب عقابوں کی مانند جھپٹتے تو صفیں الٹ دیتے اور کبھی قلب لشکر پر بجلی کی صورت میں چمکتے تو یزیدیوں کو خاکستر کرتے ہوئے آگے نکل جاتے۔

گرم لو کے تھپیڑوں نے بدن کو جھلسا دیا اور پیاس کی شدت نے نڈھال کر دیا تو لشکر یزید سے نکل کر باپ کے قدموں میں آئے عرض کی ابا جان پانی! ــــ فرمایا بیٹا پانی کہاں! بیٹا میں نے اپنی ساری زندگی تمہاری ہر خواہش کو پورا کیا۔ مگر آج تمہارا شفیق باپ تمہاری پانی کی خواہش کو پورا نہیں کر سکتا۔ بیٹا! لو میری زبان اپنے منہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



میں ڈال لو۔ علی اکبرؓ نے زبان منہ میں لیکر چوسی تو جام کوثر کے مزے آ گئے۔ عرض کی ابا حضور! اگر میدانِ کارزار میں کوئی غلطی ہو گئی ہو تو معاف کر دینا۔ فرمایا بیٹا! تمہارے اس عزم و استقلال پر قربان اور تمہارے اس نرالے اندازِ جنگ پر آفرین ہے۔ جاؤ! اور عمرو سعد کو علیؓ کے خون کا جوش بتا دو۔ جاؤ! اور کوفیوں کو شمشیرِ حیدری کے جوہر دکھا دو۔ جاؤ! اور یزیدیت کو حسینیتؓ کا راز بتا دو۔

تیغِ حیدری لشکرِ یزید پر پھر صاعقہ بن کر چمکی اور ایک ہی وار میں بارہ یزیدی واصلِ جہنم کر گئی کبھی نیزے کی ضرب تھی اور کبھی تلوار کی کاٹ۔ بڑے بڑے بہادروں کے حوصلے ٹوٹ گئے اور ہاشمی جوان کی تیغ بُراں کے آگے نامور شہسواروں کے دل چھوٹ گئے۔

عمرو سعد نے طارق بن شیث سے کہا کہ بڑے شرم کی بات ہے کہ اہل بیت کا ایک جوان ہی ہم ہزاروں پر غالب آتا جا رہا ہے۔ اور اگر اس کو تھوڑی سی مہلت اور دیدی گئی تو ہم سب کو میدان چھوڑ کر بھاگنا پڑے گا۔ جاؤ! اور حسینؓ کے اس بیٹے اور یزید کے اس باغی کو قتل کر دو۔ اور اس کے انعام میں تمہیں ابنِ زیاد سے موصل کی حکومت دلوا دوں گا۔

طارق بن شیث نے جواب دیا کہ مجھے اندیشہ ہے کہ میں اولادِ فاطمہؓ کے اس فرزند کو قتل کر کے اپنی عاقبت بھی خراب کر لوں اور تو بھی اپنے وعدے سے پھر جائے تو پھر نہ میری دنیا اور نہ میرا دین

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



عمر وسعد نے اس کو اپنی انگوٹھی دی۔

چنانچہ طارق بن اشعث اپنے نیزے کو لہراتا ہوا سامنے آیا۔ ادھر بھی ہاشمی خون جوش میں تھا۔ اُس نے آتے ہی نیزہ مارا۔ علی اکبر نے روک لیا اور اس کے سینے پر ایسا برچھا مارا کہ پار ہو گیا اور وہ بیہوش ہو کر گھوڑے سے گر پڑا۔ آپ نے کمال ہوشیاری سے اپنے گھوڑے کو چاروں قدم اُٹھایا اور اس کو روند ڈالا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا عمرو بن طارق اپنی فولادی تلوار کو فضا میں چمکاتا ہوا مقابلے میں آیا مگر ہاشمی شہزادے نے اس کو سنبھلنے بھی نہ دیا کہ نیزہ مار کر ہلاک کر دیا۔ اور پھر طارق کا دوسرا بیٹا غضبناک ہو کر اپنے باپ اور بھائی کا بدلہ لینے کیلئے میدان میں آیا۔ اس نے آتے ہی کئی وار علی اکبرؓ پر کئے مگر سب خالی گئے۔ شہزادے نے اسکی آنکھ میں نیزہ مارا جس سے اسکی دائیں آنکھ نکل گئی۔ وہ ابھی اپنی آنکھ پر پٹی باندھ ہی رہا تھا کہ علی اکبرؓ کی تلوار نے اس کے دو ٹکڑے کر دیئے۔

ہاشمی جوان نے کوفیوں کے دل ہلا دیئے اور عمر وسعد کانپ گیا۔ اس جرأت و شجاعت پر حضرت فاطمہؓ خوش تھیں۔ اس اندازِ جنگ پر علیؓ حیران تھے، مصطفےٰ جھوم رہے تھے اور روحِ فطرت مرحبا پکار اٹھی۔ علی اکبر تازہ دم ہونے کیلئے پھر میدانِ کارزار سے نکلے۔ پھر باپ کے پاؤں کو بوسہ دیا اور

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



عرض کی ابّا جان پانی! فرمایا بیٹا! عوض کوثر سے پیئو۔ کہا ابّا حضور خدا کی قسم آج اگر علی اکبر کو پانی کے چند قطرے کہیں سے مل جائیں تو کوفیوں کو باطل پرستی کا مزہ چکھاؤں اور آج دنیا کو بتا جاؤں کہ نبیؐ کے غلام حق و اسلام کی حمایت کیلئے میدان میں نکلتے ہیں تو پھر ان کی تیغ براں اُس وقت تک میان میں نہیں آتی جب تک کہ وہ صفحۂ ہستی سے کفر و باطل کے نام و نشان تک نہ مٹا دے۔

فرمایا! علی اکبرؑ! مجھے یقین ہے کہ تم یہ سب کچھ کر سکتے ہو مگر میں مجبور ہوں۔ اور بیٹا! آسمان کی طرف دیکھو۔ علی اکبر نے دیکھا تو حضرتِ فاطمہؑ دامن پھیلائے اور حضرت علی بازو کھولے اور نانا مصطفیٰؐ اپنے ہاتھوں میں حوضِ کوثر کا جام لئے کھڑے ہیں۔ اور آپ کا مرکب تیز رفتار پھر دشمنوں کے سروں پر تھا اور آپ پھر لشکرِ یزید پر حملہ آور ہو گئے اور یہ حملہ ایسا تھا کہ لشکرِ یزید کے پاؤں اُکھڑ گئے۔ لاشوں پر لاشیں تڑپنے لگیں اور سروں پر سر گرنے لگے اور چاروں طرف قتلِ عام ہونے لگا۔

عمرو سعد نے ایک مشہور شہسوار محکم بن طفیل بن نوفل کو ایک ہزار بہادروں کا دستہ دیکر ہاشمی جوان کے مقابلے میں بھیجا۔ وہ آتے ہی پکارا کہ جانتے ہو کہ میری شہسواری کی دھوم شام و عراق میں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میری بھی شجاعت کا چرچا زمین و افلاک میں ہے۔ اور پھر آپ نے تیغ حیدری کے وہ جوہر دکھائے کہ کوفیوں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



کے بہادروں کا یہ دستہ پیچھے ہٹنے پر مجبور ہو گیا اور آپ لشکر کے اندر گھس گئے اور آپ کی تلوار کے ایک وار سے کٹی کٹی یزیدی خزاں کے پتّوں کی طرح کٹ کٹ کر گرنے لگے۔ کہ ابنِ نمیر نے دھوکہ دیکر نیزہ مارا جو علی اکبر کے سینے سے پار ہو گیا۔ آپ گھوڑے کی زین سے گر پڑے۔ گویا کہ چودھویں رات کا چاند تھا جو ڈوب گیا۔ اور چمنستانِ زہرا کا پھول تھا جو ٹوٹ گیا۔

عمرو سعد نے پکارا حسینؓ! اپنے جوان بیٹے کی لاش بھی لے جاؤ سیدہ زینبؓ نے یہ آواز سنی تو خیمے سے نکل کر چلّا پڑیں۔ ہائے میرے اکبر — اور لاش کی طرف دوڑیں کہ امامِ پاک نے ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا بہن صبر کرو صبر کا وقت ہے۔ نواسۂ رسولؐ اپنے بیٹے کی لاش پر پہنچے، دیکھا تو ظالم لاش پر گھوڑے دوڑا رہے ہیں حضرت حسینؓ ادھر ہونے تو اُدھر سے آواز آتی کہ ابّا جان! مجھے پکڑنا۔ آپ اس طرف کو دوڑتے تو آواز دوسری طرف سے آتی کہ ابّا جان! مجھے پکڑنا۔ آخر کار حضرتِ امام حسینؓ نے لشکرِ یزید کو للکارا تو وہ بھاگ گئے۔ اور آپ نے علی اکبر کی لاش کے ٹکڑے اکٹھے کئے۔ اپنی چادر میں باندھے اُٹھانے لگے تو لاش اُٹھتی نہیں۔ اور اُٹھتی بھی کیونکر۔ اسلئے کہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھوں پر کھیلنے والا حسینؓ آج کربلا کے میدان میں اپنے بھانجوں، بھتیجوں، بھائیوں اور بیٹوں کی لاشیں ڈھوڈ کر تھک گیا تھا۔ فرمایا اکبر اُٹھتے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



کیوں نہیں ؟ لاش اکبر سے آواز آئی ابّا جان ! ذرا ٹھہر جائیے۔ علیؓ اور مصطفٰےؐ اُٹھانے کیلئے آ رہے ہیں۔

ہاشمی شہزادے کی لاش خیمے میں پڑی تھی عابد بیمار فرش پر دھاڑیں مار رہا تھا اور معصوم اصغر جھولے میں تڑپ رہا تھا بی بی شہر بانو آہیں بھر رہی تھیں۔ سیّدہ زینبؑ لاش سے لپٹ گئیں ہوش آئی تو لاش کو جھولی میں لیکر خون آلود زُلفوں کو چُوما۔

پھر عالی مقام حسینؑ نے بیٹے کی لاش کو گود میں اُٹھایا۔ آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑیاں بہہ رہی تھیں۔

دیر تک شہزادے علی اکبر کی لاش پر رونے کے بعد مظلوم نے لاش کو خود ہی اُٹھایا۔ اس لئے کہ مردوں میں سے کوئی بھی اور نہیں تھا جو اکبر کی لاش کو سیّد کے ساتھ اُٹھاتا۔ تمام کے تمام حق و صداقت کی سربلندی کی خاطر قربان ہو چکے تھے اور ایک ایک کر کے شریعت محمدؐیہ اور خلافتِ الٰہیہ کی حفاظت کیلئے شہادت پا چکے تھے۔ چاند غروب ہو چکے تھے ستارے ڈوب چکے تھے اور پھول ٹوٹ چکے تھے۔ عابد بیمار تھا اور اصغر شیر خوار۔ پھر ساتھ جاتا بھی تو کون قبر کھودی اور اپنے لختِ جگر کی لاش کو بڑے ہی صبر و سکون کے ساتھ دفن کر دیا۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

## کربلا کے شیر خوار

# اصغر کی شہادت

اپنے اٹھارہ سال کے جوان بیٹے کو دفن کرنے کے بعد امام عرش مقام خیموں میں واپس تشریف لائے تو آپ کے کانوں میں پاک بیبیوں کے رونے کی آواز آئی خیمے میں گئے اور فرمایا:۔

" صابروں کی اولاد ہو صبر کرو "

سیّدہ زینبؓ نے عرض کی یا حسینؓ! عون و محمدؓ قربان ہو گئے میں نے خوشی سے قبول کیا۔ قاسم نثار ہوئے میں نے منظور کیا، علی اکبر شہید ہو چکے ہیں کوئی شکایت نہیں۔ اور اللہ کی راہ میں اور بھی مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹیں تو خوشی سے برداشت کروں گی مگر معصوم اصغر کی قابلِ رحم حالت اب دیکھی نہیں جاتی۔ شدتِ پیاس سے تڑپ رہا ہے اور بار بار اپنی سوکھی ہوئی زبان نکال نکال کر دکھاتا ہے کہ شاید اب بھی پانی کے دو قطروں سے میری زبان تر ہو جائے۔

اے بنتِ فاطمہؓ! آپ کے قدموں کی خاک پر صدقے کہ آپ نے

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



عورت ہوکر جس عزم و استقلال اور صبر و شکر کے ساتھ مصائب کا مقابلہ کیا اور مدینہ منوّرہ کی مقدس گلیوں سے لیکر میدانِ کربلا کی تپتی ہوئی ریت تک جس غمگساری و فداکاری اور جس ثابت قدمی سے اپنے بھائی کا ساتھ دیا قیامت تک کی مسلمان عورتیں آپ کے اس حوصلے پر فخر کرتی رہیں گی۔

حضرت زینبؑ ابھی کچھ اور کہنا چاہتی تھیں۔ کہ حضرت شہر بانو نے ہاتھ جوڑ کر کہا آقا حسینؑ! مدینہ پاک سے لیکر میدانِ کربلا تک اور پھر عون و محمّد کی قربانی سے لیکر علی اکبر کی شہادت تک خاموش رہی ہوں اور اب تک نہ کوئی شکایت ہی کی ہے اور نہ کوئی درخواست، اور شاید آئندہ بھی نہ کرتی مگر دیکھو تاکہ میرے لال کی آنکھیں پتھرا گئی ہیں۔ منکا ڈھل چکا ہے اور وہ تڑپ تڑپ کر دم توڑ رہا ہے۔ آقا آج دو دن سے اس کے حلق میں دودھ کا ایک قطرہ بھی نہیں گیا۔ مامتا کی ماری آپ سے مجبور ہوکر درخواست کرتی ہوں کہ میرے لال کو لے جاؤ اور دشمنوں کو مرے بچّے کی بیتابی و بیکسی دکھاؤ اور کہو کہ ظالمو! اگر قصور ہے تو ہمارا ہے اس معصوم بچّے کا کوئی قصور نہیں ہے اور یہ کسی کی بیعت کو نہیں جانتا۔ اس لئے ہمارے لئے نہیں صرف اس شیر خوار بچے کیلئے دو گھونٹ پانی دیدو۔ یا سیّد مجھے اُمید ہے کہ اگر عمرؔ و سعد نہیں تو نہ سہی مگر اس لئے لشکر میں سینکڑوں اولاد والے ہوں گے۔ ان میں سے کسی نہ کسی کو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



ضرور میرے لال پر رحم آ جائے گا۔

امام عالی مقام نے فرمایا شہر بانو! یہ تمہارا خیال ہے ورنہ مجھے تو ان سنگدل انسانوں سے تمہارے اصغر کیلئے بھی پانی ملنے کی کوئی اُمید نہیں ہے! اِسلئے کہ جن ظالموں کو عون و محمدؑ پر رحم نہ آیا، جن کو عباس و قاسم پر ترس نہ آیا اور جنہوں نے علی اکبر کی لاش پر گھوڑے دوڑائے ان پتھر دل انسانوں کو تمہارے اصغر پر کیسے رحم آ سکتا ہے! اور پھر کتنا دردناک تھا وہ منظر اور کتنا قیامت خیز تھا وہ سماں جبکہ فاطمہؑ کے لال نے شہر بانو کی گود سے اپنے لختِ جگر کو یہ کہتے ہوئے اپنے شوہر کی جھولی میں دیدیا کہ جاؤ میرے لال اللہ کے حوالے!

شہر بانو نے پھر عرض کی یا حسینؑ! اگرم لُو کے تھپیڑوں سے کہیں میرا پھول کملا نہ جائے اس کو دامن میں چھپا کر سینے سے لگا لو اور عُمر و سعد سے کہنا کہ یہ بچہ تمہارے اس نبیؐ کا نواسہ ہے۔ جس کا تم کلمہ پڑھتے ہو۔ اور پھر میرے بچے کو ان کے سامنے کر دینا۔ مجھے اُمید ہے کہ میرے اصغر کو تڑپتا دیکھ کر کسی کو ضرور ترس آ جائے گا۔ شہزادۂ دو عالم نے شیر خوار اصغر کو جھولی میں اُٹھایا دامن میں چھپایا اور سینے سے لگا کر لشکرِ یزید کی طرف قدم بڑھایا۔ حضرتِ شہر بانو نے سیّدہ زینبؑ سے کہا بہن! دُعا کیجئے کہ عُمر و سعد کو میرے لال کی بیکسی و معصومیّت پر رحم آ جائے سیّدہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

[illegible]

jabir.abbas@yahoo.com



Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



آیا ہوں اس کی ماں کی درد بھری درخواست لیکر آیا ہوں۔ عمروسعد! دیکھو۔ اہلِ بیت کے اس شیر خوار بچے کو دیکھ کربلا کے اس معصوم مہمان کو دیکھ اور شہر بانو کے اس لال کو دیکھ جو شدّتِ پیاس سے دم توڑ رہا ہے۔ جس کی آنکھیں پتھرا گئی ہیں اور جس کی زبان مُنہ سے باہر آگئی ہے۔ یہ معصوم ہے۔ یہ بچّہ ہے اور شیر خوار ہے اور ابھی یہ یزید کی بیعت اور ابنِ زیاد کی بیعت کو نہیں سمجھتا اور ابھی اسے کسی کی بغاوت کا کوئی پتہ نہیں ہے اس لئے اس کا کوئی قصور نہیں ہے اور اس لئے مجھے نہیں مگر میرے اس اصغر کے حلق میں زیادہ نہیں تو صرف دو قطرے ہی پانی کے ڈال دے۔ شہر بانو کے اس شیر خوار کو پانی کی دو بُوندیں دیدو۔

نہیں نہیں میرے اصغر کو نہیں! شہر بانو کے بچے کو نہیں اپنے نبیؐ کے نواسے کو پانی دیدو۔ تاریخ تیری اس رحمدلی پر فخر کریگی۔ مسلمان قوم تیرے اس ایثار کی قدر کریگی اور میرے نانا پاکؐ کی اُمت تک تیری اس نیکی پر شاباش کہتی رہے گی۔

عمروسعد! یزید کی حکومت و سلطنت، ابنِ زیاد کی عیش و عشرت اور تیری شان و شوکت تجھے مبارک۔ مگر دیکھ! میرا اصغر میری جھولی میں کوفہ کے اس ریگستان میں چند سانسوں کا مہمان ہے۔ دیکھ اس کی سانس کی کیفیّت بدل چکی ہے اور دیکھ اس کا منکا ڈھل چکا ہے اس لئے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

jabirabbas@yahoo.com



Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



نانا سے پانی مانگ۔ عمرو سعد کی اس بے رحمانہ گفتگو سے سیّد جوش میں آگیا اور فرمایا عمرو سعد! میں بھی اگر چاہوں تو کوفہ کے اس ریگستان میں پانی کی نہریں جاری ہو سکتی ہیں۔ اور میں بھی اگر چاہوں تو آسمان سے پانی کے پرنالے بہہ سکتے ہیں۔ مگر ظالمو!

آج خدا دیکھنا چاہتا ہے۔ تمہارے جبر کی انتہا اور حسینؓ کے صبر کی انتہا۔

عمرو سعد نے پھر پکارا۔ کہ حسینؓ کا یہ بچہ بھی زندہ نہ جائے یہ دلخراش آواز سن کر حضرت امام حسینؑ کا کلیجہ دھک دھک کرنے لگا اور جلدی جلدی اپنے بیٹے کو دامن میں چھپانے کی کوشش کر ہی رہے تھے کہ ظالم حرمل کا تیر شیر خوار اصغر کے حلق سے پار ہو کر حضرت امام حسینؓ کے بازو میں جا لگا۔ پھر اس پیکر تسلیم و رضا نے اپنی آنکھوں کے سامنے اپنی جھولی میں اپنے معصوم بچے کو دم توڑتے دیکھا اور ادھر ایک ننھی سی جان کو اپنی گود میں تڑپتے دیکھا۔

کربلا کے ننھے شہید نے آنکھ کھولی اور اپنی سوکھی ہوئی زبان اپنے باپ کو دکھا کر ہمیشہ کیلئے خاموش ہو گیا۔

مظلوم کربلا نے اپنے بیٹے کو زمین پر لٹا کر اپنے ہاتھوں سے تیر کھینچا۔ خون کا فوارہ بہہ نکلا میرے آقا حسینؓ نے خون کا چلّو بھر لیا۔ آسمان کی طرف اچھالنا چاہا تو آواز آئی حسینؓ! خدا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



کیلئے اس بے گناہ کا خون اُوپر نہ اُچھالنا ورنہ قیامت تک آسمان سے پانی نہیں برسے گا۔ پھر زمین پر گرانا چاہا تو زمین پکار اُٹھی حسینؑ مصطفےٰ کے واسطے اس بے قصور کا لہو مجھ پر نہ گرانا ورنہ قیامت تک زمین سے سبزی پیدا نہیں ہوگی۔

میرے آقا امام حسینؑ کی امامت پر اعتراض کرنیوالو ذرا دیکھو اور غور سے دیکھو! چشم ظاہر سے نہیں چشم باطن سے دیکھو کہ یہ کس کا لختِ جگر تھا جو قربان ہوگیا۔ یہ کس خاندان کا چشم و چراغ تھا جو بجھ گیا۔ یہ کس باغ کا پھول تھا جو ٹوٹ گیا۔ یہ کس چمن کا غنچہ تھا جو بن کھلے مرجھا گیا۔ یہ کس کی جھولی میں تڑپا۔ اس نے کس کی گود میں دم توڑا، اور اس نے کس کے دامن کو اپنے خون سے سُرخ کیا۔ اسے کس جرم کی سزا ملی۔ اس کا قصور کیا تھا؟ تمہاری نظر میں اگر یزید کی حکومت کا باغی تھا تو حسینؑ! اگر مجرم تھا تو حسینؑ! مگر ان ننھے سے بچے کا تو کوئی قصور نہیں تھا۔ اور یہ تو یزید کی حکومت کا باغی نہیں تھا۔ یہ تو ابھی بغاوت و اطاعت کو جانتا ہی نہ تھا تو پھر مجھے بتاؤ کہ اس شیر خوار بچے کو تین دن پیاسا رکھنے کے بعد باپ کی جھولی میں تیر مار کر حلال کر دینا کہ یہ اس بات کا ثبوت نہیں ہے کہ جھگڑا بغاوت کا نہیں تھا بلکہ بنی اُمیہ کی اہل بیت کے ساتھ دشمنی کا تھا۔ اور وہ کسی حیلے بہانے سے آلِ مصطفےٰ کا نام و نشان تک مٹا دینا چاہتے تھے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے کو قربان کرتے وقت اپنی آنکھوں پر پٹی باندھ لی تھی تاکہ میں اپنی آنکھوں سے اپنے بیٹے کو تڑپتا نہ دیکھوں! مگر پھر بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے خلیل اللہ علیہ السلام کو یہ انعام مل ہی گیا کہ اِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا۔ کہ اے میرے پیارے خلیلؑ! اس سے پہلے تم صرف نبی ہی تھے لیکن آج کے بعد تم نسلِ انسانی کے امام بھی ہو۔ تو وہ ایک مقدس انسان جو اپنے بیٹے کو قربان کرتے وقت اپنی آنکھوں پر پٹی باندھ لے وہ تو نسلِ انسانی کا امام بن جائے مگر اس پیکرِ صبر و شکر اور مجسمۂ تسلیم و رضا کی امامت پر شک کرتے ہو جس نے میدان کربلا کے حق و باطل کے معرکے میں اپنی آنکھوں کے سامنے سارا کنبہ ذبح کروایا جس نے عونؑ و محمدؑ کی لاشوں کو تڑپتے ہوئے دیکھا۔ جس نے قاسمؑ و عباسؑ کے بازو قلم ہوتے دیکھے جس نے علی اکبر کی لاش پر گھوڑے دوڑتے دیکھے اور جس نے اپنے معصوم اصغر کو اپنی جھولی میں اپنی آنکھوں کے سامنے دم توڑتے دیکھا۔ بی بی شہر بانو اور سیدہ زینبؑ خیمے کے پردے سے دیکھ رہی تھیں کہ امام حسینؑ کے اس سوال پر عمر و سعد کیا جواب دیتا ہے۔ وہ اس اُمید میں تھیں کہ عمر و سعد یا اس کے بیس ہزار لشکر میں سے ضرور کسی کے دل میں معصوم اصغر کی بیکسی پر رحم آجائیگا اور ضرور کوئی نہ کوئی اس ننھے سے بچّے کو پانی کے دو قطرے دے دیگا اور حضرت حسینؑ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



ہنستے ہوئے خیمے میں واپس آئیں گے۔ مگر ان پاکدامن بیبیوں کی یہ
اُمید بھی فوراً ہی ٹوٹ گئی جبکہ نورِ نگاہِ علیؑ نے اصغر کی لاش بی بی شہربانو
کی گود میں رکھدی۔ اور بہن زینبؑ کو فرمایا کہ لو تمہارا اصغر بھی
آبِ کوثر سے سیراب ہو گیا! شہربانو چلّا اُٹھیں کہ۔ ہائے [illegible]
میرے لال کو! اور سیّدہ زینبؑ چکر کھا کر گر پڑیں [illegible] اپنے
بچے کی لاش سے لپٹ گئیں اور کہا کہ ہائے میری عمر [illegible] کی کمائی
کربلا کے میدان میں لُٹ گئی۔ ہائے میری گود [illegible] ہو گئی، مجھے
علم نہ تھا ورنہ میں نہ بھیجتی۔ یا اللہ اب میں [illegible] اولاد ہو گئی ہوں
بیٹا اصغر! مجھے چھوڑ کر کہاں جا رہے ہو [illegible] خالی جھولا کون جھلائیگا۔
ہائے بیٹا اس جھولے میں اب کس [illegible] سلاؤں گی۔ یہ جھولا کس کو
جھلاؤں گی۔ اچھا بیٹا جاؤ! میرے [illegible] کو چھوڑ کر دادی فاطمہؑ کی گود
میں جاؤ۔ حسینؑ کے دامن [illegible] نکل کر نانا مصطفےٰ کے دامن میں جاؤ۔
سیّدہ زینبؑ کو بہت [illegible] آیا تو لاش کو سینے سے لگا لیا اور کہا میرے
پیارے اصغر! میں [illegible] بھتیجا نہیں اپنا بیٹا سمجھتی تھی۔ عون و محمدؑ سے
بڑھ کر تم سے پیار کرتی تھی۔ ہائے افسوس ہے کہ تم بھوکے پیاسے اس
دُنیا سے گئے تمہاری بہن صغریٰ نے مجھ سے پوچھا کہ اصغر کہاں ہے
تو پھر میں کیا جواب دُوں گی۔ اور پھر دونوں نے اصغر کی لاش کو امام
پاک کے حوالے کردیا۔ راکبِ دوشِ مصطفےٰ علیہ السّلام نے اپنے
بیٹے کی ننھی سی لاش کو اپنے ہاتھوں میں اُٹھایا اور اسی خون آلود ہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



میں لپیٹ کر دفن کرنے کے لئے لے چلے۔

# بیٹی صغریٰ کا قاصد

ایک اور سوار مدینے پاک کی گلیوں میں سے گذرتا ہوا ایک تنگ سی گلی میں پہنچا۔ اس نے دیکھا کہ ایک ٹوٹے ہوئے مکان کے دروازے میں کھڑی ایک معصوم سی بچی یا حسینؓ! یا حسینؓ! کے نعرے لگا رہی ہے۔ معصوم بچی کے یہ دردناک نعرے سُن کر وہ سوار اس کے پاس آیا اور پُوچھا اے پاک بی بی تُو کون ہے اور دروازے پر بیٹھی کس کو بلا رہی ہے؟ سوار کے اس ہمدردانہ سوال سے صغریٰ کو کچھ حوصلہ ہوا اور فرمایا، بابا! میں امام حسینؓ کی بچھڑی ہوئی بیٹی ہوں اور میرا نام صغریٰ ہے۔ وہ مجھ کو تنہا چھوڑ کر اور بیمار چھوڑ کر کُوفہ چلے گئے ہیں۔ میں بیمار ہوں دوا دینے والا کوئی نہیں، دُکھی ہوں تسلّی دینے والا کوئی نہیں ہے۔ میرے ابا جان نے کہا تھا کہ ایک مہینے کے بعد علی اکبر تمہیں لے جائیگا۔ مگر تین مہینے ہو گئے ہیں ان کا کوئی پتہ نہیں آیا۔ صبح سے لیکر شام تک دروازے پر بیٹھی ان کا انتظار کرتی ہوں۔ اور ہر آتے جاتے ہوا سے اپنے باپ کا پتہ پوچھتی ہوں مگر کوئی بھی ان کا پتہ نہیں دیتا۔ یہ میرے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



نانا کی اُمّت صبح سے شام تک میرے سامنے آتی بھی ہے اور جاتی بھی ہے۔ مگر مجھ غریبنی کو کوئی پوچھتا ہی نہیں۔

اے اللہ کے نیک بندے! اگر تو کوفہ کی طرف جا رہا ہے تو خدا کیلئے مجھے بھی ساتھ لے چل۔ اور اگر کوفے تک نہیں جاتا تو نہ سہی جہاں تک تو لے جا سکتا ہے مجھے لے چل آگے کا مجھے راستہ بتا دینا۔ میں گرتی پڑتی، اُٹھتی بیٹھتی اور ہانپتی کانپتی کوفے میں پہنچ جاؤں گی۔ اور اگر تو اونٹنی پر نہیں بٹھا سکتا تو نہ سہی میں اپنے ماں باپ اور بہن بھائیوں کو ملنے کی خوشی میں تیرے اونٹ کے آگے آگے دوڑتی جاؤنگی میں اپنی بھوک اور پیاس کی بھی شکایت نہیں کرونگی۔ میں راستے میں تجھے کوئی تکلیف نہ دونگی۔ مجھے بیمار سمجھ کر نہ چھوڑنا۔ اگرچہ میں بیمار ہوں مگر ماں باپ کی ملاقات کی خوشی میں میری بیماری جاتی رہے گی اور بہن بھائیوں کے ملنے کے شوق میں مجھے ہمّت آجائے گی۔

اے خدا کے نیک بندے! اپنے بچّوں کا صدقہ مجھ پر رحم کر، مجھ پر ترس کھا اور میری فریاد کو قبول کر۔ میں دُکھی ہوں میرا سہارا بن اور میں بیمار ہوں مجھے دوا دے۔ خدا تیرے بچّوں کی عُمر دراز کرے۔ میں مفلس ہوں میرے پاس اور تو کچھ نہیں ہے یہ دو جوڑے کپڑوں کے ہیں یہ لے لو تیرے بچوں کے کام آئیں گے اور اگر میں کوفے پہنچ گئی تو تجھے اور بھی بہت کچھ عطا کروں گی۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



اور قیامت کے دن حوضِ کوثر سے سیراب کروں گی ۔

اتنا کہہ کر وہ بچی پھر یا حسینؑ ! یا حسین ! پکارتی ہوئی بیہوش ہوگئی قاصد نے آگے ہو کر اس بچی کے سر پر ہاتھ رکھا تو پتہ چلا کہ بچی بخار میں جھلس رہی ہے ۔ اور اتنی کمزور ہے کہ اُٹھ نہیں سکتی قاصد نے بیمار بچی کے منہ پر ٹھنڈا پانی چھڑکا ۔ وہ ہوش میں آگئی تو پوچھنے لگی ۔ کیا میرے ابّا جان آ گئے ہیں ۔ کیا علی اکبرؑ مجھے لینے آگیا ہے ۔ کیا میرا ننھا سا بھائی اصغر بھی ساتھ ہے ۔

قاصد نے ہاتھ جوڑ کر جواب دیا بیٹی ! میں بھی خاندانِ نبوت کا اگر ہوں اور اہلبیت کے گھرانے کا خادم ہوں ۔ گھبراؤ نہیں ۔ میں تمہیں ... دیکھ لو میرے اُونٹ پر کجاوہ نہیں ہے اور تم بیمار ہو اور کمزور ہو ۔ ہاں میں تمہارا خط تمہارے باپ تک ضرور پہنچاؤں گا ۔ اور اگرچہ میرے بچے بیمار ہیں اور میں ان کی دوا کیلئے ہی مدینے آیا تھا ۔ مگر اب جب تک تمہارا خط تمہارے باپ کو نہ پہنچاؤں اُس وقت تک اپنے بچوں کو دیکھنا حرام ہے ۔

بنتِ حسینؑ قاصد سے یہ سُن کر بول اُٹھی بابا جی ! نہ خدا کیلئے ایسا نہ کرو ۔ اور جاؤ پہلے اپنے بچوں کو دوا پلا آؤ ۔ ایسا نہ ہو کہ ان کا صبر مجھ پر پڑے ۔

قاصد نے کہا بیٹی نہیں ! اب یہ نہیں ہو سکتا کہ میں اب

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



اپنے بچوں کی خاطر تری اس خدمت گذاری میں دیر کر کے خدا اور رسولؐ کی ناراضگی اپنے سر لوں۔ اور یہ لو کپڑے۔ میں اس خدمت گذاری کا صلہ تم سے نہیں تمہارے نانا مصطفےٰ علیہ السلام سے قیامت کے دن لوں گا۔ اور پھر اپنے ماں باپ اور بہن بھائیوں سے۔ بچھڑی ہوئی بیمار صغریٰ نے ایک درد بھرا خط لکھ کر سوار کے حوالے کیا۔ سوار نے اپنے اونٹ کا منہ کوفے کی طرف موڑا اور یہ دعا کرتا ہوا روانہ ہوا کہ۔ یا اللہ میں منزل مقصود پر پہنچ جاؤں۔

ادھر صغریٰ کے قاصد نے دعا کی ادھر خدا نے فرمایا جبرئیلؑ! میرے پیارے حسینؓ کی بیٹی کا خط لیکر یہ قاصد کربلا جا رہا ہے زمین کی طنابیں کھینچ لو۔

ننھی سی لاش کو کربلا کی تپتی ہوئی ریت میں دفن کرنے کے بعد حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، خیموں کی طرف واپس آرہے تھے مدینے کی طرف نگاہ اٹھائی تو دور غبار اڑتا ہوا نظر آیا۔ سمجھے شاید کہیں سے کوئی مدد آرہی ہے۔ آپ ٹھہر گئے۔ غبار تیزی سے قریب آتا گیا۔ اور پھر اسی غبار سے ایک سانڈنی سوار نمودار ہوا۔ وہ قریب آیا اس نے اپنے اونٹ کو بٹھایا اور امام مظلوم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ سر جھکایا اور قدموں کو بوسہ دیا۔ اور عرض کی یا امام آپ یہاں ہیں؟ وہ سامنے لشکر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



کس کا ہے اور ان خیموں میں کون ہے ؟ آپ تو کوفے گئے ہوئے تھے اور سُنا تھا کہ کوفہ والے آپ کے ساتھ ہیں۔

سیّدہ کے لال نے جواب دیا۔ کوفہ والوں نے دھوکہ دیا ہے وہ لشکر یزید کا ہے اور ان خیموں میں ناموسِ رسالت چھُپی ہوئی ہے۔ اور پھر پوچھا! تم کون ہو؟ کہاں سے آئے ہو اور تمہیں کس نے بھیجا ہے؟

سوار نے عرض کی!

آقا! میں مدینہ پاک سے آیا ہوں اور آپ کی بیٹی صغریٰ کا قاصد ہوں۔ مظلومِ کربلا کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی اور فرمایا میرے قریب آجاؤ۔ تم میری بیٹی صغریٰ کے قاصد ہو۔ تم نے میرے لئے بہت تکلیف اٹھائی اور مجھ پر احسان کیا اور اس احسان کا بدلہ میں قیامت کے دن ادا کروں گا بتاؤ میری بیٹی کیسی ہے ؟ قاصد نے اپنی جیب سے صغریٰ کا خط نکال کر حضرت حسینؑ کے ہاتھوں میں دے دیا۔

امام عرشِ مقام نے بیٹی کے خط کو سینے سے لگایا اور پھر چوما اور پھر کھول کر پڑھا۔ لکھا تھا۔

ابّا جان! آپ کی بچھڑی ہوئی بیٹی سلام عرض کرتی ہے۔ ابّا جان! آپ تو کہہ گئے تھے کہ ایک مہینے کے بعد علی اکبر آئیگا اور تمہیں لیجائیگا مگر تین مہینے گذر گئے ہیں۔ اور میں ساری ساری رات آپ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



کے انتظار میں سوتی نہیں ہوں۔ صبح سے لیکر شام تک دروازے پر بیٹھی آپ کی راہ تکتی رہتی ہوں۔ اور ہر آنے جانیوالے سے آپ کا پتہ پوچھتی ہوں مگر کوئی آپ کا پتہ نہیں دیتا۔

اَب میں اچھی ہوں خدا کیلئے اب مجھے اپنے پاس ہی لے چلو۔ بھائی اکبر کو بھیجو مجھے آکر لے جائے۔ اور آپ تو بچوں کے ساتھ دل بہلاتے ہوں گے مگر میں تنہا اور اکیلی اداس رہتی ہوں۔ اماں جان اور پھوپھی جان بھی جاکر مجھے بھول گئی ہیں۔ بھولیں کیوں نہ ان کے پاس اکبر و اصغر ہیں اور عونؑ و محمدؑ ہیں۔ وہ اُن کے ساتھ اپنا جی بہلاتی ہوں گی۔ مگر مجھ دکھیاری کا کسی نے پتہ تک نہیں کیا۔ اچھا میں آؤں گی تو شکایت کروں گی۔ اور بھائی اکبر سے کہنا۔ کہ بھائی اپنی بہنوں کے ساتھ ایسے ہی وعدے کیا کرتے ہیں۔ تم نے تو کہا تھا کہ میں خود ایک مہینے کے بعد تمہیں لے جاؤں گا۔ مگر تمہارا راستہ دیکھتے دیکھتے تین مہینے ہو گئے ہیں۔

امام حسینؑ نے بیٹی کا خط پڑھا تو کلیجہ پھٹ گیا اور فرمایا بھائی! خدا تمہارا بھلا کرے اور تیرے بچوں کی عمر دراز کرے۔ جس بچی کا تو خط لیکر آیا ہے وہ میری بیٹی صغریٰ ہے اب میں تمہاری اس خدمت گذاری اور تکلیف اٹھانے کا کیسے شکریہ ادا کروں اور تمہاری کیا خدمت کروں۔ گرمی کا موسم ہے، تم دور سے آئے ہو۔ تمہیں پیاس تو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



ضرور ہوگی ۔ مگر افسوس کہ میں تمہیں پانی بھی نہیں پلا سکتا۔ اس لئے کہ عمرو سعد نے آج تین دن سے اہل بیت پر پانی بند کر دیا ہے۔

اور آج عین اُس وقت جبکہ عونؓ و محمدؓ دین کی آبرو پر قربان ہو چکے ہیں۔ جب قاسمؓ و عباسؓ اسلام کی عظمت پر نثار ہو چکے ہیں جب علی اکبرؓ شریعت مصطفیٰ علیہ السلام کی آن پر شہید ہو چکا ہے اور جب معصوم اصغر حق و صداقت کی سر بلندی کی خاطر میری جھولی میں دم توڑ چکا ہے اور جب حسینؓ اپنے عزیزوں کو شدت پیاس سے تڑپتا دیکھ چکا ہے! اور جب حسینؓ اپنے ساتھیوں کی لاشیں اپنے کندھوں پر اُٹھا اُٹھا کر تھک چکا ہے اور جب حسینؓ خود بھی خلافت اسلامیہ اور امانت الٰہیہ کی حفاظت کی خاطر اپنا سر بھی کٹوانے کو کھڑا ہے۔ اس وقت اگر حسینؓ کی کوئی آخری خواہش ہے تھی کہ آخری وقت میں اپنی بیمار بیٹی صغریٰ کو دیکھ لوں۔ اس لئے اے خدا کے نیک بندے! تُو نے مجھ غریب پر بڑا احسان کیا ہے کہ میری بیٹی کا خط لیکر اس خونی میدان میں آگیا ہے۔ آج تو نہیں۔ کل اس احسان کا بدلہ حوضِ کوثر کے جام پلا کر ادا کروں گا۔ اور اب ایک نیکی اور بھی کرو کہ میرا پیغام بھی میری بچی تک پہنچا دو۔ اور جو کچھ تم نے دیکھا ہے اس کو جا کر بتا دو۔ اور کہنا کہ عونؓ و محمدؓ قربان ہو چکے ہیں، قاسمؓ و عباسؓ دفن ہو چکے ہیں۔ علی اکبرؓ شہید ہو چکا ہے اور جس اصغر کیلئے تم نے کپڑے سیئے ہیں اور کھلونے خریدے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



ہیں وہ دم توڑ چکا ہے۔ اور جن کو تو یاد کرتی ہے وہ سب ختم ہو چکے ہیں۔ اور تیرا باپ حسینؑ بھی چند ساعتوں کا مہمان ہے۔ مگر یہ گواہی دینا کہ تمہارے باپ نے، تمہارے خط کو پہلے سینے سے لگایا اور پھر چوم کر کھولا تھا۔

اے میری بیٹی کے قاصد! اب تو یہاں سے جلدی نکل جا کہیں ایسا نہ ہو کہ دشمن تجھے بھی قتل کر دیں اور میرا پیغام میری بیٹی تک نہ پہنچ سکے۔ بیٹی کے قاصد کو دواع کر کے حسینؑ علی اکبرؑ کی لاش پر گئے۔

پھر بیٹی صغریٰ کا خط لیکر خیموں میں گئے اور تمام کو پڑھ کر سُنایا۔ سُن کر تمام اہلِ بیت رونے لگے۔ ایک کہرام مچ گیا اور ایک حشر بپا ہو گیا۔ ہر ایک نے اپنی بچھڑی ہوئی صغریٰ کے خط کو سینے سے لگایا اور چُوما۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# فاطمہ رض کے لال رض کی شہادت

کوفہ کے اس ریگستان میں اب کوئی بظاہر یار و مددگار نہ تھا۔ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے تمام جانثار ساتھی ایک ایک کر کے معرکۂ حق و باطل کی راہ میں شہید ہو چکے تھے۔ مگر آپ خیموں میں تشریف لائے تو دیکھا کہ حضرت زین العابدین تیغِ حیدری ہاتھ میں لئے میدانِ جنگ میں جانے کیلئے تیار کھڑے ہیں۔ بخار سے جسم جھلس رہا ہے، نقاہت سے پاؤں لڑکھڑا رہے ہیں اور سارا بدن کانپ رہا ہے مگر نانا پاکؐ کی آن پر جان دینے کے شوق میں باپ سے اجازت طلب کر رہے ہیں۔

باپ نے اپنے بیمار بیٹے کو سہارا دیا اور فرمایا۔ بیٹا! تم جانتے ہو کہ آج اس میدانِ کربلا میں ہمارے لئے موت کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہے۔ تمہارے سامنے جو کچھ ہوا وہ تم دیکھ چکے ہو۔ اور اگر تم بھی مرنا چاہتے ہو تو جاؤ۔ مگر تمہاری موت سے سادات کا خاتمہ ہو جائے گا۔ حسینؓ کی نسل منقطع ہو جائے گی، سیدوں کا نام و نشان

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



مٹ جائے گا اور اولادِ فاطمہؑ کا سلسلہ ختم ہو جائے گا۔
اور اگر تم بھی شہید ہو گئے تو پھر ان پردہ داروں کو مدینے کون پہنچائے گا ۔۔ ان کی حفاظت و نگہداشت کون کرے گا، میری نسل کس طرح چلے گی اور حسینیؑ سیّدوں کا سلسلہ کس طرح جاری ہوگا۔ اور اب تو دین اسلام کی نشر و اشاعت اور قرآن و شریعت کی حفاظت تمہارے ذمّہ ہے۔ اور احکاماتِ الٰہیہ کی رکھوالی اور خلافتِ اسلامیہ کی پاسبانی تمہارے سپرد ہے۔
بیٹا! تم زندہ رہو اور خدا تمہیں زندہ رکھے تاکہ تم دنیا کو بتا سکو کہ جب اس خطۂ ارضی پر فسق و فجور کے اندھیرے چھا جائیں اور جب اللہ کے بندوں کے سروں پر ملوکیّت و آمریّت کی تلوار لٹک رہی ہو تو اُسوقت میرے باپ حسینؑ کی طرح اپنے بچّوں کو قربان کر کے ملّتِ اسلامیہ کو اسلام کی رُوحِ جمہوریت کی روشنی میں لایا جا سکتا ہے۔
دیکھو بیٹا! کوئی صبح ایسی نہیں جس کی شام نہ ہو اور کوئی دن ایسا نہیں جس کی رات نہ ہو۔ چمن میں بہار بھی آتی ہے اور خزاں بھی۔ پھول کھلتے بھی ہیں اور تارے بھی۔ سُورج نکلتا بھی ہے اور ڈوبتا بھی اور انسان پیدا بھی ہوتا ہے اور مرتا بھی۔ اور زندگی کی انتہا ہی موت ہے اور ایک بہادر انسان موت کے فرشتے کا استقبال مُسکرا کر کرتا ہے۔ اور پیش آنیوالی ہر مصیبت کا مقابلہ ہنس کر کرتا ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

jabirabbas@yahoo.com



Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



ریگستان میں چھوڑ کر جاؤں گی مگر پھر بھی فاطمہؑ کے نام کو بدنام نہ ہونے دینا۔

اور پھر آپ نے اپنی زینبؑ بہن کے گلے میں باہیں ڈال دیں اور فرمایا بہن! میرا امتحان تو آج ختم ہو رہا ہے مگر تمہارا امتحان کل شروع ہوگا۔ کہیں بے صبری کر کے فیل نہ ہو جانا۔ اور زینبؑ! دُنیا میں بھائیوں کی بہنیں ہوتی رہیں گی مگر تم جیسی صبر و رضا کی پیکر بہن نہیں ہوگی۔ تُو نے مدینے پاک کی گلیوں سے لیکر کوُفہ کے اس تپتے ہوئے ریگستان تک جس ہمت و استقلال کے ساتھ اپنے بھائی کا ساتھ دیا اور پھر ناناؐ پاک کی شریعت کی آن کی خاطر اپنے بچوں کی قربانی دی اور اپنے بھائی حسینؑ پر عونؑ و محمدؑ کو صدقے کر دیا۔

دُنیا کی بہنیں تیرے اس عمل پر قیامت تک آنسو بہاتی رہیں گی، حُوریں فخر کریں گی اور رُوحِ مصطفےٰؐ جھومتی رہے گی۔ لیکن جس طرح اب تک تم نے ہر مصیبت کا مقابلہ ہنس کر کیا اور ہر امتحان میں ثابت قدم رہی ہو۔ میرے بعد بھی ہر مشکل اور ہر دُکھ کو مسکرا کر برداشت کرنا۔ اور جس طرح میں نے دُنیا کو علیؑ کی شان دکھائی ہے اسی طرح تم بھی زمانے کو فاطمہؑ کی آن دکھا جاؤ۔

میں جانتا ہوں کہ میرے بعد تم پر مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹیں گے قدم قدم پر مشکل پیش آئیگی، اور ہر گھڑی آزمائش کی گھڑی ہوگی۔ تم نے ابن زیاد کے سامنے بھی پیش ہونا ہے اور یزید کے دربار میں بھی جانا ہے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



مگر میری بہن! ہر حال میں خدا کا شکر ادا کرنا اور ہر مصیبت میں صبر کرنا! عمرِ سعد، ابنِ زیاد اور یزید کو فاطمہؓ کی اولاد کی آن کا پتہ لگ جائے۔ ان کو اہلِ بیت کی پردہ داری کی سمجھ آ جائے اور عزتِ پیغمبر اور ناموسِ رسالتؐ کی خبر ہو جائے۔ بہن! تمہارے سر پر چادرِ تطہیر ہے یہ پھٹ نہ جائے اور اس کی عزت و حرمت میں کوئی فرق نہ آنے پائے۔ اور میں جانتا ہوں کہ جہاں سے عمرِ سعد اور اس کے لشکری خوشیاں مناتے اور ہنستے روانہ ہوں گے وہاں سے تم غم و اندوہ کے اندھیروں میں روتی جاؤ گی اور اہلِ بیت کے شہیدوں کے مرثیے پڑھتی جاؤ گی۔ یہ سب کچھ ہو — مگر میری بہن! تمہاری ثابت قدمی میں فرق نہ آئے، تمہارے پاؤں میں لغزش نہ آئے اور صبر و رضا کا دامن تمہارے ہاتھ سے نہ چھوٹے! اور یہ ہے میری بیٹی سکینہ! یہ ہے میرا بیمار عابد! اور یہ ہے مسلمؓ شہید کی یتیم بچی، ان کا خیال رکھنا، ان کو اداس نہ ہونے دینا ان کے سروں پر شفقت کا ہاتھ رکھنا۔

اور جب مدینے پاک جاؤ تو درود پڑھ کر داخل ہونا۔ نانا مصطفٰے علیہ السلام کے روضے پاک پر جاؤ تو میرا بھی سلام عرض کرنا اور میری بیٹی صغریٰ ملے تو پیار دینا۔ جاؤ تمہارا اللہ نگہبان۔ اور اب اٹھو اور اپنے بھائی حسینؓ کی صورت کو جی بھر کے دیکھ لو پھر قیامت تک نظر نہیں آئے گی۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



فاطمہؓ کا لال رضؓ اُٹھا! نانا۔ پاکؐ کا عمامہ سر پہ باندھا، ماں فاطمہؓ کی چادر کمر میں لپیٹی اور باپ علیؓ کی تلوار ہاتھ میں پکڑی اور گھوڑے پر سوار ہو گئے۔

سیّد پاک نے گھوڑے کا مُنہ میدان کی طرف کیا اور چلنے کا حکم دیا۔ مگر گھوڑا اپنی جگہ سے ہلا تک نہیں۔ امام پاک بار بار گھوڑے کو چلاتے مگر وہ حرکت میں نہ آیا۔ حضرت حسینؓ حیران ہو گئے کہ یا اللہ یہ کیا ماجرا ہے گھوڑا میدان کی طرف جاتا کیوں نہیں۔

سیّد مظلوم گھوڑے سے نیچے اُترے، دیکھا تو بیٹی سکینہ نے گھوڑے کے پاؤں پکڑے ہوئے ہیں۔ امام عرش مقام نے بیٹی کو سینے سے لگایا۔ اور فرمایا بیٹی! عونؑ و محمدؑ قربان ہوئے تو تم نے صبر کیا، قاسمؓ و عباسؓ نثار ہوئے تو تم نے شکر ادا کیا، علی اکبرؓ شہید ہوُا تو تم نے فریاد نہ کی، علی اصغر نے دم توڑا تو تم نے حوصلہ نہ ہارا، مگر اب میں جا رہا ہوں تو تم رو رہی ہو،

عرض کی ابّا جان! عونؑ و محمدؑ قربان ہوئے تو مجھے فکر نہ تھا، قاسمؓ و عباسؓ نثار ہوئے تو مجھے کوئی غم نہ تھا، اکبرؓ و اصغر شہید ہوئے تو مجھے کوئی پرواہ نہ تھی۔ مگر ابّا جان! آپ جا رہے ہیں تو سکینہ یتیم ہو جائے گی، بے سہارا ہو جائے گی اور بے آسرا ہو جائے گی ہائے ابّا جی! میرے سر پر شفقت کا ہاتھ کون پھیرے گا۔ میں روؤں گی تو چُپ کون کرائیگا اور مجھے مدینے کون پہنچائے گا۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



ہائے بابا میں روتی مرجاؤنگی۔ ٹھوکریں کھاتی پھروں گی۔ ابّا جی! آپ کے بعد مجھے بیٹی کہہ کر کون پکارے گا، مجھے سینے سے کون لگائے گا اور مجھے اپنی گود میں کون بٹھائے گا۔

سیّد مظلوم نے بیٹی کو دلاسا دیا اور فرمایا تم صابر حسینؑ کی بیٹی ہو صبر کرو۔ شہر بانو ہر طرح سے تمہارا خیال رکھے گی اور پھوپھی زینبؓ تمہیں یتیمی کا احساس نہ ہونے دیں گی، جاؤ خیمے میں آرام کرو۔ تمہارا خدا حافظ! علیؓ کے شیر نے گھوڑے کو ایڑ لگائی اور چشم زدن میں لشکر یزید کے سامنے جا پہنچے۔

فسق و فجور کے اندھیروں میں حق و ہدایت کا آفتاب طلوع ہوا جس کی سنہری کرنوں سے کوفے کا ریگستان جگمگا اُٹھا۔ وحشت و بربریّت کی تاریکیوں سے کربلا کے ذرّے چمک اُٹھے۔ ملوکیّت و آمریّت کی خزاں پر اسلام کی رُوح جمہوریّت کی بہار کا موسم چھا گیا جس کی مست کن ہواؤں سے مرجھائے ہوئے پتّے گرنے لگے۔

نہیں! نہیں! ہاشمی کچھار کا شیر محمّدی کمین گاہ سے نکل کر میدان میں آگیا جس کی گرج سے یزیدی بھیڑیں ڈر کر بھاگنے لگیں۔

نہیں! نہیں! جمال مصطفٰے چمک اُٹھا۔ جس کی تجلّی سے کربلا کے ذرّے دمک اُٹھے اور جلالِ حیدری جوش میں آگیا۔ جس کے رُعب و دبدبہ سے لشکرِ یزید میں ہنگامہ برپا ہوگیا اور عمر و سعد گھبرا گیا۔

سیّدہ کے لال نے میدان میں آکر کوفیوں کو مخاطب کرکے فرمایا۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



اے کوفہ کے دغاباز انسانو! میں اپنی خوشی سے نہیں آیا بلکہ تمہارے بلانے پر آیا ہوں۔ تمہارے خطوں پر آیا ہوں اور تمہارے قاصدوں پر آیا ہوں۔ تم نے میرے ساتھ جو وعدے کئے تھے وہ کہاں گئے۔ تم نے میری حمایت میں مر مٹنے کی جو قسمیں کھائی تھیں وہ کدھر گئیں۔

تم نے کہا تھا کہ ہم اہل بیت کے غلام ہیں اور عترت پیغمبر کے خادم ہیں۔ مگر اب جبکہ میں آگیا ہوں تو تم نے وہ تمام وعدے بھلا دیئے ہیں۔ وہ تمام قسمیں توڑ دی ہیں۔ اور وہ تمام وعدے پس پشت ڈال دیئے ہیں۔ یہ دھوکہ ہے، یہ فریب ہے یہ عیاری ہے اور یہ دغابازی ہے! تم نے دنیا کے لالچ میں میرے بال بچوں کو بھوکا پیاسا شہید کر دیا ہے۔ تم نے اہل بیت پر ظلم کیا ہے اور اب میرے بھی خون کے پیاسے ہو!

مگر یاد رکھو! تم دنیا کے جس جال میں پھنسے ہوئے ہو وہ ایک دن ٹوٹ جائیگا۔ اور دنیا کی ہر چیز فانی ہے۔ تم نے دنیا کے عارضی ساز وسامان کے بدلے اپنی عاقبت خراب کر لی ہے۔ تم نے چند روزہ عیش وعشرت کے عوض اپنے دین و ایمان کا سودا کیا ہے۔ اور میں تم سے نہیں ڈرتا، تمہاری تلواروں سے نہیں ڈرتا۔ البتہ میری وجہ سے تم پر جو قہر الٰہی نازل ہونیوالا ہے میں اس سے ڈرتا ہوں۔ آؤ! اب بھی سمجھ جاؤ اور دین و اسلام کی کشتی میں سوار ہو کر اپنے آپ کو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



کُفر و باطل کے طوفانوں سے بچا لو۔ آؤ اور اہلِ بیت کے دامن میں پناہ لیکر اور یزید کی غیر اسلامی اور باطل پرست حکومت کے جال سے نکل کر ایک غیرت مند مسلمان ہونے کا ثبوت دو۔ دیکھو! اور غور سے دیکھو کہ تمہارے رسولؐ کا نواسہ ہوں۔ نہیں! نہیں! نواسہ ہی نہیں تمہارے رسولؐ کے دوش کا سوار بھی ہوں۔ اور یہ دیکھو! میرے سر پر اُسی کا عمامہ ہے جس کا تم کلمہ پڑھتے ہو، اور میری گھر میں اُسی فاطمہؑ کی چادر ہے جس کی فرشتوں کو بھی شرم تھی۔"

ابھی آپ تقریر کر ہی رہے [وی] تھے کہ عمرِ سعد بول اُٹھا۔ حسینؑ یہ وعظ و نصیحت کا وقت نہیں ہے مرنے کیلئے تیار ہو جا۔ اور اگر تو پیاسا مرنا نہیں چاہتا تو اب بھی یزید کی بیعت کا اقرار کر لے پھر نہرِ فرات تیرے حوالے کر دی جائے گی۔

عمرِ سعد کی اس گستاخی سے ہاشمی خون جوش میں آ گیا اور فرمایا۔ عمرِ سعد! اگر میں نے یزید کی بیعت کرنی ہوتی تو نانا مصطفےٰ علیہ السلام کا روضۂ اقدس چھوڑ کر کوفے کے اس ریگستان میں نہ آتا۔ مدینہ منورہ کی حسین گلیاں چھوڑ کر میدانِ کربلا میں نہ آتا۔ اور اگر میں نے یزید کی بیعت کرنی ہوتی تو عونؑ و محمدؑ قربان نہ ہوتے، عباسؑ کے بازو قلم نہ ہوتے، قاسمؑ کی جوانی نہ لٹتی، اکبرؑ کی لاش پر گھوڑے نہ دوڑتے اور اصغرؑ میری جھولی میں دم نہ توڑتا۔ اور اب جبکہ یہ سب

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



کچھ ہو چکا ہے اور میں کروا چکا ہوں، اور صرف اس لئے کروا چکا ہوں کہ یزید ایک فاسق و فاجر مسلمان حکمران ہے۔ اس کی حکومت غیر اسلامی ہے اور اس کا نظامِ سلطنت غیر شرعی ہے تو پھر اس کی بیعت کر کے مسلمانوں کیلئے تباہی کا راستہ نہیں کھول سکتا۔ اور جب میں خلافتِ اسلامیہ کی عظمت کی خاطر اپنا سب کچھ لُٹا چکا ہوں تو پھر اب تُو مجھ سے یہ توقع کیسے رکھ سکتا ہے کہ حسینؓ تمہاری خون آشام تلواروں سے ڈر کر اور پیاس سے تنگ آکر باطل کے آگے اپنا سر جُھکا دے گا۔ اور میں جانتا ہوں کہ اگر میں یزید کی بیعت کر لُوں تو میرے خُون کی یہی پیاسی تلواریں میرے لئے پھولوں کے ہار بن جائیں گی۔ اور یزید کا یہی لشکر جو میرا سر لینے کیلئے آیا ہے اپنے سر میرے پاؤں میں جُھکا دے گا۔ اور دُنیا کی ہر نعمت اور عیش و عشرت بھی مجھے مل سکتی ہے۔ مگر نہیں، ضرورت اس بات کی ہے کہ میں دین و حق کی حفاظت اور خلافتِ الٰہیہ کی پاسبانی کی خاطر حق و ہدایت کے دشمنوں اور دین و شریعت کے باغیوں کے مقابلے میں ایک ایسی بنیاد قائم کر جاؤں جس پر میرے ناناؐ کی اُمّت آسانی سے عمارتیں تعمیر کر سکے اور دُنیا کو ملوکیّت و آمریّت پرستی کے پنجہ استبداد سے نجات حاصل کرنے کی راہ دکھا جاؤں جس راہ پر چل کر مسلمان منزلِ مقصود پر پہنچ جائیں۔ اور اپنے ماننے والوں کو عزم و استقلال اور صبر و رضا کا ایسا درس دے جاؤں جس پر عمل کر کے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



مجاہدانِ حسینؓ اسلام کی کھوئی ہوئی عظمت۔ دین کی لٹی ہوئی آبرو اور حق و ہدایت کی چھینی ہوئی عزّت کو پھر واپس لاسکیں۔)

آپ یہ ایمان افروز خطبہ دے ہی رہے تھے کہ کسی شقی نے طعنہ دیا کہ حسینؓ! ادھر دیکھو نہرِ فرات لہریں لے رہی ہے مگر تم اس میں سے ایک قطرہ بھی نہیں پی سکتے۔ علیؓ کے لالؓ کی آنکھیں سُرخ ہوگئیں اور مُنہ موڑ کر فرمایا۔ او کمینے! اُدھر دیکھ۔ حوضِ کوثر کا دریا ٹھاٹھیں مار رہا ہے مگر ؟ تم اس میں سے ایک بُوند بھی نہیں پی سکتے

آپ نے پھر عمرو سعد کی طرف رُخ کرکے فرمایا کہ تُونے دُنیا کے بدلے دین کو بیچ کر اور باطل کے عوض حق کا سَودا کرکے اور یزیدیّت کا پرستار بن کر اور حسینیت کے دامن کو چھوڑ کر اپنی عاقبت خراب کرلی ہے۔ اور قیامت کے دن تیرے پاس میرے خونِ ناحق کے سوال کا کوئی جواب نہیں ہوگا۔ اب بھی وقت ہے اپنی آنکھوں سے غفلت کے پردے اُٹھا اور اپنے دل سے دشمنئ اہلِ بیت کے غبار کو جھاڑ اور دیکھ میرے سر پر اس رسُولؐ کا عمامہ ہے جس کا کلمہ پڑھتا ہے۔ جو کچھ تُونے کرنا تھا کر لیا اور جو کچھ ہونا تھا ہوگیا لیکن تُو اگر اب بھی غیر اسلامی حکومت کے پنجے سے نکل کر اور ملوکیّت کے جال کو توڑ کر اور غیر شرعی نظام سلطنت کے چنگل سے نجات حاصل کرکے دین و اسلام اور حق و شریعت کے دامن کو تھام لے اور خلافتِ اسلامیہ اور امانتِ خداوندی کی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



رسّی کو پکڑے تو میں سب کچھ بھول جاؤں گا۔

عُمرو سعد نے جواب دیا کہ حسینؓ! اگر یزید کی بیعت منظور ہے تو میرے قریب آجاؤ اور اگر انکار ہے تو پھر ہماری طرف سے دعوتِ جنگ ہے۔

نواسۂ رسولؐ نے بڑے حوصلے سے فرمایا، انکار ہے۔ اور ساتھ ہی انس بن سنان کا ایک نیزہ سرسراتا ہوا مظلومِ کربلا کے سر کے اُوپر سے گذر گیا۔ ہاشمی شہزادے نے بھی شمشیرِ حیدری کو ہوا میں لہرایا اور جعفری نیزے کو جُنبش دی۔ انس بن سنان بڑے تکبّر و غرور کے ساتھ تلوار چمکاتا ہوا مقابلے کو آیا۔ مگر ابھی وہ سنبھلنے بھی نہ پایا تھا کہ تیغِ علیؓ نے اس کے دو ٹکڑے کر دیئے۔ پھر اس کا بھائی غصّے میں کانپتا ہوا سامنے آیا اور بڑے ہی کبر و ناز سے بولا کہ شام و عراق کا میں شہسوار ہوں۔ سیّدِ مظلوم نے بڑے ہی جوش سے فرمایا کہ میں بھی ابنِ حیدرِ کرّار ہوں۔ اس نے تلوار ماری شاہ نے ڈھال پر روک لی۔ اور پھر ابنِ علیؓ نے نیزہ مارا کہ سینے کے پار ہو گیا اور اس کی لاش بھی خاک و خون میں تڑپنے لگی۔ اور پھر یکے بعد دیگرے آٹھ یزیدی میدان میں آئے لیکن وہ بھی واصلِ جہنّم ہو گئے۔

عُمرو سعد کا خیال تھا کہ علیؓ کا شیر تین دن سے بھوکا پیاسا ہے۔ مگر اسے یہ معلوم نہ تھا کہ اس شبیر کے پنجہ میں شیرِ خدا کی طاقت ہے اور اسکی رگوں میں حیدرؓ کا خون ہے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



عمرو سعد نے تیغِ علیؑ کی جب یہ کاٹ دیکھی اور اللہ کے شیر کے اس شیر کا اندازِ جنگ دیکھا تو اپنی عادت کے مطابق پکار اُٹھا کہ او سا تھیو! اگر ایک ایک ہو کر حسینؓ ابنِ علیؓ کے سامنے جاؤ گے تو لڑائی کبھی ختم نہیں ہو گی اور فیصلہ اہلِ بیت کے حق میں ہو گا۔ اُٹھو اور ہمّت کرو اور سب مل کر حملہ کر دو!

پھر ہر طرف سے تیروں کی بارش ہونے لگی، تلواروں کے وار ہونے لگے اور نیزوں کی بوچھاڑ ہونے لگی۔ مگر قربان جاؤں آقا حسینؓ تیری شجاعت، صدقے جاؤں تیری بہادری کے اور نثار جاؤں تیرے عزم و استقلال کے کہ تو نے ابنِ علیؓ ہونے کا حق ادا کر دیا تیری تلوار تھی کہ بجلی جس طرف بھی گری دشمنوں کو خاکستر کرتی چلی گئی۔ تیری تیغ تھی کہ رعد و برق۔ جس جانب بھی پلٹی یزیدیوں کو جلا گئی۔ اور تیری شمشیر تھی کہ قہرِ الٰہی جس سمت بھی اُٹھی تباہ کر گئی۔ علیؓ کا لالؓ بھی لشکرِ یزید پر بپھرے ہوئے شیر کی طرح لپکا اور پھر شجاعت و بہادری کے جوہر دکھائے کہ فرشتے بھی حیران رہ گئے۔ کبھی میسرہ کی طرف بڑھے تو لاشوں کے ڈھیر لگا دیئے۔ جو میمنہ کی طرف پلٹے تو یزیدی خزاں کے پتّوں کی طرح گرنے لگے اور پھر قلب لشکر میں گھس گئے تو تباہی مچا دی۔ ہاشمی تلوار کے انگاروں سے یزیدی جل رہے تھے۔ لشکرِ یزید میں ایک ہنگامہ برپا ہو گیا۔ جہاں تھوڑی دیر پہلے قہقہے بلند ہو رہے تھے وہاں اب آہ و بکا کی صدائیں اُٹھ رہی تھیں۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



جہاں تھوڑی دیر پہلے خوشی و مسرّت تھی وہاں اَب کہرام مچا ہُوا تھا اور جہاں پہلے اپنی قوّت و طاقت پر ناز تھا وہاں اب مایوسی و نامُرادی تھی۔ اور جہاں پہلے تکبّر و غُرور تھا وہاں اَب حسرت و یاس تھی۔

عمرو سعد گھبرا کر پھر بول اُٹھا کہ بہادرو! تمہاری بہادری کہاں غائب ہوگئی۔ یہ حسینؓ ابن علیؓ ہے نہیں! نہیں! علیؓ کا شیر ہے۔ اُس کے بازوؤں میں علیؓ کی قوت ہے۔ اس کی رگوں میں علیؓ کا خون ہے اور اس کے ہاتھوں میں شمشیر حیدری ہے۔ اور اگر اس کی تھوڑی سی بھی مُہلت دیدی گئی تو یہ جنگ کا نقشہ بدل دے گا اور دُنیا سے ہمارا نام و نشان مٹا دے گا۔ جاؤ۔ اور فوج کا ایک دستہ لیکر اہلِ بیت کے خیموں میں آگ لگا دو تاکہ پردہ دار عورتیں باہر نکل آئیں اور میں حسینؓ کے خون سے اپنے ہاتھ رنگ لُوں۔

فاطمہؓ کے لالؓ نے ڈانٹ کر کہا۔ عمرو سعد خبردار! ابھی حسینؓ ابن علیؓ زندہ ہے۔ اور تیرا ایک دستہ تو کیا سارے لشکر میں بھی یہ ہمّت نہیں ہے کہ وہ ناموسِ رسالتؐ کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی دیکھ سکے۔ کمینے! کیا شجاعت اسی کا نام ہے اور بہادری اسی کو کہتے ہیں؟ یہ شجاعت نہیں بزدلی ہے اور یہ بہادری نہیں کمینگی ہے۔ ہمّت ہے تو خود میرے سامنے آ۔ تاکہ علیؓ کا شیر تجھے باطل پرستی کا مزہ چکھا جائے

ہر طرف سے تیر برس رہے تھے۔ تلواریں چمک رہی تھیں اور نیزے لہرا رہے تھے۔ مگر یہ حُسنِ یار کا متوالا، شمعِ اسلام کا پروانہ، خلافت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



الہیہ کا محافظ اور حدودِ اسلامیہ کا رکھوالا بیس ہزار لشکرِ یزید کے سامنے پورے عزم و استقلال کے ساتھ ڈٹا ہُوا تھا۔ ہاتھ میں تلوار تھی اور لبوں پر تبسم، کمر میں شمشیر تھی اور ہونٹوں پر مسکراہٹ اور پُشت پر ڈھال تھی اور چہرے پر چمک قربان جاؤں اس کی شجاعت کے جو صدموں سے چُور چُور ہونے کے بعد بھی کربلا کے میدان میں علیؓ کی شان دکھا گیا۔ دُر و د فاطمہؓ کے اس لالؓ پر جو شریعت کی آن بچا گیا اور سلام اس محمدؐ کے نواسے پر جس نے حق پرست ہونے کا حق ادا کر دیا۔

تیروں کی بارش اور تلواروں کی بھرمار میں بھی حضرت حسینؓ کے برق رفتار گھوڑے نے نہر فرات کی طرف رُخ کیا اور ایک ہی جُست میں کنارے پر پہنچ گیا۔ اس لئے کہ وہ اپنے سوار کو پیاسا شہید نہیں ہونے دینا چاہتا تھا۔ اور وہ اس طرح اپنی وفاداری کا حق ادا کرنا چاہتا تھا۔ گھوڑے نے پانی میں مُنہ ڈالا مگر پیا نہیں اس لئے کہ اس کا سوار پیاسا تھا۔ امام پاک نے بھی چُلّو بھر لیا مگر پیا نہیں۔ اسلئے کہ سب پیاسے ہی شہید ہوئے تھے۔

عُمرو سعد پھر پکار اُٹھا کہ او یزید کے نمک خوارو! آج اپنی وفاداری کا ثبوت دو۔ اور ہمت سے کام لو۔ اگر پانی کا ایک قطرہ بھی اس کے حلق میں چلا گیا تو پھر ہمارے خون کے دریا بہا دے گا۔ چاروں طرف سے گھیرا ڈال لو اور تیروں کی بارش برسا دو۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



یہ کون تھے ؟ جو سبطِ پیغمبر پہ تیروں کی بارش کر رہے تھے ، جو نواسۂ رسولؐ پر تلواریں چلا رہے تھے ، جو جگر گوشۂ بتولؓ کو نیزے مار رہے تھے ، جو علیؓ کے شبیر کو زخمی کر رہے تھے اور جو برچھیوں سے قرآن کو پھاڑ رہے تھے۔ کیا یہ یہودی تھے ؟ عیسائی تھے ؟ مشرک و کافر تھے ؟ نہیں ! نہیں ! یہ اس کے نانا کے اُمتی تھے ! یہ اس کے باپ کے مقتدی تھے اور اس کے والد کے مرید تھے۔

تو پھر اُنہوں نے ایسا کیوں کیا ؟ اس لئے اور صرف اس لئے کہ وہ یزید کی ملوکیت کا شکار ہو چکے تھے ، وہ باطل پرستی کے جال میں پھنس چکے تھے اور شخصی حکومت کا قہر و غضب ان کے دل و دماغ پر چھا چکا تھا۔ لالچ نے ان کی آنکھیں اندھی کر دی تھیں اور ان کے ضمیر مُردہ ہو چکے تھے۔ اور بنی اُمیہ کی بنی ہاشم کے ساتھ پرانی دشمنی مکمل طور پہ اُبھر آئی تھی۔ اور ان کا خیال تھا کہ ہم تلواروں کا سایہ کر کے ، جان و مال کا خوف دلا کر ، پانی بند کر کے اور قہر و غضب کے طوفان اُٹھا کر علیؓ کے شیر سے یزید کی بیعت لے لیں گے۔ اور جبر و تشدد اور ظلم و ستم کا مظاہرہ کر کے فاطمہؓ کے لال کا سر باطل کے آگے جھکا لیں گے۔ لیکن یہ اُن کا خیال بھی غلط نکلا اور وہ ایسا نہ کر سکے۔ اُنہوں نے پانی بھی بند کر دیا ، اور اس کی آنکھوں کے سامنے اس کے بچوں کو بھی ذبح کیا۔ اور پھر ہزاروں تلواروں کا سایہ بھی کیا مگر اس پیکرِ صبر و رضا اور مجسمۂ حق و صداقت کا سر یزید

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



کی باطل حکومت کے آگے نہ جھکا سکا۔ اس لیئے کہ امام حسینؓ آخری دم تک بھی اس نظریّے پر قائم رہے کہ دینِ فطرت کی پاسبانی اور حق وصداقت کی سربلندی کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کر دینا مومن کی معراج ہے اور وہ سب کچھ اپنی آنکھوں کے سامنے ہوتا دیکھ کر بھی سمجھتے تھے کہ میں اپنا ایک اہم فرض ادا کر رہا ہوں اور اپنے خون کو اپنے نانا کی اُمت کیلئے تلاشِ حق کے ہر قدم پر نشان راہ بنا رہا ہوں۔ دشمنوں کا گھیرا تنگ ہوتا گیا اور سیّد مظلوم کی شہادت کا وقت قریب آتا گیا مگر لشکرِ یزید کے اس خطرناک گھیرے میں سیّدہ کا لال پورے عزم واستقلال اور ثابت قدمی سے ڈٹا ہوا تھا اور آپ کی تلوار جدھر بھی گرتی صفوں کی صفیں اُلٹ دیتی۔

آخر کار خولی نے ایک تیر چلایا جو امام پاک کی پیشانی میں لگا۔ اس پیشانی پر جو نبیؐ کی بوسہ گاہ تھی۔ جس کو علیؓ چُومتا تھا اور جس کو فاطمہؓ بوسے دیا کرتی۔ آپ کو چکّر آگیا عمرُ وسعد نے سمجھا کہ زخم کاری ہے دوڑ کر سامنے آیا۔ مگر وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ زخمی شبیر اور بھی خطرناک ہوتا ہے۔ اور پھر اللہ کے شیر کا شیر۔ اور ہاشمی کچھار کا شیر! آپ نے عمرُ وسعد کو سامنے آتا دیکھا تو ڈانٹ کر فرمایا۔ دُور ہو جا میری آنکھوں سے کمینے! وہ بدبخت پیچھے ہٹ اور شمر سے کہا کہ دیکھتے کیا ہو۔ اب وقت ہے ہمّت کرو اور اپنے دستے کو لیکر ٹوٹ پڑو۔ شمر نے اپنے ایک سو سواروں کے دستے سے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



حضرت حسینؓ کو نرغہ میں لے لیا۔ مگر اس شیرِ خدا کے شیر نے ان تمام کو بھی فناہ کر دیا۔ اور شاید اس معرکۂ حق و باطل کا فیصلہ قیامت تک بھی نہ ہوتا کہ شمر نے مکر کی ایک چال چلی اور بلند آواز سے پکارا کہ وہ دیکھو بھائی کی محبت میں زینب خیمے سے باہر آ گئی۔

سیّد مظلوم نے پلٹ کر دیکھا تو ذرعا ابن غفارق نے برچھے کا وار کر دیا جس سے آپ کا بایاں بازو کٹ گیا۔ آپ نے زرعا کو حملے کا جواب دینا چاہا مگر نقاہت سے دایاں بازو اُٹھ نہ سکا اور شقی نے درپے حملے کرتے لگے۔ اور پھر مظلوم کربلا نے اپنے جسم پر بہتر (۷۲) زخم کھائے۔

گھوڑے نے جب سمجھا کہ میرا سوار میری زین سے فرش پر گرنے والا ہے تو اس نے بڑے ہی ادب کے ساتھ گھٹنے ٹیک دیئے گھوڑے کی زین سے گرنے سے پہلے آپ نے مدینہ پاک کی طرف دیکھا اور عرض کی نانا جان! آپ نے میری شہادت کی جو خبر دی تھی وہ پوری ہو گئی اور میں نے اپنے تمام وعدے پورے کر دیئے اور آپ کی شریعت کی آن بچالی۔

آپ فرش پر گرے تو خولی آگے بڑھا اور سر قلم کرنا چاہا مگر ہاشمی شیر کی ہیبت اور حیدری جلال کے رُعب سے لرز کر زمین پر گر پڑا۔ پھر شمر لعین آگے بڑھا اور آپ کے اس سینے مبارک پر سوار ہو گیا جس کو نبیؐ آنکھوں سے لگایا کرتا تھا جس کو علیؓ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

[illegible]

jabir.abbas@yahoo.com



Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



وہ یہ قیامت خیز منظر دیکھ رہی تھیں۔ نظریں اُٹھائیں تو سیدہ کا سر نیزے پر تھا۔ دونوں کی چیخیں نکل گئیں اور بیہوش ہوکر گر پڑیں ہوش آئی تو پھر دیکھا تو دوشِ مصطفےٰ علیہ السّلام کے سوار کی لاش پر گھوڑے دوڑ رہے تھے۔

بہن زینبؓ سے ضبط نہ ہوسکا اور آواز دی کہ :-

اے عمرِ سعد! اگر ہمارا سب کچھ لوٹ لینے کے بعد بھی تیری عداوت کی آگ نہیں بجھی تو ذرا اپنے لشکر کو پیچھے ہٹا دے تاکہ میں اپنے بھائی کی لاش کو اپنی جھولی میں اُٹھاؤں اور پھر تیرے گھوڑے شہید بھائی کے ساتھ اس کی بہن کو بھی کچل دیں۔

اس سے بڑھ کر اور قیامت کیا ہوگی اور اس سے زیادہ حشر کیا برپا ہوگا جبکہ یزیدی لشکر اہلِ بیت کے خیموں کو آگ لگا رہا تھا اور لُٹے ہوئے قافلے کا ساز و سامان لوٹ رہا تھا اور ناموسِ رسالتؐ کے سروں پر سے چادریں تک چھین رہا تھا۔ ایک خیمہ جلتا دیکھ کر نبیؐ کی نواسیاں دوسرے خیمے میں چلی جاتیں۔ دوسرا بھی جل جاتا تو تیسرے میں دوڑ جاتیں۔ امام حسینؓ کی بیٹی سکینہ کبھی شہر بانو کے دامن سے لپٹ کر محمدؐ کی دہائی دیتی اور کبھی پھوپھی زینبؓ کے گلے لگ کر پناہ ڈھونڈتی۔ مسلمؓ کی بچی کبھی خیموں کی دریاں اُوپر لیکر اپنے جسم کو چھپاتی اور کبھی کسی جلی ہوئی قنات کے ٹکڑے سے اپنے سر کو ڈھانپتی۔ فضہ جو حضرت امام حسینؓ کی کنیز تھی اس نے اپنی غلامی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



کا حق اس طرح ادا کیا کہ اپنی چادر پھاڑ کر آدھی شہر بانو کے سر پر دیدی اور آدھی سیدہ زینبؓ کے اوپر اوڑھا دی۔ حضرتِ زینبؓ نے فرمایا فضہ! اپنے پردے کا بھی خیال رکھو۔ تو عرض کی۔ یا سیدہ! میں تو لونڈی ہوں۔

اس قیامت کی گھڑی میں شمر لعین نے آواز دی کہ حسینؓ ابنِ علیؓ کی بہن میرے سامنے آئے تو جلے ہوئے خیموں کے ایک کونے سے کسی نے للکارا۔ او لعین۔ خبردار! علیؓ کی غیرا ابھی زندہ ہے یہ عابد بیمار کی آواز تھی جنہوں نے تلوار لے کر اٹھنے کی کوشش کی مگر اُٹھ نہ سکے۔

شمر نے ارادہ کیا کہ عابد کو بھی قتل کر کے دُنیا سے سادات کا ہمیشہ کیلئے خاتمہ کر دیا جائے اور نسلِ حسینؓ کا نام و نشان تک مٹا دیا جائے کہ پردے کے اندر سے آواز آئی۔ کہ خبردار! اگر کسی نے عابد کی آنکھ اُٹھا کر بھی دیکھا تو ابھی قیامت برپا کر دی جائے گی۔ یہ سیدہ زینبؓ کی آواز تھی جس نے عمرو سعد کے دل ہلا دیا اور اس نے شمر کو یہ کہہ کر روک دیا کہ اس کا فیصلہ یزید پر چھوڑ دیا جائے۔

قروہ بن قیس، راوی ہے کہ میں میدانِ کربلا کے راستے کوفہ جا رہا تھا۔ جب میں کربلا میں پہنچا تو میں نے دیکھا کہ خیمے جل رہے ہیں اور چند ایک پردہ دار عورتیں محمدؐ کی دُہائی دیتی ہوئی اِدھر اُدھر دوڑ رہی ہیں۔ اور کوئی چھپنے کی جگہ تلاش کر رہی ہیں۔ اور میں نے دیکھا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



کہ ایک شخص دوڑتا ہوا آیا اور اس نے ایک بچی کے کانوں سے بالیاں کھینچ لیں جس سے اس بچی کے کان بھی چیرے گئے۔ یہ بچی حسینؓ کی بیٹی سکینہ تھی۔ اور پھر میں نے دیکھا کہ ایک عورت ایک جلتے ہوئے خیمے میں جاتی ہے مگر آگ کے شعلوں کے اندر چلی گئی اور جب وہ باہر آئی تو اس کے کندھوں پر کوئی سوار تھا۔ یہ بنتِ علی سیدہ زینبؓ تھیں۔ جو عابد بیمار کو جلتے ہوئے خیمے سے اپنے کندھوں پر اٹھا کر باہر لائی تھیں۔

قروہ بن قیس آگے کہتا ہے کہ میں نے ایک اور دردناک منظر بھی دیکھا کہ ایک لڑکی کے کپڑوں میں آگ لگی ہوئی ہے اور وہ چیختی چلاتی اِدھر اُدھر دوڑتی پھرتی ہے۔ مجھ سے یہ پرسوز منظر دیکھا نہ گیا اور میں دوڑ کر اس لڑکی کے پاس گیا۔ اور کہا بی بی!۔ ٹھہر جائیں تمہاری آگ بجھا دوں۔ تو اس لڑکی نے مجھے ڈانٹ کر کہا کہ خبردار! میرے کپڑوں کو ہاتھ نہ لگانا۔ کیا تو جانتا نہیں کہ میں امام حسینؓ کی بیٹی سکینہ ہوں۔ اس لڑکی کی آواز سے ساری بات سمجھ گیا اور ہاتھ باندھ کر عرض کی کہ اے سیدزادی! میں بھی تمہارے باپ حضرتِ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا غلام ہوں۔ تو میں نے اس کے کپڑوں کی آگ بجھائی قروہ بن قیس کہتا ہے کہ میں نے ایک عورت کو دیکھا جس نے جلتے ہوئے خیمے کا ایک ٹکڑا پھٹا ہوا اپنے اوپر رکھا تھا۔ یہ فریاد کر رہی تھی۔ کہ اے محمدؐ! تجھ پر آسمان کے فرشتوں کا درود

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas



سلام۔ یہ دیکھو تیرا حسینؓ ریگستان میں پڑا ہے۔ خاک و خون سے بو ہے۔ تمام بدن ٹکڑے ٹکڑے ہے۔ تیری بیٹیاں قیدی ہیں۔ تیری فرزند مقتول ہے اور ہوا ان پر خاک ڈال رہی ہے۔

راوی کہتا ہے کہ اس عورت کی اس گریہ وزاری سے اپنے تو اپنے رہے دشمن بھی رونے لگے۔

سورج اہل بیت کی اس مظلومی پر روتا ہوا غروب ہو چکا تھا۔ اور اس کی کرنیں شہیدوں پر آنسو بہاتی ہوئی اوجھل ہو چکی تھیں۔ یزید کا تمام لشکر چمنستانِ زہرہ کو لوٹ کر، عزتِ پیغمبر کو ذبح کر کے، آلِ مصطفےٰ کے خیمے جلا کر دوشِ رسولؐ کے سوار کا سر نیزے پر چڑھا کر قہقہے لگاتا ہوا سو چکا تھا۔ کربلا کی ریت اہل بیت کے شہیدوں کے خون کو اپنے اندر جذب کر رہی تھی ہر طرف خاموشی ہی خاموشی تھی کہ امام مظلوم کی ہمشیرہ بی بی زینبؓ اُٹھیں۔ لاشوں کے ٹکڑوں کو اکٹھا کیا شمشیر حیدری ہاتھ میں پکڑی اور پہرہ دینے لگیں۔ بھائی کی لاش کو جھولی میں اُٹھایا۔ اپنے سر سے چادرِ تطہیر اُتاری اور لاش پر سے مٹی جھاڑی، گرد و غبار صاف کیا۔ نبیؐ کی اُمت پر لازمی ہے کہ غم حسینؓ کو قیامت تک زندہ رکھے۔ اور اسی لئے میں بھی اس حقیقت کا تو قائل ہوں کہ غم حسینؓ کو بہر صورت زندہ رکھا جائے۔ مگر میں اس بات کا قائل نہیں ہوں کہ یادِ حسینؓ کو صرف محرم دس دنوں میں مخصوص و محدود کر کے اس عظیم قربانی کی لامحدود

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



غم انگیزیوں کو محدود کر دیا جائے۔ اور وہ لوگ جو ایسا کرتے ہیں اصل میں وہ حسینیؑ عظمت کے اس راز کو نہیں سمجھ سکے۔ اس لئے کہ فاطمہؑ کے لالؑ کی شہادتِ عظمیٰ کے جاں سوز صدمے کو چند دنوں کی، آہ و بقا سے پورا نہیں کیا جا سکتا۔ اور اہل بیت کی مظلومیت آلِ مصطفےٰ کی بیکسی اور حضرتِ حسینؑ کی قربانی کے دردناک حادثے کو سال کے صرف دس دنوں میں آنسو بہا کر مقامِ حسینؑ کو دکھایا نہیں جا سکتا۔

یہ ٹھیک ہے کہ محرّم کے دس دنوں میں گریہ وزاری بھی ہوتی ہے، آنسو بہا کر مقامِ حسینؑ کو دکھایا نہیں جا سکتا۔

یہ ٹھیک ہے کہ محرّم کے دس دنوں میں گریہ وزاری بھی ہوتی ہے، آنسو بھی بہائے جاتے ہیں تعزیے بھی نکالے جاتے ہیں اور غمِ حسینؑ میں ماتم بھی کیا جاتا ہے۔ مگر مجھ سے پوچھو تو یہ سب کچھ ہونے کے باوجود بھی کچھ نہیں ہوتا۔ اسلئے کہ یہ تو امام حسینؑ کی لاش پر سیّدہ زینبؑ کے گرائے ہوئے ایک آنسو کی قیمت بھی نہیں ہے۔ اور یہ تو علی اکبرؑ کے بدن پر لگے ہوئے تیروں کے ایک زخم کا صلہ بھی نہیں ہے۔ اور یہ تو معصوم اصغر کی آخری ہچکی کا بدلہ بھی نہیں ہے۔ اور یہ تو عابد بیمار کے پاؤں کی بیڑیوں کی ایک جھنکار کا بھی حق نہیں ہے۔ تو پھر امام حسینؑ کی یاد کو سال کے دس دنوں میں محدود کر دینا بے انصافی ہے اور

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



غمِ حسین رضؑ کو محرّم کے چند دنوں تک مخصوص کر دینا حماقت ہے۔ اسلئے میں کہتا ہوں، اور نسلِ انسانی سے کہتا ہوں اور پھر تمام مسلمانوں سے کہتا ہوں کہ آؤ۔ اگر دُنیا میں عزّت و آبرُو کی زندگی بسر کرنا چاہتے ہو تو غمِ حسینؑ میں ہمیشہ کیلئے کھو جاؤ۔ تمہاری رگ رگ میں یہ صدمہ سما جائے تمہارے خون کے ایک ایک قطرے سے غمِ حسینؑ کا دریا اُبل پڑے اور تمہارا ہر دن یومِ حسینؑ ہو اور تمہاری ہر رات شبِ عاشورہ۔

آخر رات کٹ گئی، اور کیسے کٹی، یہ زینبؑ کے دل سے پُوچھو یا شہر بانوؑ کی آنکھوں سے! — یہ عابد کے جگر سے پُوچھو یا سکینہ سینے سے! — نہیں! نہیں! یہ دوشِ مصطفٰے سے پوچھو یا آغوشِ فاطمہؑ سے۔ اور یہ نگاہِ علیؑ سے پوچھو یا رُوحِ فطرت سے صُبح ہوئی تو کُوفہ کے اس ریگستاں میں علی عابدؑ کی صدائے توحید و رسالتؐ گُونج اُٹھی اور بیمار سیّد نے میدانِ کربلا میں دُنیا کو یہ بتا دیا کہ آلِ مصطفٰے پر پانی بند کر کے ان کو تڑپایا تو جا سکتا ہے، ان کے بچوں کو قتل تو کیا جا سکتا ہے اور اُن کے خیموں کو جلایا تو جا سکتا ہے لیکن خانۂ سادات سے توحید و رسالتؐ کی صدائے حق کو مٹایا نہیں جا سکتا۔ اور انتہائی مظلومی و بیکسی کے عالم میں بھی اور اللہ کی راہ میں سب کچھ قربان کر دینے کے باوجود بھی ان جاں سوز صدموں سے چُور چُور ہو جانے کے بعد بھی ایک سیّد کے گھر سے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



حق و صداقت کی آواز آتی رہے گی۔

# لُٹا ہُوا قافلہ

بیمار علی عابدؓ ابھی فجر کی نماز سے فارغ ہوئے ہی تھے کہ ظالموں نے ان کے پاؤں میں بیڑیاں ڈال دیں اور ہاتھوں میں ہتھکڑی پہنا دی۔ اور پھر ناموس رسالتؐ کی پردہ نشین بیبیوں کو بھی رسّیوں سے اُلٹے ہاتھوں باندھ دیا گیا۔ اور اُونٹوں کی ننگی پشتوں پر بٹھا کر عُمر وسعد نے قافلے کو کوچ کا حکم دے دیا۔

اور اہل بیت کا یہ لُٹا ہوا قافلہ شہیدوں پر فاتحہ پڑھ کر اور اپنے بچوں کے مرثیے پڑھتا ہوا روانہ ہو گیا۔ دنیا میں بڑی سے بڑی جنگیں ہُوئیں اور ہوتی رہیں گی اور قیدی بنتے بھی آئے اور بنتے بھی رہیں گے لیکن کسی بڑے سے بڑے ظالم حکمران اور کسی بڑے سے بڑے جابر بادشاہ نے آج تک قیدی عورتوں پر ایسا ظلم و ستم نہیں کیا اور نہ ہی کوئی کرے گا جو میدان کربلا میں یزید کے فوجی افسروں نے کیا۔ جو عمر وسعد نے کیا، جو شمر نے کیا اور جو خولی نے کیا۔

بیمار عابد کے پاؤں میں بیڑیاں تھیں اور ہاتھوں میں اُلٹی ہتھکڑی اور پاک بیبیوں کے ہاتھ رسّیوں سے پیچھے بندھے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



ہوئے تھے اور اونٹوں کی ننگی پیٹھیں۔ یہ اس نبیؐ کی نواسیاں تھیں جو جنگِ بدر کے بعد اس لئے ساری رات نہ سویا تھا کہ عباس کے پاؤں میں بیڑیاں۔ یہ اُس رسولؐ کی اولاد تھی جس نے فتح مکہ کے بعد اپنی جان کے دشمن قیدیوں کو یہ فرما کر رہا کر دیا تھا۔ اَنْتُمُ الطُّلَقَا۔ کہ جاؤ آج تم سب آزاد ہو ــــ یہ اُس پیغمبرؐ کی لاڈلیاں تھیں جس نے حاتم طائی کی بیٹی کے ننگے سر کو اپنی چادر سے ڈھانپا تھا ــ اور یہ سیدہ زینبؑ اس علیؑ کی بیٹی تھی جس کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی کہ :۔

وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا

اور آج اسی علیؑ کی اولاد مسکین بھی تھی، یتیم بھی تھی اور اسیر بھی مگر چونکہ ان کے دل اور اُن کی آنکھوں پر غفلت کے سیاہ پردے پڑ چکے تھے اور وہ دشمنیٔ اہلِ بیت میں گمراہ ہو چکے تھے اس لئے ان کے پتھر دلوں میں رحم کا ایک ذرہ بھی پیدا نہ ہو سکا۔

آلِ محمدؐ علیہ السّلام کا یہ خانماں برباد قافلہ جب سیدہ زینبؓ کی سالاری میں میدانِ کربلا سے روانہ ہوا تو اس قیامت خیز گھڑی سے انسان اور حیوان تو کیا، اور شجر و حجر تو کیا جنوں کے بھی روتے کی آوازیں آ رہی تھیں اور وہ ان الفاظ میں نوحہ کر رہے تھے ۔
مَسَحَ الرَّسُوْلُ جَبِيْنَهُ ۔ فَلَهُ بَرِيْقٌ فِي الْخُدُوْدِ ۔ (کہ اس جبین کو نبیؐ نے چوما اور وہی نور اس کے چہرے پر رہے ــــ )

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



اَبَوَاہُ مِنْ عُلْیَا قُرَیْشٍ ۔ جَدُّہٗ خَیْرُ اَنْجَدُ وَدِ۔ اس کے والدین قریش سے افضل تھے اور اس کے نانا دونوں جہان سے افضل ہیں)

اَلَا یَا عَیْنُ فَابْتَھِلِیْ بِجُھْدٍ ۔ وَمَنْ یَبْکِیْ عَلَی الشُّھَدَاءِ بَعْدِیْ ۔
کہ اے آنکھ تو غمِ حسینؑ میں جتنا بھی رو سکتی ہے رو لے۔ میرے بعد ان شہیدوں پر کون روئے گا۔

عترتِ پیغمبرؐ کا یہ لٹا ہوا قافلہ اس مظلومی و بیکسی کے عالم میں بھی بڑے صبر و تحمل کے ساتھ چلتا گیا۔ یہاں تک کہ منزلِ حران میں جاکر رُک گیا حران کا ایک رئیس یہودی جس کا نام یحیٰی تھا اپنے محل کی چھت پر بیٹھا اس قافلے کو انتہائی دردناک طریقے سے آتا ہوا دیکھ رہا ہے۔ جب اس نے حضرتِ شبیرؑ کے سرِ اقدس کو دیکھا تو لب مبارک ہل رہے تھے اور آپ یہ آیت پڑھ رہے تھے۔

وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ

یحیٰی یہودی نے حیران ہو کر شمر سے پوچھا کہ یہ کس کا سر ہے۔ اس نے جواب کہ یہ نواسۂ رسولؐ اور حسینؑ ابنِ علیؑ کا سر ہے۔ تو اس نے کہا کہ اگر ان کے نانا سچے نبیؐ نہ ہوتے تو ان کے نواسے سے یہ کرامت ظاہر نہ ہوتی۔ یحیٰی نے سرِ اقدس کو بوسہ دیا اور کلمۂ شہادت پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔ اور پھر اسیرانِ کربلا کیلئے کھانا پکا کر لایا مگر عمر و سعد نے واپس کر دیا۔ تو یحیٰی نے تلوار نکال لی اور آٹھ یزیدیوں کو قتل کر کے لڑتا ہوا جاں بحق ہو گیا۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



قافلہ چلتا گیا اور فاطمہؑ کا لالؑ نیزے پر بھی قرآن پڑھتا گیا اور دُنیا کو یہ بتاتا گیا کہ قرآن ہمارے گھر نازل ہوا، اور ہم ہی اس کے وارث و محافظ ہیں اور اسی قرآن کی عزّت و آبرو کی خاطر میں نے اپنا سب کچھ قربان کر دیا ہے۔

ظہر کی نماز کا وقت ہو گیا تو رسّیوں میں جکڑی ہوئی سیّدہ زینبؑ نے بارگاہِ ربّ العزّت میں عرض کی۔

" اے الہ العالمین! آج جس حال میں تیرے حضور میں ہم پیش ہو رہے ہیں تُو دیکھ رہا ہے۔ پانی ہوتا تو وضو کر لیتے، مٹّی ملتی تو تیمّم کر لیتے اور آزاد ہوتے تو قبلہ رُخ ہو جاتے۔ رسّیوں میں جکڑے ہوئے ہیں نہ رکوع کر سکتے ہیں اور نہ سجدہ۔ مگر پھر بھی جس طرح ہو سکا تیری بارگاہ میں حاضر ہو گئے ہیں۔ اے خالقِ کائنات ہماری مجبوری کو دیکھ کر ہماری نمازیں قبول کر لے "

عمر و سعد قریب آیا اور گستاخانہ لہجہ میں کہنے لگا۔ اگر رسّیوں کی تکلیف ہے تو مجھے کہا ہوتا میں ڈھیلی کر دیتا! بنتِ علیؑ نے جلال میں آکر فرمایا۔ دُور ہو جا میری آنکھوں سے اے کمینے! پھُوٹ جائیں تیری وہ آنکھیں جو مجھے دیکھ رہی ہیں۔ اے دُنیا کے بدلے اپنے دین و ایمان کا سودا کر نیوالے عمر و سعد! اگر میں نے تم سے سوال کرنا ہوتا تو اُس وقت کرتی جبکہ تُو میرے عونؑ و محمدؑ کو اپنے ظُلم کے تیروں سے چھلنی کر رہا تھا۔ اور اگر میں نے اُسوقت بھی کوئی سوال

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



نہیں کیا تو علیؑ کی بیٹی تجھ سے آج بھی کوئی سوال نہیں کرے گی۔
مگر تیرے لئے یہ شرم کا مقام ہے کہ آج تو اُس نبیؐ کی نواسیوں کو رسیوں سے جکڑ کر لئے جا رہا ہے جس نبیؐ نے ساری کائنات کو کُفر کی قید سے رہائی دلائی۔ اور جس رسولؐ نے تجھے اور تیرے آباد اجداد کو اسلام کی دولت عطا کی اور جس پیغمبر نے تمہاری کفر و شرک کے طوفاں میں ڈوبتی ہوئی زندگی کی کشتی کو اپنی رحمت کا سہارا دے کر توحید و رسالت کے ساحل پر پہنچایا۔
اے ظالم انسان! ذرا اس بیمار عابد کے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر دیکھ کس طرح بخار میں جل رہا ہے۔ اور اُس دن سے ڈر جس دن کا نام یوم الحساب ہے۔ سیّد مظلوم کی بیٹی سکینہ قریب سے بول اُٹھی عمرُ و سعد! اگر تجھ سے یہ کہوں کہ رسیاں ڈھیلی کر دے تو مجرم۔ اگر تجھ سے کھانا مانگوں تو گنہگار، ہاں! البتہ یہ درخواست ضرور کرتی ہوں کہ خدا کیلئے میرے باپ کا سر مجھے دیدے تاکہ میں اپنے باپ کے سر کو جھولی میں لیکر بوسے دیتی خوشی سے وہاں تک پہنچ جاؤں جہاں تک تو ہمیں لے جانا چاہتا ہے۔
عُمرِ و سعد نے جواب دیا کہ اے بنتِ حسینؑ! جس سر کی تو خواہش کر رہی ہے وہ سر یزید کی بغاوت کی سزا میں پامال ہو چکا ہے۔
شاید وہ خبیث کچھ اور کہتا کہ سیّد عابد کی غیرت نے جوش مارا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



کہ پاؤں کی بیڑیاں بھی چھنک گئیں۔ اور گرج کر فرمایا کہ یہ جھوٹ ہے کہ میرے باپ کا سر یزید کی بغاوت میں پامال ہو چکا ہے بلکہ یہ سر تو حق و ہدایت کی حمایت میں کٹ کر اور بھی بلند ہو گیا ہے۔

اور اگر یقین نہ آئے تو اُوپر دیکھ وہ نیزے پر بھی قرآن کی تلاوت کر کے اپنی سربلندی کی شہادت دے رہا ہے۔

ناموسِ رسالتؐ کے اسیرانِ کربلا کا قافلہ منزلیں طے کرتا ہوا موصل پہنچا۔ بازاروں سے گذر رہا تھا کہ ایک سترّ سال کا بوڑھا حضرت زین العابدین کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ اے زین العابدین! اپنے پاؤں میں بیڑیاں دیکھ کر گھبرا نہ جانا اور قیدی بن کر پریشان نہ ہونا کیا ہوا کہ جو آج تُو قیدی ہوا ہے۔ حضرت یُوسف علیہ السّلام بھی تو قید ہوئے تھے۔ اس بوڑھے کی یہ بات سُن کر عابدؑ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور فرمایا۔ بابا! تم نے یہ بات تو ٹھیک کہی ہے کہ حضرت یوسف علیہ السّلام بھی قید ہوئے تھے۔

رات اندھیری تھی اور کُوفے کا ریگستان اور وہ نیزہ جس پر امام عرش مقام کا سرِ اقدس تھا۔ خولی کے ہاتھ میں تھا کہ اچانک خولی کے ہاتھ سے نیزہ چھُوٹ کر زمین میں گڑ گیا۔ خولی نے بہت کوشش کی مگر نیزہ نہ نکل سکا۔ وہ حیران تھا، اور قافلہ رُک گیا۔ عمرو سعد نے پُوچھا کہ قافلہ کیوں رُک گیا ہے؟ تو خولی نے ساری بات بتائی۔ عمرو سعد نے شمر سے کہا۔ شمر سیّد عابد کے پاس آیا اور بیمار عابد کے جسم پر کوڑے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



برسانے لگا۔ جناب عابدؓ نے ہاتھ جوڑ کر عرض کی ابّا جان! اب مجھ میں کوڑے کھانے کی ہمّت نہیں رہی خدا کیلئے آگے چلئے۔ تو حرِ پاک سے آواز آئی بیٹا! میں آگے کس طرح چلوں میری بیٹی سکینہ اُونٹ سے گر پڑی ہے۔ دیکھا تو رات کے اندھیرے میں بچّی سکینہ زمین پر لیٹی ابّا حسینؓ کے نعرے لگا رہی ہے۔ سیّدہ زینب نے اپنی گود میں سکینہ کو اُٹھا کر دلاسہ دیا اور قافلہ پھر روانہ ہوگیا

ایک صبح کو آلِ مصطفےٰ کا یہ قافلہ کوفہ کے قریب تھا۔ ایک بوڑھی جس کے ایک ہاتھ میں چند سوکھی روٹیاں لئے پکار رہی تھی کہ اَے قافلے والو خدا کیلئے ذرا قافلہ روکو۔ اس بوڑھی عورت کی فریاد پر قافلہ روک لیا گیا۔ اور وہ بوڑھی عورت لکڑی کے سہارے عُمر وسعد کے پاس گئی اور التجا کی کہ مجھے قافلہ کے سالار کے پاس پہنچا دو۔ عُمر وسعد کے حکم سے اس بوڑھی عورت کو بنتِ علیؓ کے پاس پہنچا دیا گیا۔ بوڑھی عورت سیّدہ کو دیکھتے ہی پاؤں میں گر پڑی اور عرض کی۔ اَے پاک خاتون! مفلس ہوں، محتاج ہوں اور غریب ہوں! مگر پھر بھی جو کچھ ہو سکا ہے لے آئی ہوں۔ اگر قبول کر لوں تو خوش نصیب ہوں۔

سیّدہ زینبؓ نے فرمایا اماں جی! تمہاری اس تکلیف کا شکریہ! کہ تُو نے اس جنگل و پردیس میں ہماری مہمان نوازی کی۔

اور پھر پوچھا، اَے نیک مائی! بتا کہ تُو کون ہے؟

بوڑھی عورت نے جواب دیا کہ میں کسی زمانے میں خاتون جنّت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



حضرت فاطمہ رضی کی کنیز تھی۔ ان کے کپڑے دھویا کرتی تھی۔ ان کے برتن صاف کیا کرتی تھی اور دن رات انکی خدمت میں رہا کرتی تھی۔

خاتونِ جنّت کی جائی نے پوچھا۔ امّاں! اس زمانے کی کوئی بات بتا۔

بوڑھی عورت نے عرض کی اے پاک بی بی! جس زمانے میں مَیں حضرتِ فاطمہ رضی کی کنیز تھی۔ ان دنوں ان کی گود میں ایک بچّی تھی جس کا زینب رضی تھا۔

اس عورت نے اتنا کہہ کر سیّدہ کی طرف آنکھیں پھاڑ کر دیکھا تو دل پھڑک اُٹھا اور عرض کی اے پاک خاتون! خدا کیلئے مجھے جلدی بتاؤ کہ آپ کون ہیں؟ آپکا نام کیا ہے؟ اور حضرتِ فاطمۃ الزہرا رضی سے آپکا کیا رشتہ ہے؟ اسلئے کہ میں آپکی صورت میں فاطمہ رضی کی جھلک دیکھ رہی ہوں۔ نہیں! نہیں! جھلک ہی نہیں بلکہ تصویرِ فاطمہ رضی دیکھ رہی ہوں۔ نبیؐ کا واسطہ بتاؤ کہ آپکا ان سے کیا تعلّق ہے؟

سیّدہ پاک کی آنکھیں اشکبار ہوگئیں اور فرمایا۔

امّاں جان! فاطمہ رضی میری ماں تھی اور میں انہیں کی لختِ جگر ہوں اور میرا نام ہی زینب رضی ہے۔

اس عورت نے یہ سُنا تو سیّدہ کو کلاوہ میں بھر لیا اور دھاڑیں مار کر رونے لگی اور بولی بی بی! مَیں نے تجھے اپنی گود میں کھلایا ہے میں دُعا کیا کرتی تھی کہ کبھی اس پاک صورت کو دیکھ لوں اللہ کا شکر ہے کہ مرنے سے پہلے وہ پاک صورت دیکھ لی ہے۔

اے سیّدہ! میرے سر پر ہاتھ رکھو اور دُعا کرو کہ حشر میں بھی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



دامنِ زہراؑ ہاتھ آجائے۔

سیّدہ نے ہاتھ اُٹھائے اور بارگاہِ ربُّ العزّت میں اس کیلئے دُعا کی کہ یا اللہ العالمین! اس بوُڑھی عورت نے اس جنگل و پردیس میں ہماری مہمان نوازی کی ہے۔ تُو حشر کے میدان میں اس کی مشکل آسان کر دینا۔

اس عورت کی حالت بگڑ گئی اور دُور ہی سے امام پاک کے سر کو سلام کیا اور پھر ہمیشہ کے لیئے خالقِ حقیقی سے جا ملی۔

(خاکِ کربلا از صاحبزادہ افتخار الحسن)

# آلِ نبی اولادِ علیؑ کے مزارات کا تعارف

شاہ است حسینؑ بادشاہ است حسینؑ　　دین است حسینؑ دین پناہ است حسینؑ
سر داد نہ داد دست درِ دستِ یزید　　حقا کہ بنائے لاالہٰ است حسینؑ

جس وقت امام زین العابدینؑ کو دوبارہ گرفتار کر کے یزید نے بُلایا تو آپ نے اپنی پھوپھی جان سے فرمایا آپ کے لیئے فرمانِ مرتضوی ہے کہ یہاں سے ہجرت کر جائیں۔ حکمِ امام تسلیم کر کے مخدرات نے مدینہ سے روانگی اختیار کر لی، آپ کے ساتھ چار حافظِ قرآن بھی آئے جن کے نام ابوالفتح ابوالفضل۔ ابوالمکارم۔ عبداللہ تھے۔ یہ قافلہ منزلوں پر منزلیں طے کرتا آخر لاہور کی سرزمین

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



پر آیا- اس وقت لاہور کا راجہ برمانتری یا دھابرت تھا۔ آپ کا شہر میں داخل ہونا تھا کہ بُتوں میں فتور پیدا ہو گیا اور آتش کدے سرد ہو گئے۔ راجہ نے جوتشیوں سے اس کا سبب پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ یہاں چند عربی آئے ہیں- ان کی قافلہ سالار عورت بتائی جاتی ہے- یہ انہیں کے ورود کا باعث ہے۔ راجہ نے اپنے ملازموں کو بھیج کر ان پردہ دار بیبیوں کو دربار میں طلب کیا۔ مگر ان بزرگ ہستیوں نے جانے سے انکار کر دیا- آخر راجہ نے اپنے فرزند بکرماسہائے کو بھیجا وہ راجکمار اس ٹیلہ پر پہنچا جہاں یہ قافلہ فروکش تھا۔ اور راجہ کا حکم سُنایا اس قافلہ کی جناب رقیہ المشہور بی بی حاج نے فرمایا ہم بہت ستم رسیدہ اور غم دیدہ ہیں اگر تم کو ہمارا یہاں رہنا ناپسند ہے تو ہم کسی اور مقام پر چلے جاتے ہیں- لیکن بے وطنوں کو دربار میں مت لے جاؤ۔ راجکمار فطری طور پر حلیم الطبع تھا- اس پر ان الفاظ نے پورا پورا اثر کیا۔ لیکن جس وقت باپ کا حکم یاد آیا تو دوبارہ وہی حکم سُنایا۔ جس وقت بی بی حاج نے پھر وہی حکم سُنا تو غضب کا سمندر جوش میں آگیا سطوتِ علیؑ نمایاں ہو گئی اور ہیبتِ عباس علمبردار نے راجکمار پر لرزہ طاری کر دیا- بی بی نے صرف ایک بار کنور کی طرف

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



دیکھا۔ وہ بیہوش ہو کر گر پڑا۔ ہوش آنے پر دست بستہ کھڑا ہو گیا اور اپنی گستاخی کی معافی کا خواستگار ہوا۔ آپ نے اس کو معاف فرما کر نورِ اسلام سے منور کر دیا۔ مسلمان بن جانے کے بعد اس کا نام عبداللہ رکھا گیا۔ بعد ازاں بابا خاکی کے نام سے مشہور ہوا۔ راجہ کو جب ان حالات کا علم ہوا تو سخت پریشان ہوا اور ادھر رعایا میں شورش نے سر اٹھانا شروع کر دیا۔ ششش و پنج میں گرفتار راجہ ایک ہجوم کے ساتھ وہاں پہنچا۔ ہجوم کو دیکھ کر بی بی صاحبان خائف ہوئیں اور بارگاہ ایزدی میں عرض کیا کہ اے پالنے والے ابھی خوفِ حادثہ کربلا ہمارے دلوں سے نہیں گیا۔ یہ دوسرا حادثہ عظیم ہوا چاہتا ہے ہم چاہتی ہیں کہ پسِ پردہ ہو جائیں۔ یا الٰہی زمین کو حکم دے کہ ہم کو امان دے یہ دُعا قبول ہوئی اور اسی وقت زمین میں شگاف ہو گیا اور تمام بیبیاں معہ ان چاروں حفّاظ کے اس میں سما گئیں، جو مدینہ سے اونٹوں پر سوار ہو کر آئی تھیں۔ وہ زمین میں سما گئیں، مگر ان کی چادروں کے کونے باہر رہ گئے۔ عبداللہ نے پتھروں سے ان کو ڈھانپ دیا۔ اور خود مجاور بن گیا۔ راجہ نے اپنے بیٹے کو کچھ زمین دے رکھی تھی۔ تھوڑا عرصہ گزرا کہ ایک جاٹ قبیلہ یہاں آیا ان میں سے ایک شخص بابو نے خواہش ظاہر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



کی عبداللہ اس کی لڑکی کے ساتھ شادی کرے حالانکہ یہ لڑکی لولی تھی۔ عبداللہ نے کہا میں اپنی سرکار میں عرض کروں گا۔ اگر حکم ہو گیا تو مجھے تمہاری خواہش پوری کرنے پر کوئی عذر نہ ہو گا۔

عبداللہ مزار پر حاضر ہوا اور عرض کی بذریعہ الہام اس کو اجازت مل گئی کہ بے شک اس لڑکی سے نکاح کرے۔ نکاح کرنے کے بعد عبداللہ اپنی بیوی کے ساتھ حاضر خدمت ہوا اور التجا کی کہ آپ کی کنیز حاضر ہے۔ اس کے ہاتھ پاؤں اچھے ہو جائیں تاکہ ہر وقت خدمت کر سکے۔ التجا کو شرف قبولیت حاصل ہوا اور وہ لڑکی تندرست ہو گئی۔ جب جاٹوں نے یہ کرامت دیکھی تو سب کے سب مسلمان ہو گئے۔ اور یہاں رہنے لگے۔

سلطان محمود غزنوی نے از راہِ عقیدت چار دیواری پختہ اور چند دلان تعمیر کرا دیئے۔ جو کہ اب تک ہیں۔ اس کے بعد اکبر اعظم نے بھی چار دلان مزروعہ خانقاہ کو عنایت کئے۔

## پاک مزارات کی وضاحت

دربار سٹریٹ میں داخل ہونے کے بعد دائیں ہاتھ ایک چھوٹا سا قبرستان ہے۔ اس میں عبداللہ بابا خاکی، کی اولاد کی قبریں ہیں

جب آپ بڑے دروازے پر پہنچ گئے اور بائیں جانب نگاہ اٹھائیں گے۔ تو وہاں پر بھی قبریں نظر آئیں گی یہاں پر بھی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



زیادہ تر مجاور سو رہے ہیں۔ دروازے میں داخل ہوتے ہی ایک
دو سیڑھیاں بائیں طرف نظر آئیں گی۔ اِن کو عبور کرنے کے بعد دلان
آتا ہے جن میں پانچ قبریں ہیں۔ اِن قبروں میں سوتے والوں کے نام
شاہنواز خاں نواب ٹونک۔ بی بی تنوری۔ بی بی آس مائی بصری
بی بی ترت مراد اور بابا میٹھے شاہ ہیں۔ میٹھے شاہ پاک بیبیوں کی
خادمہ بی بی تنوری کے شوہر تھے۔ اس کے بعد آپ دوسرے
دلان میں آجائیں۔ یہاں قبریں ایک ساتھ ہیں وہ حافظِ قرآن مدفون
ہیں جو مدینہ سے آئے تھے۔ ان کے بعد دروازے کے عین قریب
دو قبریں ہیں جن میں بابا خاکی اور ان کی اہلیہ سو رہے ہیں۔ یہاں
سے بائیں کو دیکھیں تو ایک دلان نظر آئے گا۔ اس میں تین قبریں
ایک چبوترے پر بنی ہیں ان میں حضرت مسلمؑ کی تین ہمشیرگان بی بی
ثور۔ بی بی نور اور بی بی گوہر سو رہی ہیں۔ ان کے پاؤں کی جانب
دو قبریں ہیں ان میں خدمت گار بیبیاں ہیں۔ اب آخری دلان
ہے۔ یہاں پر ایک قبر کافی بلندی پر موجود ہے۔ اس میں قافلہ
کی سردار حضرت عباس علمبردار کی ہمشیرہ اور حضرت مسلم کی زوجہ
المشہور بی بی حاج بند فرما رہی ہیں۔ اور آپ کے پاؤں کی طرف
دو قبریں اور ہیں ان میں بی بی تاج۔ بی بی شہناز بنت امیر مسلم مطہر ہیں
دروازے کے اندر داخل ہوتے ہی ساربانِ قافلہ حجازی صاحب
کا مزار مبارک ہے مسجد کوفہ کے سامنے جو روضہ ہے ان کا نام

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



خدیجہ الکبریٰ بنت امیر المومنینؑ ہے۔ مسجد بنو امیہ کے سامنے جو روضہ ہے ان کا نام شریفتہ رقیہ بنت امام حسینؑ شہید کربلا ہے۔ جن اونٹوں پر بیبیاں سوار ہو کر آئی تھیں وہ اونٹ بھی زمین میں سما گئے۔

# حضرت رقیہ بنت علیؑ

سید العلماء علامہ سید علی نقی صاحب قبلہ مجتہد اپنی مشہور و معروف کتاب شہید انسانیت میں حضرت رقیہ بنت علیؑ کا حال اس طرح تحریر فرماتے ہیں۔

آپ عمر بن علیؑ کی حقیقی بہن تھیں بلکہ انہیں کے ساتھ توام پیدا ہوئیں۔ آپ کی والدہ ام حبیب بنت ربیعہ تھیں۔ (ارشاد ص ۱۸۹)

آپ کا عقد مسلم بن عقیل کے ساتھ ہوا تھا مدینہ سے اپنے شوہر کی معیت میں حضرت امام حسینؑ کے ساتھ چلی تھیں جب مسلمؑ مکہ سے کوفہ کی طرف روانہ کر دیئے گئے تو آپ اپنے بھائی حضرت امام حسینؑ کے ساتھ گئیں۔ مکہ سے روانگی کے بعد راستہ میں آپ کو اپنے شوہر کی شہادت کی اطلاع ہوئی تھی۔ اور کربلا پہنچ کر روز عاشور آپ نے اپنے صاحبزادے عبداللہ بن مسلمؑ بن عقیلؑ کو امام پر نثار کر دیا تھا۔ پھر اسیری

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



میں اپنی دونوں بہنوں زینبؑ و امّ کلثومؑ کے ساتھ رُوح فرسا مصائب و آلام کا مقابلہ کرتی رہیں اور رہائی کے بعد اُن ہی کے ساتھ مدینہ واپس گئیں ؏

کہا جاتا ہے کہ اُن کا مزار کوفہ میں ہے۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ مدینہ میں دفن ہیں لیکن وثوق سے کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ ٹھوس شواہد نہیں ملتے۔

جہاں اور روایات ہیں وہاں ان کی ہجرت اور لاہور میں آمد کی وجہ ایک یہ بھی ہے۔ حضرت رقیہ بنتِ علیؑ کے فرزند کی بابت روایت ملتی ہے وہ حسب ذیل ہے۔

## عبداللہ بن مسلمؑ بن عقیلؑ

آپ کی والدہ رقیہؑ بنتِ علیؑ بن ابی طالبؑ تھیں جو اُمّ حبیب بنتِ عباد بن ربیعہ بن یحیٰی بن علقمہ تغلبیہ کے بطن سے تھیں جنھیں حضرت علیؑ نے جنگِ یمامہ یا عین التمر کے اسیروں میں سے خرید فرمایا تھا اس اعتبار سے عبداللہ امام حسینؑ کے چچازاد بھائی کے فرزند بھی تھے اور بھانجے بھی۔

مسلمؑ بن عقیلؑ کی عالمِ غربت میں شہادت بھی ایک نازہ سانحہ کی حیثیت رکھتی تھی اور اس کا اثر امام حسینؑ کے دل پر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



بہت زیادہ تھا چنانچہ اسی لیے شب عاشور آپ نے اپنے اصحاب کو مجتمع کر کے جو تقریر فرمائی تھی اس کے آخر میں اولادِ عقیل سے خاص طور پر یہ خطاب فرمایا تھا کہ "تمہارے لیے مسلمؑ کی شہادت کافی ہے تم چلے جاؤ۔ میں تم کو اجازت دیتا ہوں" مگر اُن سب نے متفق ہو کر کہا تھا کہ یہ ممکن نہیں ہم سب بھی آپ پر اپنی جانیں نثار کریں گے (ارشاد صفحہ ۲۲۴)

ان میں سب سے پہلے شہید عبداللہ ابن مسلمؑ تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ بہت کم سن تھے۔ علی اکبر کی شہادت سے خیمۂ حسینی میں جو کہرام برپا ہوا تو کمسن بچے گھبرا کر باہر نکل پڑے بے رحم دشمنوں کو موقع مل گیا عمرو بن ضبیح صدائی نے عبداللہ بن مسلم بن عقیل کو تیر لگایا (الاخبار الطوال صفحہ ۲۵۴) جو آپ کی پیشانی کی طرف آیا۔ آپ نے گھبراہٹ میں ہاتھ پیشانی پر رکھا تیر نے ہاتھ کو پیشانی کے ساتھ چھید دیا۔ پھر دوسرا تیر آیا جو سینہ پر پڑا اور اس نے کام تمام کر دیا (طبری جلد ۶ صفحہ ۲۵۶) دوسری روایت یہ ہے کہ ایک ظالم نے نیزہ کا وار کیا اور سینہ پر مارا اس سے آپ نے شہادت پائی۔ (ارشاد صفحہ ۲۵۳)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

[illegible]

[illegible]

[illegible]



Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



رکھتا ہوں ۔ ایک تو خاندانی قرابت دُوسرے یہ کہ تم میرے چچازاد بھائی ہو اور میرے چچا ابو طالبؑ تم کو بہت عزیز رکھتے تھے ۔

حضرت عقیل کو قریش کے نسب اور وقائع پر کامل عبور حاصل تھا۔ اسی وجہ سے قریش آپ سے خاص دشمنی رکھتے تھے ۔ کیونکہ آپ ان کے نسبت کی اصلی اور پتے کی باتیں صاف صاف بیان کر دیتے تھے۔ اسی دشمنی کی بنا پر بعض لوگوں نے آپ کے حق میں بہت سی غلط باتیں بھی مشہور کر دی ہیں۔ منجملہ اور باتوں کے ایک بات یہ بھی ہے کہ آپ حضرت علیؑ کو چھوڑ کر امیر معاویہ سے مل گئے تھے ۔ حالانکہ شرح نہج البلاغہ مطبوعہ مصر جلد ۳ ص ۸۲ میں ٹھوس شواہد اور دلائل دے کر یہ بات ثابت کی گئی ہے کہ جناب عقیل اُس زمانہ میں امیر معاویہ کے پاس گئے تھے جب حضرت علیؑ شہید ہو چکے تھے اور امام حسنؑ کے صلح کے بعد امیر معاویہ کو خلافتِ ظاہری سونپ دی تھی ۔

یہ واقعہ ربیع الاول ۴۱ھ کا ہے اس کے بعد تقریباً دس سال کا وہ عرصہ ہے جب کہ جناب عقیل نے اپنی دنیوی ضروریات اور ادائیگی قرض کے لئے امیر معاویہ سے رجوع کیا اور بقول اس امر کی اجازت بھی وہ حضرت علیؑ سے اُن کی حیاتِ ظاہری ہی میں لے چکے تھے اور امیر معاویہ کے یہاں جاتے رہتے تھے لیکن وہاں بھی ہمیشہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



انھوں نے ثنائے محمدؐ و آلِ محمدؐ ہی بیان کی اور فضیلتِ علیؑ کے سلسلے میں کئی مناظرے سَر کئے۔

آخر عمر میں اُن کی بینائی جاتی رہی تھی۔ لیکن قوتِ حافظہ خداداد تھی۔ قریش کے سب سے بڑے نسّاب ہونے کی وجہ سے اُن کی عزّت اور تکمیل مطالبات صاحبانِ اقتدار اس لئے بھی کرتے تھے کہ اگر عقیل ناراض ہو گئے تو تمام خاندانی اور نسبی خرابیاں صاف صاف بیان کر دیں گے اور عوام میں بڑے بڑے جتن کر کے انھوں نے حاصل کی ہے وہ خاک میں مِل جائے گی۔ بظاہر امیر معاویہ ان کی بڑی عزّت و تکریم کرتے تھے لیکن اندرونی طور پر جو صورتِ حال تھی اس کا اندازہ ان کے انتقال کے بعد ہوا۔ ۵۰ھ میں جنابِ عقیل کا انتقال ہوا اور اسی سال حضرت امام حسنؑ شہید ہوئے اس کے بعد دس سال کا عرصہ جس انداز سے گزرا ہے اس کی تفصیل تاریخوں میں تو نہیں ملتی البتہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کیونکہ واقعۂ کربلا اچانک نہیں ہوا تھا بلکہ اس کے لئے باقاعدہ حکومتِ شام کے صاحبانِ اقتدار نے زمین ہموار کی تھی۔

حضرت عقیل کی اولاد میں چار بیٹے اور پانچ بیٹیوں کا تذکرہ ملتا ہے۔ بیٹوں میں ابو سعید بن عقیل۔ مسلم بن عقیل۔ جعفر بن عقیل اور عبدالرحمٰن بن عقیل کا نام ملتا ہے۔ بیٹیوں کے نام امِ نعمان امِ ہانی رملہ اور زینب بتائے گئے ہیں۔ غالباً ابو سعید بن عقیل کا انتقال

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



واقعۂ کربلا سے قبل ہی ہوگیا تھا لیکن ان کے فرزند محمد بن ابی سعید بن عقیل کا نام جان نثارانِ امام حسینؑ کی فہرست میں شامل ہے۔

مسلم بن عقیل کو امام حسینؑ نے مکہ سے کوفہ روانہ کیا تھا اور اپنے معتمد ہونے کی سند عطا کی تھی لیکن حضرت مسلمؑ کو شہید کر دیا گیا۔

عبدالرحمٰن بن عقیل اور جعفر بن عقیل نے میدان کربلا میں جہاد کرتے ہوئے جامِ شہادت نوش کیا۔ حضرت مسلمؑ کے ایک صاحبزادے عبداللہ کی شہادت کا ذکر حضرت رقیہ کے باب میں آچکا ہے۔ ان کے دوسرے فرزند محمد بن مسلمؑ بن عقیل جو عبداللہ کے مختلف البطن بھائی تھے وہ بھی میدان کربلا میں راہِ حق میں شہید ہوئے۔

دخترانِ عقیل کی بابت کچھ پتہ نہیں چلتا کہ وہ مدینہ میں رہیں یا مکہ میں یا امام حسینؑ کے ساتھ کربلا آئیں۔ اسیروں میں بھی اُن کا تذکرہ واضح طور پر نہیں ملتا۔ غالباً یہی سبب ہے کہ بحکم امام قبل اسیری اُن کی ہجرت کی روایات بیان کی جاتی ہیں چونکہ حضرت رقیہ بنتِ علیؑ زوجۂ حضرت مسلم بن عقیل اور دخترانِ عقیل کا تعلق ایک ہی خانوادہ سے ہے اس لئے اس روایت کو مزید تقویت حاصل ہوتی ہے۔

واقعاتِ بعد شہادتِ حسینؑ کے ذیل میں طبری جلد ہفتم اور

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



جب یہ دو چیزیں کسی خاص سلطنت، کسی خاص نظام یا کسی خاص اقتدار کے خلاف بروئے کار آئیں تو پھر انقلاب کا رونما ہونا لازمی اور ضروری ہے۔

چنانچہ حکومتِ یزید کے خلاف آثارِ انقلاب اسی وقت سے نمایاں ہونے لگے تھے کہ جب پسماندگانِ حسینؑ قیدیوں کی صورت سے کوفہ کے بازار میں تشہیر کئے جا رہے تھے۔ حالانکہ ان قیدیوں کو خود رونے کی اجازت نہ تھی اور حکومت کی طرف سے فتح کی خوشیاں منانے کا اہتمام تھا مگر بہر طور پسماندگانِ حسینؑ کی حالتِ زار دیکھ کر اور زینبؑ و کلثومؑ اور علیؑ بن الحسینؑ کے زور دار خطبوں کو سُن کر کوچہ و بازار میں گریہ و زاری کے شور سے ایک کہرام برپا ہو گیا تھا۔ یہ رائے عامہ کا وہ بے ساختہ مظاہرہ تھا جسے کوئی طاقت دبا نہیں سکتی تھی۔

پھر جب پسماندگانِ حسینؑ شام کی طرف روانہ کئے گئے تو یزیدیوں کے مقابلے میں راستے میں بہت سی منزلوں پر دروازے بند کر لئے گئے۔ بہت سے مقامات پر لوگ مسلح ہو کر نکل آئے اور اکثر جگہ جنگ کی صورت بھی پیش آئی چنانچہ یہ آغاز ہی وہ تھا جو بجائے خود کسی بڑے انقلاب کی اپنے انجام میں خبر دے رہا تھا۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



مدینۂ منوّرہ اور مکۂ معظمہ یہ دونوں مسلمانوں کے خاص مرکز تھے۔ مدینہ بنی ہاشم کا شہر تھا جن میں سے ابوطالبؑ کی اکثر اولاد حضرت امام حسینؑ کے ساتھ جاچکی تھی مگر اس خاندان کے دوسرے افراد تو سب مدینہ ہی میں رہ گئے تھے پھر اولادِ ابوطالب میں سے بھی محمد بن حنفیہ اور عبداللہ بن جعفر مدینہ ہی میں رہے تھے۔ خواتین میں سے بھی کئی باقی رہ گئی تھیں۔ اہلِ مدینہ کتنے ہی بے حس سہی مگر اتنے دردمند دلوں کے تاثرات انھیں کہاں تک متاثر نہ بناتے۔ ان تاثرات ہی کا نتیجہ تھا کہ مدینہ والوں نے آنکھیں کھولیں اور یزید کے افعال و اعمال کی جانچ کا خیال پیدا ہوا چنانچہ سنہ ۶۲ھ میں عبداللہ بن حنظلہ غسیل الملائکہ وغیرہ شرفائے مدینہ کے وفد نے شام جاکر یزید کے حالات کا مطالعہ کیا۔ حالانکہ اُن لوگوں کو بڑی بڑی رقمیں دی گئیں مگر جب وہ واپس آئے تو انھوں نے یزید کی بے دینی کے حالات کو ظاہر کیا اور کہا کہ " ہم ایسے شخص کے پاس سے آرہے ہیں جو کوئی مذہب نہیں رکھتا بلکہ شراب پیتا ہے۔ طنبورہ بجاتا ہے۔ گا والیوں سے گانا سُنتا ہے اور کتّوں سے کھیلتا رہتا ہے اور رِندوں اور بد معیشتوں کے ساتھ قصہ گوئی میں اوقات صرف کرتا ہے چنانچہ ہم سب اس کی بیعت کا قلادہ اپنی اپنی گردن

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas



سے اتار ڈالتے ہیں (طبری جلد ہفتم ص۴ ) در تاریخ کامل جلد چہارم ص۵۲ )

علامہ جلال الدین سیوطی تاریخ الخلفاء میں لکھتے ہیں کہ اس وفد کے ارکان نے بیان کیا کہ " ہم نے یزید کی مخالفت اس وقت اختیار کی جب ہمیں اس کا اندیشہ پیدا ہو گیا کہ ہم پر عذاب الٰہی کے طور پر آسمان سے پتھر برسیں گے اس لئے کہ وہ ایسا شخص ہے جو اپنے باپ کی تصرف کردہ کنیزوں (اپنی سوتیلی ماؤں) بیٹیوں اور بہنوں تک کو اپنے لئے حلال سمجھتا ہے۔ شراب پیتا اور نماز کو ترک کرتا ہے "

اگرچہ مدینہ سے جو وفد دمشق گیا تھا اس کے ارکان کے رجحانات پر قابو رکھنے کے لئے تمام وہ تدابیر بروئے کار لائی گئی تھیں جو اس کے بہت پہلے سے حکومت دمشق کے زیر تجربہ رہ کر کامیاب ثابت ہوتی رہی تھیں مگر شہادت حسینؑ کا یہ اثر تھا۔ کہ وہ تمام ذرائع ناکامیاب ثابت

ہوئے بلکہ اس وفد کے ایک رکن منذر بن زبیر نے اپنی تقریر میں یہ بھی ظاہر کر دیا کہ یزید نے مجھ کو ایک لاکھ درہم دیئے ہیں مگر یہ چیز مجھے اس کے صحیح حالات آپ لوگوں کے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



سامنے بیان کرتے سے باز نہیں رکھ سکتی۔ چنانچہ میں صاف صاف بتلاتا ہوں کہ وہ شراب پیتا ہے اور اس نشہ میں ایسا سرشار ہوتا ہے کہ نماز ترک ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ وہ تمام واقعات انھوں نے بھی بیان کئے جو اُن کے دُوسرے ساتھی بیان کر چکے تھے۔

چنانچہ ۶۳ھ کے شروع ہوتے ہی اہلِ مدینہ نے متفق ہو کر یزید کے گورنر کو جو یزید کا ایک چچا زاد بھائی عثمان محمد بن ابو سفیان تھا مدینہ سے نکال دیا اور بنی امیہ کا باوجودیکہ وہ وہاں تقریباً ایک ہزار کی تعداد میں تھے محاصرہ کر لیا۔ (طبری جلد ششم صفحہ ۲۷۳ اور صفحہ ۲۷۴)

اب عمل اور ردِ عمل کے تحت یزید کی طرف سے تشدّد اور مسلمانوں کی طرف سے مظاہراتِ نفرت کا ایک سلسلہ تھا جو جاری ہو گیا۔ قتلِ حسینؑ نے جو بیداری پیدا کی اس کے نتیجہ میں مدینہ والوں میں بے چینی پیدا ہوئی اور اب مدینہ والوں کی سرکوبی کے لئے مسلم بن عقبہ کی سرکردگی میں جو فوج بھیجی تو غیظ و غضب کی شدّت میں اُسے حکم دے دیا کہ فتح پانے کے بعد مدینہ کو تین دن کے لئے مباح سمجھ لینا یعنی جابجا قتل و غارت کرنا اور جو مال یا ہتھیار یا قیدی ملیں وہ سب فوج کی ملکیت ہوں گے (طبری جلد ہفتم صفحہ ۶ اور صفحہ ۷)

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



دینوی کی روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ "اگر اہلِ مدینہ پر فتح پانا تو تین دن تک برابر لوٹتے رہنا"۔ (الاخبار الطوال ص ۲۶۱)

یزیدی افواج کی آمد سے پہلے ہی حضرت امام زین العابدینؑ اپنے اہل و عیال اور دیگر تمام متعلقین کے ہمراہ شہر مدینہ چھوڑ کر اپنے گاؤں چلے گئے تھے (تاریخ کامل جلد چہارم ص ۴۵) مدینہ سے چند کوس کے فاصلہ پر یہ گاؤں دراصل ایک چھوٹی سی محفوظ جگہ تھی جہاں کھیتی باڑی کا کام ہوتا تھا اور اس کا نام "ینبع" تھا اور یہی وہ جگہ تھی جہاں حضرت علیؑ بھی خلیفہ عثمان کے عہد میں قیام پذیر تھے۔ (عقد فرید جلد دوم ص ۲۱۶)

تمام بنو ہاشم اور ان کی خواتین امام حسینؑ کا سوگ منا رہے تھے اور حضرت امام زین العابدینؑ کے ساتھ ینبع کے مقام پر جہاں حضرت کی زمینیں تھیں جمع ہو گئے تھے۔ انھوں نے جنگ میں حصہ نہیں لیا۔ ان کے علاوہ مدینہ میں جو لوگ تھے انہوں نے عبداللہ بن عمر کی قیادت میں یزیدی افواج سے مقابلہ کیا واقعۂ حرّہ کے موقع پر جب مروان کو یہ یقین ہو گیا کہ مدینہ کی بربادی کے ساتھ اس کے اہل و عیال کی تباہی بھی یقینی ہے تو اس نے پہلے عبداللہ ابنِ عمر سے پناہ طلب کی اور جب انھوں نے انکار کر دیا تو امام زین العابدینؑ کے پاس آیا حضرت نے یہ خیال کئے بغیر کہ یہ ہمارا خاندانی دشمن ہے اس کے اہل و عیال

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas



کی حفاظت کا وعدہ کر لیا چنانچہ مروان کے تمام بال بچے جن میں حضرت عثمان کی بیٹی عائشہ بھی تھیں "ینبع" کے مقام پر بحفاظت رہے (تاریخ کامل جلد چہارم ص۴۵)

اہلِ مدینہ نے "باب الطیبہ" کے قریب بمقام "حرۃ" پر شامیوں کا مقابلہ کیا۔ گھمسان کا رن پڑا۔ مسلمانوں کی تعداد شامیوں سے بہت کم تھی باوجودیکہ انھوں نے داد مردانگی دی مگر آخر شکست کھائی۔ مدینہ کے چیدہ چیدہ بہادر رسول اللہ کے بڑے بڑے صحابی انصار و مہاجر اس ہنگامہ آفت میں شہید ہوئے۔ شامی فوج شہر میں گھس گئی۔ مزارات کو مسمار کر دیا۔ ہزاروں عورتوں سے بدکاری کی۔ ہزار باکرہ کا ازالہ بکارت کر ڈالا۔ شہر کو لوٹ لیا۔ تین دن قتل عام کرایا۔ دس ہزار سے زائد باشندگانِ مدینہ جن میں سات سو مہاجر و انصار اور اتنے ہی حاملان و حافظانِ قرآن وعلماء و صلحاء و محدث تھے اس واقعہ میں مقتول ہوئے ہزاروں لڑکے اور لڑکیوں کو غلام بنایا گیا اور باقی لوگوں سے بشرطِ غلامیٔ یزید بیعت لی گئی۔ مسجدِ نبوی اور حضرت کے حرم محترم میں گھوڑے بندھوائے گئے یہاں تک کہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



لید کے انبار لگ گئے (نجم الحسن کراروی چودہ ستارے ص۲۰۶)

یزید اور اس کی حکومت کے زمانہ کا ایک ایک واقعہ تاریخ اسلام پر ایک بد نما داغ ہے اور صدیاں گذر جانے کے بعد آج بھی ہر صاحبِ شعور اور صیحح الفکر انسان یزید کے زمانۂ حکومت کو تاریخ اسلام کا تاریک ترین دور کہتا ہے۔ بقولِ علّامہ اقبالؒ ؎

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغِ مصطفوی سے شرارِ بولہبی

قانونِ قدرت ہے کہ ہر عمل کا ایک ردِعمل ہوتا ہے چنانچہ یزید کے ہر اقدام کا ردِعمل ہوا اور بہت شدید ہوا۔

## داتا صاحب کی خانقاہ بی بی پاکدامناں میں حاضری

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ بی بی پاکدامناں کے دربار میں روحانی فیض حاصل کرنے کے لئے ہر جمعرات کو تشریف لاتے رہے۔ اور چلّہ کشی بھی کرتے تھے۔ وہ مقام کہ جہاں داتا صاحبؒ چلّہ کشی کرتے تھے اب بھی موجود ہے داتا صاحبؒ کی اس دربار عالیہ بی بی پاکدامناں میں حاضری اس امر کی نشاندہی کرتی ہے کہ آپ کو ان پاک بیبیوں سے بہت زیادہ عقیدت تھی اس کا اندازہ اس

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



روایت سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ بی بی پاکدامناں۔ مبارک سے چالیس قدم کے فاصلہ سے گھٹنوں کے بل چل کر آئے اور اسی طرح واپس جاتے تھے۔ عقیدت کیش مسلمانوں کے لئے آپ کا یہ لائحہ عمل قابلِ تقلید ہے لوگوں کو آپ کے اس عمل سے سبق لینا چاہیئے۔ چنانچہ آج تک لوگ اس دربار میں حاضری اپنے واسطے سعادت سمجھتے ہیں۔

# خانقاہ بی بی پاکدامناں کی تعمیر

بر صغیر میں ہندوؤں کے بعد مسلمانوں کی حکومت قائم ہوئی بادشاہتیں بدلتی رہیں لیکن ہر ایک دور بی بی پاکدامناں کے روضۂ مبارکہ میں زیارت کرنے والوں کا سلسلہ جاری رہا۔ اور مسلمانوں کو جو خانوادۂ سادات سے عقیدت تھی وہ روز افزوں رہی۔ محمود غزنوی کے زمانۂ بادشاہت میں اس کے گورنر ایاز نے اس مقام پر ایک پختہ روضہ تعمیر کرایا۔ جس کی عمارت غزنوی طرز کی تھی جو کہ اکبر بادشاہ کے زمانہ تک برقرار رہا۔ لیکن بوجہ کہنگی عہدِ اکبری میں دوبارہ تعمیر عمل میں آئی۔ اور خانقاہ کی عمارت میں توسیع بھی کی گئی۔ کہا جاتا ہے کہ اکبر اعظم نے چار چاہات مزروعہ زمین اس خانقاہ کے لئے وقف کی تھی۔ اور اس سے پہلے بھی سابق حکمرانوں نے زمینیں وقف کی تھیں اکبر اعظم کے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



زمانے ہی سے یہ خانقاہ قبرستان قرار دی گئی اور اس کی حدود مقرر کی گئیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ جگہ متبرک متصور ہوتی رہی ہے۔

# ذکرِ مسجد جو بابا خاکی نے لاہور میں تعمیر کرائی

یہ مسجد لاہور کی سرزمین پر پہلی مسجد ہے۔ جو بابا خاکی نے پہلی صدی ہجری میں تعمیر کرائی تھی۔ اس مسجد کا تذکرہ تحقیقات چشتیہ میں بھی پایا جاتا ہے کہ یہی پہلی مسجد ہے جو کہ پہلی صدی ہجری میں نہ کوئی اور بزرگ مسلمان لاہور میں تشریف لایا تھا اور نہ ہی کسی نے تبلیغ دین کر کے کسی ہندو راجہ کو مسلمان کیا تھا اس واسطے یہ مسجد لاہور کی پہلی مسجد ہے۔ اور بابا خاکی کا مزار لاہور کا پہلا مزار ہے مسجد کے بارے میں علماء فقہ کہتے ہیں کہ جس قطعۂ زمین پر مسجد تعمیر کی جائے وہ قطعہ ہمیشہ مسجد کے حکم میں رہتا ہے پس اس میں تمام عبادت کا ثواب بابا خاکی کی روح مبارک کو ہدیہ ہوتا رہتا ہے۔ (ماخوذ از تاریخ بیبیاں پاکدامناں۔ مرتبہ مولوی محمد بخش شاہ قریشیؒ)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



# آوازِ خلق

تاریخ نویس جو چاہے لکھیں اور محققین تاریخ و سیر کتنی ہی موشگافیاں کیوں نہ کریں زبانِ خلق پر یہی تھا اور یہی ہے کہ بی بی پاک دامن کا مزار دخترِ حیدرِ کرار اور خواہر علمدار حضرت رقیہ کا روضۂ اطہر ہے۔ اس مقبرہ پر نصب شدہ علم اور اس کا سیاہ پھریرا اس نسبت پر مہر تصدیق ثبت کرتا ہو نظر آتا ہے۔ ہر زبان پر یہی روایت ہے جو صدیوں سے سینہ بہ سینہ اور کتب بہ کتب چلی آ رہی ہے کہ بیبیاں پاک دامناں یعنی حضرت رقیہ بنتِ حضرت علی علیہ السلام اور ان کے ساتھ حضرت عقیل ابن ابی طالبؑ کی پانچ صاحبزادیاں بحکم امام واقعۂ کربلا کے بعد ہجرت کر کے واردِ سرزمین لاہور ہوئیں اور جب کفارِ ہند نے انھیں ستانا شروع کیا اور ان کے راجہ نے دربار میں طلب کرنے پر اصرار کیا تو زمین اُن کے لئے شگافتہ ہو گئی اور وہ سب آغوشِ زمین میں سما گئیں۔ اس واقعہ کے بعد اُس زمانہ کے راجہ کا بیٹا اپنی راج گدی چھوڑ کر مسلمان ہو گیا اور اُن کی قبروں کے نشان بنا کر وہاں کا مجاور بن گیا۔ تحقیقاتِ چشتی کے مصنف نے اس راجہ کا نام بھی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas



لکھ دیا ہے اور اس کے بیٹے کا نام بھی بتا دیا ہے۔ عوام کو راجہ سے کوئی مطلب نہیں البتہ اس کے بیٹے کو بابا خاکی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اور اس کی قبر بھی آج تک محفوظ ہے۔

لاہور کی سرزمین کا وہ ٹکڑا جو بیبیاں پاک دامناں سے منسوب ہے اس پر جو درخت سایہ فگن ہیں اُن کی پتیوں میں قدرتِ خدا سے بیماروں کے لئے شفا کا سامان موجود ہے کسی زمانے میں بیبیاں پاک دامناں کے احاطہ میں صرف عورتیں حالتِ پاکیزگی میں باوضو ہو کر داخل ہوا کرتی تھیں مرد لوگ صرف ڈیوڑھی تک اگر دست بدعا ہوا کرتے تھے عورتیں ہی ان قبروں پر پانی چھڑکتی تھیں۔ احاطہ کی اندرونی حدود کی جاروب کشی کرتی تھیں اور منت مانتی تھیں۔ جس جس کی مراد بر آتی تھی وہ عورت دہاں دوبارہ حاضر ہوتی اور جاروب کشی کے لئے ایک عدد جاروب بازار سے خرید کر اور پاک کر کے جاروب کشی کی خدمت بجالاتی تھی۔

درختوں کی وہ پتیاں جو درختوں سے ٹوٹ کر احاطۂ بیبیاں پاک دامناں میں جمع ہو جایا کرتی تھیں انھیں زائرین بطورِ تبرک اکسیر سمجھ کر لے جاتے تھے اور بیماروں کو دوا کے طور پر کھلا دیتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ سینکڑوں لاعلاج مریضوں کو اس طرح شفا حاصل ہوئی۔ لیکن جب سے مرد لوگ بھی احاطۂ مقدس کے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



اندر جانے لگے اس معجز نمائی میں کسی حد تک کمی آ گئی ہے البتہ قبولیت دُعا کا وہی عالم ہے۔ اگر خلوصِ قلب کے ساتھ کوئی سائل یہاں آ کر سوال کرتا ہے تو اس بارگاہِ عالی سے خالی نہیں جاتا۔ یہی سبب ہے کہ دن رات خصوصاً جمعرات کو یہاں زائرین کا اژدھام ہوتا ہے۔ ہر ایک اپنی زبان میں اپنی تمنّا بیان کرتا ہے۔ اور اپنی مراد کو پہنچتا ہے۔

لوگ کہتے ہیں کہ یہ آستانہ باب الحوائج ہے۔ اگر حاجت مطابقتِ شریعت ہے تو ضرور پوری ہوتی ہے آستانۂ دُختر مشکلکُشا پر پہنچ کر ہر مشکل کا حل مل جاتا ہے مگر اس کے ساتھ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اگر سوالی کا دل محبتِ حسینؑ سے خالی ہے تو اُس کی اِس آستانہ تک رسائی نہیں ہوتی۔

اس آستانۂ مقدس پر مجلس عزائے سیدالشہدا بپا کی جائے اور اِس مجلس میں گریہ و ماتم کے بعد دعا مانگی جائے تو مراد یقیناً پوری ہوتی ہے۔ ؎

یہ زندہ معجزہ ہے آزمائے جس کا جی چاہیے۔

## حضرت علیؑ کی ازواج و اولاد :-

تاریخِ ائمہ مؤلفہ آیتہ اللہ العظمیٰ آقا سید علی حیدر نقوی شائع کردہ کتب خانۂ شاہ نجف موچی دروازہ لاہور کے صفحہ ۲۰۹ پر حضرت علیؑ کی ازواج و اولاد کا تعارف بہت اختصار کے ساتھ کرایا گیا ہے جو کتاب کے شروع صفحے پر ہے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



# مناجات عون بدرگاہ جناب بی بی پاک دامن
## جناب رُقیہ سلام اللہ علیہا

خواہرِ عباسؑ ہوائے دخترِ شیرِ خدا — آپ سے بھی کیوں مری ہوتی نہیں مشکل کشا
پاک دامن بخش دے جو ہو گئی مجھ سے خطا — کیجئے لطف و کرم صدقہ حسینؑ پاک کا

مدعا میرا دلا دیں حیدرِ کرار سے — فیض دنیا کو ملا ہے آپکے دربار سے
پاک دامن تو ہے بی بی فاطمہؑ کی لاڈلی — بہن ہے عباسؑ کی بابا تیرا مولا علیؑ
جو ترے در پر ہے آیا اُسکی ہر مشکل ٹلی — واسطے حسنینؑ کے میری بھی کر قسمت بھلی
در بدر کی ٹھوکریں کھانے کے بھی قابل نہیں — تیرے در سے جو چلا جائے یہ وہ سائل نہیں
مقبرہ تیرا منوّر تو مجسم نور ہے — تیرا دربارِ مقدس فیض سے بھرپور ہے
دست بستہ تیری خدمت کے لیے ہر حور ہے — وہ مجھے مل کر رہے گا جو تجھے منظور ہے
تیری منظوری ہے عاصی کی گناہوں سے نجات — مونس و غمخوار ہے میری فقط تیری ہی ذات
پاک دامن آپ کا سارا گھرانہ ہے سخی — شبّر و شبیرؑ اور عباسؑ سا تیرا اخی
قاتلوں کو دودھ دیتا تھا تیرا بابا علیؑ — آپ کے در کا سوالی ہے جہاں میں ہر ولی
ہاتھ میں کاسہ لیے آیا سوالی آپ کا — سیدہ خیرات دے میں ہوں موالی آپ کا
پاک گھر کی پاک دامن تو ہے پاکستان میں — کامل و اکمل ہوئی تو دین میں ایمان میں
مرتبہ تیرا بلند اسلام کے ایوان میں — تیرے گھر کی سب فضیلت درج ہے قرآن میں
تو ہی زندہ گئی تب جب خوف تھا اغیار کا — یہ بتا جائے کہاں اب سگ ترے دربار کا
پاک دامن تیرے بیٹے ہیں شہیدانِ وفا — قتل تھا جن کو کیا ظالم نے بے جرم و خطا
بیکسی ایسی کہ لاشوں پر کوئی رویا نہ تھا — وہ بھی تھے پردیس میں انکا وہاں کوئی نہ تھا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



ان کی غربت کے تصدق دیجئے میری مراد | پاک دامن بی بی پوری کیجئے میری مراد
میں نے جو مانگا ہے تجھ سے شان تیری سے ہے کم | میں سمجھتا ہوں تجھے فخر عرب فخر عجم
تیرے بابا کی سخاوت ہے کتابوں میں رقم | جس کی تو نے نظر اسکے ہوئے سب دور غم
میں بہت مغموم ہوں مجھ کو سہارا دیجئے | واسطے حسنین کے اچھا گزارہ دیجئے
بارگاہ تیری مریضوں کے لئے دارالشفا | مفلس و نادار کی ہوتی ہے ہر حاجت روا
فیض تیرا عام ہے تو منبع جود و سخا | رہتا ہے سایہ فگن ہر وقت نور مرتضیٰ
کیجئے میری مدد میں بے کس و لاچار ہوں | دیجئے مجھ کو شفا مدت سے میں بیمار ہوں
تو یہاں موجود مولا کی نیابت کیلئے | آئے ہیں زوار سب تیری زیارت کیلئے
جھولیاں پھیلائے ہیں تیری سخاوت کیلئے | رحم کر ان پر تو بچوں کی شہادت کے لئے
تیرے الطاف و کرم سے سب کا بیڑا پار ہے | پاک بی بی تو بھی بنت حیدر کرار ہے
پاک دامن عصمت و عفت کی تو تصویر ہے | جنت الفردوس تیرے باپ کی جاگیر ہے
خطۂ لاہور پہ تو منبع تنویر ہے | دست بستہ عرض کرتا خادم شبیر ہے
باپ سے کرنا سفارش واسطے حسنین کے | زندگی میری بسر ہو اس جہاں میں چین سے
دین بھی ہے آپ کا اور پاسبانی آپ کی | معجزہ ہے یہ حیات جاودانی آپ کی
عالم غربت میں بھی ہے حکمرانی آپ کی | سب پہ یکساں ہے یقیناً مہربانی آپ کی
آپ کی دہلیز پر جھکنا بڑا منصب ہوا | روشن اس در پہ ہر اک تقدیر کا کوکب ہوا
واسطے حسنین کے عرضی میری منظور کر | عون پر جو بھی مصیبت آئے اسکو دور کر
شرک سے ہو پاک سینہ نور سے بھرپور کر | پاک دامن پاک کردے کل گنہ کافور کر

دین و دنیا میں ترے جد کا سہارا چاہیئے
ہے بھنور میں میری کشتی اب کنارہ چاہیئے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



# مدد باب الحوائج یا حضرت عباس علیہ السلام

یا حضرت عباسؑ علمدار مدد کر
لختِ جگر حیدر کرارؑ مدد کر!

میں گردشِ دوراں میں گرفتار ہوں شاہا　　برباد ہوں ناشاد ہوں لاچار ہوں شاہا
دشمن ہیں میرے بر سرِ پیکار مدد کر
یا حضرتِ عباسؑ علمدار مدد کر　　لختِ جگر حیدرِ کرارؑ مدد کر

جو میری حقیقت ہے سبھی تجھ پہ عیاں ہے　　کیا عرض کروں شاہ کہ برگشتہ جہاں ہے
شبیرؑ کے غمخوار و وفادار مدد کر
یا حضرتِ عباسؑ علمدار مدد کر　　لختِ جگر حیدرِ کرارؑ مدد کر

بگڑی ہوئی مولا مری تقدیر بنا دو　　حسنینؑ کے صدقے میں مجھے غم سے چھڑا دو
قسمت کے میری مالک و مختار مدد کر
یا حضرتِ عباس علمدار مدد کر　　لختِ جگر حیدرِ کرارؑ مدد کر!

گردش کے تھپیڑوں نے مجھے اتنا ستایا　　اس تلخیٔ دوران نے مجھے خوب رُلایا
اے فوجِ حسینؑ کے علمدار مدد کر
یا حضرتِ عباسؑ علمدار مدد کر　　لختِ جگر حیدرِ کرارؑ مدد کر

کب تک یونہی دریا کے ستم سہتا رہوں گا　　کیا بہتر تلاطم میں یوں بہتا رہوں گا
اب سلب ہوئی قوتِ گفتار مدد کر
یا حضرت عباسؑ علمدار مدد کر　　لختِ جگر حیدرِ کرارؑ مدد کر

اب دل کو تسکین کسی طور نہیں ہے　　اب تیرے سوا میرا کوئی اور نہیں ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas